سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2003

پیر 26' منگل 27' بدھ 28' جمعرات 29

اور جمعۃ المبارک 30۔ مئی 2003

(یوم الاثنین 24' یوم الثلاثاء 25' یوم الاربعاء 26' یوم الخمیس 27

اور یوم الجمع 28۔ ربیع الاوّل 1424ھ)

چودھویں اسمبلی : آٹھواں اجلاس

جلد 8 : شمارہ 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

آٹھواں اجلاس

پیر، 26۔ مئی 2003

جلد 8، شمارہ 1

نمبر شمار		صفحہ
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2۔	ایجنڈا	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	5
4۔	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	9
5۔	چیئرمینوں کا پینل	10
6۔	رکن اسمبلی کا حلف	10
7۔	مرحومین کے لئے دعائے مغفرت	14
	سوالات	
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	20

نمبر شمار		صفحہ

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)

9۔ مسودہ قانون (ترمیم) زرعی انکم ٹیکس، پنجاب، مصدرہ 2003 ---------- 73

10۔ مسودہ قانون، ادارہ جات طب و صحت مصدرہ 2003 ---------- 74

آرڈیننس (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

11۔ آرڈیننس ادارہ جنوبی ایشیاء لاہور مجریہ 2003 ---------- 75

مسودہ قانون (جو پیش کیا گیا)

12۔ مسودہ قانون (ترمیم) (تنخواہیں، مراعات و استحقاقات اراکین)
صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 2003 ---------- 75

منگل، 27۔ مئی 2003

جلد 8، شمارہ 2

13۔ ایجنڈا ---------- 77

14۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ ---------- 79

سوالات (محکمہ ٹرانسپورٹ)

15۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (کوئی سوال نہ پوچھا گیا) ---------- 81

16۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------- 82

مسئلہ استحقاق

17۔ (کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ---------- 122

نمبر شمار		صفحہ
	تحاریک التوائے کار	
18۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	123
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودات قانون	
19۔	(کوئی مسودہ قانون پیش نہ کیا گیا)	124
	قراردادیں (معاد عامہ سے متعلق)	
20۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	125
	قاعدہ 244۔الف کے تحت قواعد انضباط کار	
	صوبائی اسمبلی پنجاب میں ترمیم کی تحریک	
21۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	126
	تحاریک زیر قاعدہ 243 قواعد انضباط کار	
	صوبائی اسمبلی پنجاب 1997	
22۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	126
	بدھ، 28۔ مئی 2003	
	جلد 8، شمارہ 3	
23۔	ایجنڈا	127
24۔	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	129

نمبر شمار		صفحہ
	قرارداد	
25۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قواعد 32 اور 115 کی معطلی کی تحریک	131
26۔	بعض سیاسی عناصر کی طرف سے LFO اور صدر مملکت کی وردی کو بنیاد بنا کر ہنگامہ آرائی کرنے کی شدید مذمت	132
	رپورٹ	
27۔	مجلس عصوصی نمبر 2 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	134
	سوالات	
28۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	134
29۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	155
	مسئلہ استحقاق	
30۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	182
31۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ 234 کے تحت مسودہ قانون زرعی انکم ٹیکس (ترمیم) مصدرہ 2003 پر بحث کے لئے متعلقہ قواعد کی مقتضیات کی معطلی کی تحریک	183
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
32۔	مسودہ قانون (ترمیم) زرعی انکم ٹیکس پنجاب مصدرہ 2003	184

نمبر شمار		صفحہ
	رپورٹیں	
	(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)	
33۔	مجلس ایوان کی رپورٹ نمبر 1	189
34۔	مجلس ایوان کی رپورٹ نمبر 2	190
35۔	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹیں برائے سال 2001 اور 2002	191
	جمعرات' 29۔ مئی 2003	
	جلد 8 ، شمارہ 4	
36۔	ایجنڈا	193
37۔	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	195
	پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔	
38۔	حزب اختلاف کے قائدین و اراکین کی عدم موجودگی میں اجلاس کی کارروائی کا چلایا جانا	196
	سوالات۔۔۔	
39۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	205
40۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	211
	تحاریک استحقاق۔۔۔	
41۔	تھانہ سٹی تحصیل و ضلع جھنگ کے ایس ایچ او کا ایم پی اے پر بدمعاشی کا الزام	229

نمبر شمار		صفحہ
42۔	وائس چانسلر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی جانب سے عوامی نمائندوں کی تعزیک	230

تحاریک التوائے کار۔

43۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	232

سرکاری کارروائی۔

44۔	تحریک زیر قاعدہ 244-A قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 میں ترمیم	233

رپورٹیں۔

45۔	مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	236
46۔	مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	237
47۔	خوراک اور گندم کی سرکاری خریداری پر عام بحث	238

جمعۃ المبارک' 30۔ مئی 2003

جلد 8 ، شمارہ 5

48۔	ایجنڈا	241
49۔	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	243

تعزیت۔

50۔	جناب ڈپٹی سپیکر کے جواں سال بھائی کی وفات پر فاتحہ خوانی	244

نمبر شمار		صفحہ
	پوائنٹ آف آرڈر۔	
51۔	جناب سپیکر کی طرف سے 27 معزز اراکین پر ہاؤس میں داخل ہونے پر پابندی	244
	سوالات۔	
52۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	256
53۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	262
54۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	303
	رپورٹ۔	
55۔	مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	311
	سرکاری کارروائی۔	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
56۔	مسودہ قانون 'ادارہ جات طب و صحت پنجاب مصدرہ 2003	311
	قرارداد۔	
57۔	وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہیؒ کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار	321
58۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	323
59۔	انڈکس	

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26 -مئی 2003

1- سوالات (محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

2- سرکاری کارروائی

(1) مسودہ قانون(ترمیم) زرعی انکم ٹیکس پنجاب' مصدرہ 2003

(2) مسودہ قانون ادارہ جات طب و صحت مصدرہ 2003

(3) آرڈیننس ادارہ جنوبی ایشیاء لاہور مجریہ 2003

(4) مسودہ قانون(ترمیم) (تنخواہیں' مراعات و استحقاقات اراکین) صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 2003

صوبائی اسمبلی پنجاب

1 - ایوان کے عہدیدار

(1) جناب سپیکر : چودھری محمد افضل ساہی

(2) جناب ڈپٹی سپیکر : سردار شوکت حسین مزاری

(3) قائد ایوان : چودھری پرویز الٰہی

(4) قائد حزب اختلاف : جناب قاسم ضیاء

2 - چیئرمینوں کا پینل

(1) سردار حسن اختر موکل : پی پی - 180

(2) جناب محمد عظیم گھمن : پی پی - 131

(3) رانا آفتاب احمد خان : پی پی - 63

(4) محترمہ قدسیہ لودھی : ڈبلیو - 305

3 - کابینہ

(1)	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی/ قانون و پارلیمانی امور*
(2)	جناب محمد ارشد خان لودھی	:	وزیر زراعت
(3)	چودھری محمد اقبال	:	وزیر خوراک
(4)	سید اختر حسین رضوی	:	وزیر محنت و افرادی قوت
(5)	میاں عمران مسعود	:	وزیر تعلیم
(6)	چودھری ظہیر الدین خان	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
(7)	جناب گل حمید خان روکھڑی	:	وزیر مال، ریلیف و استمال
(8)	ڈاکٹر محمد شفیق چودھری	:	وزیر آبکاری و محصولات
(9)	جناب مناظر حسین رانجھا	:	وزیر کالونیز
(10)	جناب محمد سبطین خان	:	وزیر کانیں و معدنیات
(11)	چودھری عامر سلطان چیمہ	:	وزیر آبپاشی و قوت برقی
(12)	رانا شمشاد احمد خان	:	وزیر ٹرانسپورٹ
(13)	کرنل (ریٹائرڈ) ملک محمد انور	:	وزیر امداد باہمی
(14)	جناب خادم حسین وٹو المعروف محمد اختر خادم	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
(15)	جناب حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

---

* بذریعہ اس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAD-II/2-3/2002، مورخہ 31۔ جنوری 2003، ان کے اپنے محکمے کے علاوہ محکمہ قانون و پارلیمانی امور کا چارج بھی انہیں تفویض کیا گیا۔

(16) ڈاکٹر طاہر علی جاوید : وزیر صحت

(17) مخدوم اشفاق احمد : وزیر تحفظ ماحولیات

(18) جناب محمد اجمل چیمہ : وزیر صنعت

(19) سید رضا علی گیلانی : وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(20) سید ہارون احمد سلطان بخاری : وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ

(21) جام محمد ہاشم کھچھ : وزیر بہبود آبادی

(22) ڈاکٹر اشفاق الرحمان : وزیر جنگلات و ماہی پروری

(23) سردار حسنین بہادر دریشک : وزیر خزانہ

(24) میاں محمد اسلم اقبال : وزیر سیاحت

(25) چودھری شوکت علی بھٹی : وزیر ثقافت و امور نوجوانان

(26) سردار نعیم اللہ خان شاہانی : وزیر کھیل

4 - ایڈووکیٹ جنرل

سید شبر رضا رضوی

5 - ایوان کے افسران

(1) سیکرٹری : ڈاکٹر سید ابو الحسن نجمی

(2) ایڈیشنل سیکرٹری-I : جناب سعید احمد

(3) ایڈیشنل سیکرٹری-II : جناب قدیر حسین قیصر

(4) ڈپٹی سیکرٹری (قانون سازی) : ملک مقصود احمد

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس)

پیر، 26 ۔ مئی 2003

(یوم الاثنین، 24۔ ربیع الاوّل، 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 35 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خِلٰلٌ ○ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ وَسَخَّرَ لَکُمُ الْفُلْکَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِہٖ وَسَخَّرَ لَکُمُ الْاَنْھٰرَ ○

پارہ، 13، سورۃ ابراہیم آیت، 31، 32

آپ میرے ان بندوں سے کہہ دیجئے جو ایمان رکھتے ہیں کہ نماز کی پابندی رکھیں اور ہم نے جو کچھ ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ و علانیہ خرچ کرتے رہیں پیشتر اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی (ہی) اللہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمانوں سے پانی اتارا پھر اس (پانی) سے (مختلف) پھل تمہارے لئے بطور رزق پیدا کئے اور تمہارے (نفع کے) لئے کشتی کو (اپنی قدرت کا) مسخر کر دیا تاکہ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلے اور تمہارے نفع کے) لئے دریاؤں کو (اپنی قدرت کا) مسخر کر دیا۔ وماعلینا الالبلاغ ○

چیئرمینوں کا پینل

جناب سپیکر، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہتا ہوں کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

سیکرٹری اسمبلی، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت سپیکر صاحب نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے چار معزز اراکین پر مشتمل باحسب ترتیب و تقدیم ذیل صدر نشینوں کی جماعت تشکیل فرمائی ہے۔

1۔	سردار حسن اختر مؤکل	پی پی 180
2۔	جناب محمد عظیم گھمن	پی پی 131
3۔	رانا آفتاب احمد خان	پی پی 63
4۔	محترمہ قدسیہ لودھی	ڈبلیو 305

رکن اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر، مجھے بتایا گیا ہے کہ ہمارے منتخب رکن اسمبلی تنویر اشرف کاڑہ پی پی۔ 122 چیمبر میں موجود ہیں۔ میری ان سے استدعا ہے کہ حلف لینے کے لئے اپنی سیٹ پر کھڑے ہو جائیں، حلف لیں اور حلف کے بعد حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلے پر جناب تنویر اشرف کاڑہ پی پی۔ 112 نے حلف اٹھایا اور حلف رجسٹر پر دستخط کئے)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، تمام معزز اراکین سے درخواست ہے کہ جب ایوان کے اندر موجود ہوں تو اپنے موبائل فون براہ مہربانی بند رکھا کریں۔

قائد حزب اختلاف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی۔

قائد حزب اختلاف: [**********

****

****

****

****

[**********

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر، قاسم صاحب! آپ بات ذرا مختصر کریں۔ چونکہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

قائد حزب اختلاف : [**********

****

****

****

[**********

جناب سپیکر، قاسم صاحب! کافی بات ہو گئی ہے آپ مختصر کریں۔

قائد حزب اختلاف : [**********

****

****

[**********

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو ٹائم دوں گا۔ قاسم ضیاء صاحب! آپ کی بات مکمل ہو گئی ہے؟

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 18 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

قائد حزب اختلاف : [**********

****

****

****

****

[**********

جناب سپیکر، جی' لاء منسٹر صاحب! آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟ (قطع کلامیاں) آرڈر۔ آرڈر۔ میں نے لاء منسٹر صاحب کو floor دیا ہے۔ آپ پلیز تشریف رکھیں۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! ---(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ راجہ صاحب! فوٹو سیشن ہو گیا ہے لہذا آپ تشریف رکھیں۔ میں نے لاء منسٹر صاحب کو floor دے دیا ہے۔ انہوں نے قاسم ضیاء صاحب کو سنا ہے پلیز! آپ بھی سنیں اور اپنے میں سننے کا بھی حوصلہ رکھیں۔ جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں ---(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، ویسے بڑے افسوس کی بات ہے۔ اس طرح تو ایوان نہیں چل سکے گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ جب آپ بات کرتے ہیں تو آپ کو سننے کا بھی حوصلہ رکھنا چاہئے۔ فوٹو سیشن ہوگیا ہے۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں) آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز! یہ آپ نے مچھلی منڈی بنائی ہوئی ہے۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ اگر آپ ان کی بات نہیں سنیں گے تو کوئی اپوزیشن لیڈر کی بات بھی نہیں سنے گا--- (قطع کلامیاں)

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف کے نعروں کا جواب دینے کے لئے معزز ممبران حزب اقتدار اپنی نشستوں سے اٹھ کھڑے ہوئے)

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 18 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ کافی ہوگیا ہے۔ اب آپ پلیز تشریف رکھیں۔ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ میں نے پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر قاسم ضیاء صاحب کا موقف سنا اور آپ بھی سننے کا حوصلہ پیدا کریں۔ جی' لاء منسٹر صاحب!--- (قطع کلامیاں) جو اراکین اسمبلی غیر پارلیمانی طریقہ اختیار کئے ہوئے ہیں اور نازیبا اور نامناسب زبان استعمال کر رہے ہیں' میں انہیں حکم دیتا ہوں کہ وہ اس ایوان کے تقدس کا خیال رکھیں اور اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ پلیز ایوان کے اندر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا نہ کریں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر قانون، جناب سپیکر!---

جناب سپیکر، راجہ صاحب! آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔ عباسی صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل نعرے بازی ہوتی رہی)

جناب سپیکر، میں ہاؤس کے تقدس کو پامال نہیں ہونے دوں گا۔ میں اس معزز ایوان کے وقار کو پامال کرنے والے اراکین اسمبلی راجہ ریاض احمد' شیخ اعجاز احمد' ڈاکٹر اسد منظم' جناب محمد نواز ملک' بلال یٰسین' سمیع اللہ خان' احد ملک' محمد آجاسم شریف' شیخ امجد عزیز اور ڈاکٹر اسد اشرف کو ہاؤس سے باہر نکل جانے کا حکم دیتا ہوں۔ (قطع کلامیاں) آرڈر پلیز! آرڈر پلیز! آرڈر پلیز! پلیز! آپ ہاؤس سے باہر تشریف لے جائیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل نعرے بازی ہوتی رہی)

وزیر قانون، جناب سپیکر! ------ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، حزب اختلاف کے اراکین سے ایک دفعہ پھر گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز۔ جن اراکین کو میں نے ہاؤس سے نکالا ہے وہ ہاؤس سے باہر چلے جائیں--- (قطع کلامیاں) میں ہاؤس کے تقدس کو قائم رکھنے کی خاطر ڈاکٹر نذیر احمد مغھو' آفتاب احمد خان' سید مجاہد علی شاہ' سجاد حیدر گجر' اظہر

ندیم' جہانزیب راؤ' محمد اشرف' محمد افضل' شیخ عزیز اسلم' اللہ شکیل الرحمٰن' عمران اشرف' تنویر احمد' سعود حسن ڈار اور میاں اعجاز احمد کو بھی ہاؤس کا تقدس پامال کرنے پر ہاؤس سے باہر نکل جانے کا حکم دیتا ہوں۔ جن اراکین کو میں نے ہاؤس سے باہر نکل جانے کا کہا ہے وہ باہر چلے جائیں۔ ہاؤس کا وقار مجروح نہ کریں--- (قطع کلامیاں) اب میں آدھے گھنٹے کے لئے ہاؤس کی کارروائی ملتوی کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر اجلاس کی کارروائی آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کی گئی)

(وقفے کے بعد 4.38 پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ زراعت کے بارے میں سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

مرحومین کے لئے دعائے مغفرت

وزیر آبپاشی و قوت برقی، جناب والا! ہمارے ایک ممبر چودھری فخر اقبال سندھو صاحب وفات پا چکے ہیں اور ڈپٹی سپیکر صاحب کے بھائی بھی فوت ہو چکے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر، جی' دعائے مغفرت کر لیں۔

(اس مرحلے پر دعائے مغفرت کی گئی)

ایک معزز ممبر، جناب سپیکر! ڈار صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر، جی' ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کر لی جائے۔

(اس مرحلے پر دعائے مغفرت کی گئی)

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر۔ آرڈر۔ رانا صاحب! پلیز! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ میں تمام معزز اراکین کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ حکومتی بنچز پر جو دوست بیٹھے ہیں ان کے بھی گوش گزار کرنا چاہتا ہوں اور جو دوست اپوزیشن بنچز پر بیٹھے ہیں ان کے بھی گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ جس معزز رکن نے بھی بات کرنی ہو وہ اپنی سیٹ پر کھڑے ہو کر بات کرے۔ یہ جو اپوزیشن والے لائن کراس کرتے ہوئے حکومتی پارٹی کی طرف آتے ہیں۔ پھر اس کا علاج تو یہی ہے کہ وہ بھی یہ باؤنڈری لائن کراس کریں۔۔۔(قطع کلامیاں) آپ ذرا بیٹھیں اور حوصلے سے میری بات سن لیں۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، آپ پہلے میری بات سن لیں۔ میں بات کر رہا ہوں۔ جب سپیکر بات کر رہا ہو تو کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔۔۔ (قطع کلامیاں) آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو سن رہا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جب سپیکر بات کر رہا ہو تو کوئی پوائنٹ آف آرڈر raise نہیں کر سکتا۔ میں آپ کو نہیں سنوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں صرف آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا تھا کہ جس نے یہ باؤنڈری لائن کراس کی تو اس کی ذمہ داری اسی پر عائد ہو گی۔ میرا بتانا فرض تھا باقی وہ خود ذمہ دار ہو گا جس نے ایسی حرکت کی۔

رانا ثنا اللہ خان، [**********

[**********

جناب سپیکر، آج ایوان کے اندر جو حالات ہیں میں صرف یہی کر سکتا ہوں۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 18 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانا ثنا اللہ خان، [**********]

جناب سپیکر، ہاں جی۔

رانا ثنا اللہ خان، [**********]

جناب سپیکر، مجھے آگے پیچھے کا تو پتا نہیں ہے۔

رانا ثنا اللہ خان، [**********]

جناب سپیکر، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ آپ تشریف رکھیں۔

رانا ثنا اللہ خان، [**********

****

****

[**********

جناب سپیکر، جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، جناب والا! یہ قرارداد ہمیں آج موصول ہوئی ہے۔ ہم نے اس پر اپنی رائے دینی ہے چونکہ ابھی میں نے اپنی پارٹی کو اس پر بالکل اعتماد میں نہیں لیا کہ آیا ہم یہ قرارداد out of turn لینے کی اجازت دیں یا نہیں؛ اس لئے ہم اس سے اتفاق نہیں کرتے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! جب اس قرارداد کی باری آئے گی تو پھر پڑھ لینا۔

رانا ثنا اللہ خان، [**********]

جناب سپیکر، رانا صاحب! دوسرے معنوں میں یہ سمجھ لیں کہ وہ اجازت نہیں دینا چاہتے تو جب اس کی باری آئے گی اس وقت آپ پیش کر لینا۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 18 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانا ثنا اللہ خان، [**********]

جناب سپیکر، ساری قراردادیں بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ یہ اپنی باری پر آئے گی۔

رانا ثناء اللہ خان، [**********]

جناب سپیکر، ٹھیک ہے اپنی باری پر پیش کرنا۔

رانا ثناء اللہ خان، [**********]

جناب سپیکر، رانا صاحب میں نے دلیل سننے کے بعد ہی بات کی ہے۔ اجلاس دوبارہ شروع ہوئے دس منٹ ہوگئے ہیں۔ وقفہ سوالات ایک گھنٹے کا ہوتا ہے۔ پچاس منٹ بھایا ہیں اگر آپ اسی پر ٹائم ضائع کرنا چاہتے ہیں تو مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، [**********]

جناب سپیکر، لاء منسٹر صاحب اجازت نہیں دے رہے تو جب اس کی باری آئے گی اس وقت پیش کر لینا اور بھی کافی قراردادیں ہیں اور بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔

رانا ثنا اللہ خان، [**********

**********]

جناب سپیکر، پھر آپ یہ سمجھ لیں کہ میں اسے out of turn نہیں لینا چاہتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب آفتاب احمد خان کا سوال ہے۔

رانا ثنا اللہ خان، [**********]

جناب سپیکر، اگر چلے گا تو چلا لیں گے نہ چلا تو پھر ٹھیک ہے۔

رانا ثنا اللہ خان، [**********]

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 18 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر، چلو اگر چلا سکیں گے تو چلائیں گے نہ چلا تو ----

رانا ثناء اللہ خان، [**********]*

جناب سپیکر، میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ پہلے اپوزیشن لیڈر نے جو تقریر کی ہے میں وہ بھی حذف کرتا ہوں۔ جو نعرے بازی ہوئی ہے میں وہ بھی کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ جو الفاظ رانا ثناء اللہ خان نے کہے ہیں میں وہ بھی کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! میں سوال کا جواب پڑھ دوں؟

جناب سپیکر، لودھی صاحب! وہ سوال کرنا ہی نہیں چاہتے آپ نے کیا جواب دینا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل نعرے بازی ہوتی رہی)

ان کا کوئی لفظ کارروائی میں نہیں آنا چاہئے۔ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل نعرے بازی ہوتی رہی)

میں تمام معزز اراکین سے التماس کرتا ہوں کہ پلیز آپ ہاؤس کے تقدس کا خیال رکھیں اور ایوان کی کارروائی چلنے دیں۔ پورے پنجاب کے عوام کی نظریں اس معزز ایوان پر ہیں اس لئے براہ کرم آپ ہاؤس کا تقدس پامال نہ کریں۔ میں اراکین حزب اختلاف نذیر احمد، مجاہد علی، اسد اشرف، رانا مشہود، راجہ ریاض، شیخ اعجاز، سجاد حیدر، جہانزیب راؤ، امجد عزیز، رانا ثناءاللہ، اسد معظم، محمد افضل، شیخ عزیز اسلم اور عمران اشرف کو ہاؤس سے باہر نکل جانے کا حکم دیتا ہوں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل نعرے بازی)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

میں ہاؤس کے تقدس کو بحال کرنے کے لئے محمد نواز ملک' بلال یٰسین' سمیع اللہ خان' قاسم ضیاء' احد ملک' آجاسم شریف' شیخ تنویر احمد' اعجاز احمد' میاں مسعود حسن' للہ شکیل الرحمٰن' چودھری اشرف' چودھری اظہر ندیم اور آفتاب احمد خان کو ہاؤس سے باہر نکل جانے کا حکم دیتا ہوں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل نعرے بازی ہوتی رہی)

میں قاسم ضیاء' رانا ثناء اللہ اور مشہود احمد خان کو کہتا ہوں کہ وہ ایوان سے باہر چلے جائیں۔ میں نے جن اراکین کو ہاؤس سے باہر نکل جانے کا حکم دیا ہے میں انہیں آخری مرتبہ کہتا ہوں کہ وہ ہاؤس سے باہر چلے جائیں۔

(اس مرحلے پر حزب اختلاف کے معزز ممبران اپنی نشستوں سے اٹھ کر سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کچھ معزز ممبران نے سپیکر ڈائس پر چڑھ کر نعرے بازی شروع کر دی۔ دیگر اراکین گتھم گتھا ہو گئے اور معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف آ گئے)

جن اراکین کو میں نے متعدد بار ہاؤس سے باہر نکل جانے کا حکم دیا ہے لیکن انہوں نے میرے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ میں ہاؤس کا کسٹوڈین ہونے کے ناتے ان اراکین اسمبلی کو قاعدہ 210 کے تحت ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اسمبلی کے موجودہ سیشن سے غیر حاضر رہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر زراعت: میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: محکمہ زراعت کے سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

ادارتی نوٹ: جن معزز ممبران حزب اختلاف کو جناب سپیکر نے قاعدہ 210 کے تحت موجودہ اجلاس سے غیر حاضر رہنے کا حکم دیا ان کی تعداد 27 ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

محکمہ زراعت میں تحقیق کے اداروں کی تفصیل

*4 : رانا آفتاب احمد خان، کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ زراعت کے ماتحت تحقیق کے کتنے ادارے کہاں کہاں واقع ہیں' ان سنٹروں میں تحقیق کے لئے کتنی کتنی اراضی ہے اور ان میں کل کتنے ملازم ہیں؟ ان کے عہدہ جات' تاریخ تقرری' تعلیمی قابلیت اور تاریخ ترقی کی تفصیلات فراہم کی جائیں۔

(ب) متذکرہ تحقیق کے اداروں کی کارکردگی رپورٹ مالی سال 2000-1999 سے لے کر رواں مالی سال کے دوران 'establishment' 'development' research اور contingency کے اخراجات کی تفصیل الگ الگ ادارے کے حساب سے فراہم کی جائے۔

وزیر زراعت،

(الف) محکمہ زراعت پنجاب کا زرعی تحقیق کا ادارہ ایوب ایگریکلچر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد ہے جس کے تحت مندرجہ ذیل ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور سیکشن کام کر رہے ہیں جن کے بارے میں مطلوبہ تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	ادارے کا نام	وقوع
1۔	دفتر ناظم اعلیٰ زراعت (تحقیق)	فیصل آباد
2۔	گندم تحقیقاتی ادارہ	فیصل آباد
3۔	کپاس تحقیقاتی ادارہ	فیصل آباد
4۔	سبزیات تحقیقاتی ادارہ	فیصل آباد

5-	اثمار تحقیقاتی ادارہ	فیصل آباد
6-	دالیں تحقیقاتی ادارہ	فیصل آباد
7-	امور کاشتکاری تحقیقاتی ادارہ	فیصل آباد
8-	نیشکر تحقیقاتی ادارہ	فیصل آباد
9-	روغندار اجناس تحقیقاتی ادارہ	فیصل آباد
10-	ادارہ تحفظ نباتات	فیصل آباد
11-	زرعی بائیو ٹیکنالوجی تحقیقاتی ادارہ	فیصل آباد
12-	پوسٹ ہارویسٹ ریسرچ سنٹر	فیصل آباد
13-	ریپڈ سائل فرٹیلیٹی اینڈ سائل ٹیسٹنگ ادارہ	لاہور
14-	علاقائی تحقیقاتی ادارہ	بہاول پور
15-	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ	چکوال
16-	ادارہ برائے تحفظ آب و اراضی	چکوال
17-	ایرڈ زون تحقیقاتی ادارہ	بھکر
18-	شور زدہ اراضیات تحقیقاتی ادارہ	پنڈی بھٹیاں
19-	مکئی جوار باجرہ تحقیقاتی ادارہ	یوسف والا(ساہیوال)
20-	دھان تحقیقاتی ادارہ	کالا شاہ کاکو
21-	چارہ جات تحقیقاتی ادارہ	سرگودھا
22-	شعبہ مگس بانی و حشرات اثمار	راولپنڈی
23-	سائل کیمسٹری سیکشن	فیصل آباد
24-	بائیو کیمسٹری سیکشن	فیصل آباد
25-	ماہر حشرات	فیصل آباد
26-	ماہر جراثیمی اراضی	فیصل آباد
27-	ماہر امراض نباتات	فیصل آباد

28۔	ماہر وائرسی امراض (آکو)	فیصل آباد
29۔	فوڈ ٹیکنالوجی	فیصل آباد
30۔	ماہر شماریات	فیصل آباد
31۔	ماہر معاشیات	فیصل آباد

(ب) تمام ریسرچ اداروں اور سیکشنوں کے بارے میں مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں مارکیٹ کمیٹیوں کے فرائض کی تفصیل

*6۔ رانا آفتاب احمد خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبے بھر میں کل کتنی مارکیٹ کمیٹیاں ہیں۔ ان کے کیا فرائض ہیں۔ ان میں کل کتنے ملازم تعینات ہیں۔ وہ کس مجاز اتھارٹی کے حکم سے بھرتی ہوئے ہیں؟ ان کی تاریخ تقرری، قابلیت، عہدہ جات اور تاریخ ترقی کی تفصیلات فراہم کی جائیں۔

(ب) متذکرہ ادارے میں مالی سال 2000-1999 سے لے کر رواں مالی سال کے دوران کتنی آمدن ہوئی۔ کتنی رقم کن کن مدوں پر خرچ ہوئی؟ اس طرح establishment اور contingency اخراجات کی تفصیل مالی سال کے حساب سے الگ الگ فراہم کی جائے۔

وزیر زراعت:

(الف) صوبہ بھر میں کل 132 مارکیٹ کمیٹیاں ہیں۔ ان کے فرائض کی تفصیل نیچے (الف) میں دی گئی ہے۔

صوبہ بھر کی مارکیٹ کمیٹیوں میں کل 1929 ملازمین تعینات ہیں۔ جن کے نام و عہدہ جات و دیگر تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ مروجہ قانون کے مطابق مارکیٹ کمیٹیوں کے ملازمین کی گریڈ کے لحاظ سے تعیناتی کے اختیارات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سکیل / گریڈ	مجاز اتھارٹی
1-	گریڈ 1 تا 10	مارکیٹ کمیٹی
2-	گریڈ 11 تا 15	ناظم زراعت(معاشیات و تجارت) پنجاب لاہور
3-	گریڈ 16تا 17	حکومت پنجاب محکمہ زراعت

(ب) متذکرہ ادارے میں مالی سال کے حساب سے سال 1999-2000 سے لے کر سال 2001-2002 تک کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(الف)

مارکیٹ کمیٹی کے فرائض

پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے آرڈیننس 1978 کی دفعہ 9 کے مطابق مارکیٹ کمیٹیوں کے فرائض درج ذیل ہیں:۔

1- مارکیٹ کمیٹی نوٹیفائیڈ مارکیٹ ایریا میں آرڈیننس ہذا اور اس کے تحت وضع کردہ ذیلی قوانین و قواعد کو نافذ کرے گی اور جب حکومت چاہے گی تو اس علاقے میں ایک منڈی قائم کرے گی اور اس منڈی میں حکومت کی وقتاً فوقتاً جاری کردہ ہدایات کے مطابق کاروباری حضرات کے لئے وہ تمام سہولتیں مہیا کرے گی جو انہیں

زرعی پیداواری اجناس کی خرید و فروخت، ذخیرہ اندوزی، تولائی، گانٹھ بندی یا آئندہ صنعت کاری کے ضمن میں در کار ہوں گی۔

2۔ حکومت کی ہدایت کے مطابق مارکیٹ ایریا میں دھندہ کرنے والے افراد مثلاً پیشہ ور دلال، تولے، پیمائشے، پلے دار، پھڑائی یا چھنائی کرنے والے یا روکنے والے، ریڑھی بان، چھابڑی والے، گودام والا اور چنگڑ وغیرہ وغیرہ کے لئے لائسنس جاری کرے گی تا کہ وہ اپنا دھندہ جائز طریقے سے جاری رکھ سکیں۔ ان لائسنسوں کی حسب ضرورت تنسیخ یا تجدید یا معطلی کرے گی۔

3۔ کوئی دلال، پلیدار، تولا، پھڑائی والا، ناپ تول کرنے والا، گودام والا، ریڑھی والا یا چھابڑی والا، نوٹیفائیڈ ایریا میں زرعی پیداواری اجناس کے سلسلہ میں اپنا دھندہ یا پیشہ نہیں کر سکتا تا آنکہ اس نے متعلقہ مارکیٹ کمیٹی سے اپنے پیشہ کا لائسنس نہ حاصل کر لیا ہو۔

کیڑے مار ادویات بنانے والی فرموں کے لئے قواعد و ضوابط

*101: **سید احسان اللہ وقاص**، کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ زراعت نے کوئی انتظام کیا ہے کہ کیڑے مار ادویات بنانے والی فرموں کی رجسٹریشن اور ان کی تیار کردہ ادویات کے معیار کی ضمانت لی جائے اور ان کے ڈیلرز سے بھی ملاوٹ نہ کرنے کی ضمانت لی جائے؛

(ب) کیا صوبائی حکومت اس بارے میں قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ زرعی اور کیڑے مار ادویات میں ملاوٹ کرنے اور کم تر معیار کی ادویات فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے؟

(ج) کیا گزشتہ تین سال میں غیر معیاری اور جعلی کیڑے مار ادویات تیار کرنے والی کسی فرم کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر زراعت:

(الف) محکمہ زراعت کیڑے مار ادویات بنانے والی فرموں اور ان کے ڈیلروں کی رجسٹریشن کرتا ہے۔ محکمہ نے 2002 میں ایسے ضروری اقدامات کئے ہیں جس کے تحت معیاری اور مخلص فرموں اور ڈیلروں کی رجسٹریشن کی جا سکے اور غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ زرعی ادویات کا کاروبار کرنے والوں کی حوصلہ شکنی ہو سکے۔ اس سلسلے میں ابتدائی رجسٹریشن فیس -/20,000 (بیس ہزار) روپے سے بڑھا کر 2,00,000 (دو لاکھ) روپے کر دی ہے اور تجدیدی رجسٹریشن فیس -/20,000 (بیس ہزار) روپے سے بڑھا کر -/50,000 (پچاس ہزار) روپے کر دی ہے۔ اسی طرح ڈیلرز کی ابتدائی رجسٹریشن فیس 1000 (ایک ہزار) روپے سے بڑھا کر 5000 (پانچ ہزار) روپے کر دی ہے اور تجدیدی فیس 500 (پانچ سو) روپے سے بڑھا کر 1000 (ایک ہزار) روپے کر دی ہے۔ اگر کوئی فرم یا ڈیلر رجسٹریشن کے قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو ان کا لائسنس کینسل اور فیس ضبط کر لی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کے خلاف زرعی ادویات کے آرڈیننس 1973 (ترمیم شدہ 1997) اور رولز 1973 کے تحت قانونی کارروائی بھی کی جاتی ہے۔

(ب) ملاوٹ شدہ اور کم تر معیار کی زرعی اور کیڑے مار ادویات فروخت کرنے والوں کے خلاف زرعی ادویات کے آرڈیننس 1973 (ترمیم شدہ 1997) اور رولز 1973 کے تحت قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا قانون کے تحت ملاوٹ شدہ کی سزا ایک سے تین سال قید اور پانچ سے دس لاکھ روپے جرمانہ جب کہ کم تر معیار کی سزا چھ ماہ سے تین سال قید اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ ہے۔ اس قانون کے تحت تمام جرائم ناقابل ضمانت ہیں۔ محکمہ زراعت کے ایگزیکٹو سائنٹیفک انسپکٹرز، ڈیلرز کی دکانوں، فرموں کے

گوداموں' زرعی ادویات بنانے والے پلانٹس اور زرعی ادویات بھرنے پیک کرنے والی فرموں کی سیمپلنگ کرتے ہیں۔ 2002 میں 5259 سیمپلز لئے گئے' اگر کوئی sample unfit ہو جائے تو محکمہ زراعت کے انسپکٹر مقامی تھانے میں پرچہ درج کرواتے ہیں اور پولیس کو ہمراہ لے کر ملزم کی گرفتاری عمل میں لاتے ہیں۔ unfit ادویات کے مقدمات کی سماعت متعلقہ عدالتوں میں کی جاتی ہے۔ 2002 میں جملہ 158 samples unfit ہوئے اور تمام unfit samples کے پرچے مقامی تھانے میں درج کرائے گئے' جب کہ 128 مقدمات میں فوری گرفتاری عمل میں لائی گئی۔

(ج) محکمہ زراعت کی گزشتہ تین سالوں کی کارروائی درج ذیل ہے:۔

سال	کل تجزیہ شدہ سیمپلز	unfit	مقدمات کا اندراج	فوری گرفتاری
2000	3460	145	145	64
2001	3660	169	169	104
2002	5259	158	158	128

زراعت کے لئے ریسرچ اور نئی ٹیکنالوجی کا حصول

*174۔ رانا ثناء اللہ خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ زراعت پنجاب کے کون کونسے ادارے صوبہ میں زراعت کی ترقی' ریسرچ' نئی ٹیکنالوجی کے حصول اور کسان / کاشتکار کو بہتر اور زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے قابل بنانے کے اہم قومی فریضہ سے متعلق مصروف کار ہیں؛

(ب) ہر ادارہ میں یکم جنوری 1990 تا تاریخ جواب تک جو کام ہوا ہے اس کی نوعیت' افادیت اور اس پر اٹھنے والے اخراجات' ملکی معیشت پر مثبت اثرات مکمل تفصیل مع متعلقہ افراد کے نام جو اس ورک / ریسرچ کا موجب ہیں ایوان میں پیش کی جائے۔

وزیر زراعت،

(الف) ایوب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کے ماتحت جو ادارے زراعت کی ترقی، ریسرچ، نئی ٹیکنالوجی کے حصول اور کسان/ کاشتکار کو بہتر اور زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے قابل بنانے میں مصروف کار ہیں ان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

(ب) ایوب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کے ماتحت مصروف کار اداروں کے بارے میں مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل ڈسکہ اور پسرور میں منڈیوں کی تفصیل

*195: محترمہ شہلا راٹھور، کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تحصیل ڈسکہ اور تحصیل پسرور میں واقع سبزی منڈیوں اور غلہ منڈیوں کی تعداد اور ان کے رقبہ اور دکانات کی تفصیل بیان کی جائے نیز ان دکانوں سے حاصل ہونے والی آمدن اور اخراجات کی تفصیل اور دکان حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

(ب) مارکیٹ کمیٹی کا چیئرمین مقرر کرنے کا کیا طریقہ ہے، میرٹ ہے، اس وقت ضلع سیالکوٹ میں ان مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمین کون ہیں اور کب سے تعینات ہیں، کیا ان کی تقرری میرٹ پر ہوئی۔ اس کی مکمل تفصیل بیان فرمائی جائے نیز ان مارکیٹ کمیٹیوں میں کیا کیا سہولتیں میسر ہیں؟

(ج) مارکیٹ کمیٹی کا لائسنس جاری کرنے کا کیا طریقہ کار ہے۔ تحصیل پسرور میں واقع غلہ منڈی سرانوالی میں کتنے لائسنس ہولڈرز اور کتنے بغیر لائسنس کے لوگ کاروبار کر رہے ہیں۔ ان کے لائسنس کی فیس کیا ہے؟

وزیر زراعت،

(الف) تحصیل پسرور مارکیٹ ایریا پسرور پر مشتمل ہے جس میں 3 عدد غلہ منڈیاں یعنی کہ غلہ منڈی سرانوالی' غلہ منڈی کوٹلی بابا فقیر شاہ اور غلہ منڈی پسرور موجود ہیں۔ یہ غلہ منڈیاں پرائیویٹ ہیں۔ البتہ ان میں بالترتیب 27' 40 اور 93 عدد آڑھتی کام کر رہے ہیں۔ مارکیٹ ایریا پسرور میں کوئی باقاعدہ سبزی یا فروٹ منڈی موجود نہیں ہے۔ تاہم 30 عدد آڑھتی حضرات مارکیٹ ایریا میں مختلف جگہ پر اپنا اپنا کام کر رہے ہیں۔ چونکہ یہ تمام منڈیاں پرائیویٹ ہیں اس لئے ان کی دکانات سے کوئی آمدن نہ ہوئی ہے۔ نیز مارکیٹ کمیٹی نے ان پر کچھ خرچ بھی نہ کیا ہے۔ البتہ تمام آڑھتی حضرات مارکیٹ کمیٹی پسرور کے باقاعدہ لائسنسدار ہیں اور اپنے واجبات یعنی کہ مارکیٹ فیس وغیرہ باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔

تحصیل ڈسکہ

تحصیل ڈسکہ مارکیٹ ایریا ڈسکہ پر مشتمل ہے اور اس میں 3 عدد غلہ منڈیاں اور 1 عدد سبزی منڈی موجود ہے جن کے دیگر کوائف کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام منڈی	رقبہ	تعداد دکانات	آمدن	اخراجات
1-	غلہ منڈی ڈسکہ	5.1 ایکڑ	60	1958 کی قائم شدہ ہے۔ نیز یہ منڈی 1939 کے مارکیٹ کمیٹی کے قانون کے مطابق تشکیل دی گئی تھی چونکہ منڈی کی دکانات	5,101,900/- روپے یہ اخراجات منڈی کے پھڑ، سڑکوں اور پلوں پر کئے گئے ہیں۔

				کی فروخت کا تعلق مارکیٹ کمیٹی سے نہ ہے۔ اس لئے دکانات سے کوئی آمدن نہیں ہوتی۔ البتہ آڑھتی لائسنس دار ہیں اور واجبات باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں۔	
2۔	غلہ منڈی جام کے جیمہ	1.3 ایکڑ	30	1973 کی قائم شدہ ہے۔ نیز یہ منڈی 1939 کے مارکیٹ کمیٹی کے قانون کے مطابق تشکیل دی گئی تھی۔ چونکہ منڈی کی دکانات کی فروخت کا تعلق مارکیٹ کمیٹی سے نہ ہے۔ اس لئے دکانات سے کوئی آمدن نہیں ہوتی۔ البتہ آڑھتی لائسنس دار ہیں اور واجبات باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔	2,00,000 روپے یہ اخراجات منڈی کے پھڑ، سڑکوں اور پل پر کئے گئے ہیں۔
3۔	غلہ منڈی منڈے کی	1.5 ایکڑ	8	1970 کی قائم شدہ ہے۔ نیز یہ منڈی 1939 کے مارکیٹ کمیٹی کے قانون کے مطابق تشکیل دی گئی تھی۔ چونکہ منڈی کی دکانات کی فروخت کا تعلق مارکیٹ کمیٹی سے نہ ہے۔ اس لئے دکانات سے کوئی آمدن نہیں ہوتی۔ البتہ آڑھتی لائسنس دار ہیں اور واجبات باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔	1,50,000 روپے یہ اخراجات منڈی کے پھڑ اور سڑک وغیرہ پر کئے گئے ہیں۔

4-	سبزی منڈی ڈسکہ	23- کنال	48	1983 کی منظور شدہ ہے۔ اس میں 48 عدد پلاٹ تھے۔ جن میں سے 8 عدد پلاٹ 1989 میں الاٹ اور 17 عدد آکشن ہونے تھے۔ باقی 23 عدد پلاٹ 20-6-02 کو نیلام ہونے ہیں۔ کل آمدن 1916349 روپے ہوئی۔	13,00,000 روپے

الاٹمنٹ	8 عدد پلاٹ		64,000
آکشن	17 عدد پلاٹ	(1989)	6,34,000
آکشن	23 عدد پلاٹ	(2002)	12,18,349

دکان حاصل کرنے کا طریقہ

جو منڈی پرائیویٹ ہوتی ہے اس کا چونکہ تعلق مارکیٹ کمیٹی سے نہیں ہوتا لہٰذا مارکیٹ کمیٹی کوئی دکان الاٹ کرنے کی مجاز نہیں ہے۔ البتہ جو منڈی مارکیٹ کمیٹی خود تشکیل کرتی ہے۔ اس میں دکان کی الاٹمنٹ / آکشن مارکیٹ کمیٹی کے زیر کنٹرول ہوتی ہے اور مارکیٹ کمیٹی پابند ہے کہ وہ پنجاب ایگریکلچرل پروڈیوس مارکیٹس (جنرل) رولز 1979 کے رول نمبر 67 کے قواعد و ضوابط پورا کرتے ہوئے کل تعداد کا 70 فیصد کوٹہ پہلے سے کام کرتے ہوئے آڑھتیوں کو دے اور باقی 30 فیصد کوٹہ نیلام عام کرے۔

(ب) چیئرمین مقرر کرنے کا طریقہ کار:

ضلع ناظم اپنے ضلع کی تمام مارکیٹ کمیٹیوں کے لئے متعلقہ ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (معاشیات و تجارت) سے مشاورت کے بعد ڈبل تعداد میں پینل ضلع کونسل کو بھجواتا ہے اور ضلع کونسل مارکیٹ کمیٹی کی منظوری دیتی ہے۔ مارکیٹ کمیٹی کا چیئرمین مقرر کرنے کا طریقہ کار، پنجاب ایگریکلچرل پروڈیوس مارکیٹس (جنرل) رولز 1979 کے رول نمبر 12 میں واضح ہے جو اس طرح سے ہے۔

1- مارکیٹ کمیٹی اپنی تشکیل کے بعد' اپنے پہلے اجلاس میں چیئرمین اور وائس چیئرمین کا انتخاب کرے گی۔ اس مقصد کے لئے ضلع کونسل یا ضلع کونسل کی عدم موجودگی میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر 15 دن کے نوٹس پر وقت اور تاریخ مقرر کر کے اجلاس طلب کرے گا۔ اس اجلاس کی صدارت ضلع ناظم یا اس کی غیر موجودگی میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر یا اس کا مقرر کردہ نمائندہ کرے گا۔

2- اس اجلاس کا کورم مارکیٹ کمیٹی متعلقہ کے موجود ارکان کی دو تہائی تعداد سے کم نہیں ہو گا۔

3- چیئرمین اور وائس چیئرمین کے عہدہ کے لئے الگ الگ کمیٹی کا کوئی ایک رکن دوسرے رکن کا نام تجویز کرے گا اور پھر کوئی اور دوسرا رکن اس تجویز کی تائید کرے گا۔ میٹنگ کا صدر ان ناموں کا اعلان کرے گا جس کی تجویز اور جن کی تائید کی گئی تھی۔

4- اگر ایک ہی رکن کا نام تجویز ہو گا۔ تو وہ بلامقابلہ منتخب شدہ قرار دیا جائے گا اور اگر امیدواروں کی تعداد زیادہ ہو گی تو بذریعہ دست نمائی رائے شماری ہو گی اور صدر اجلاس فیصلہ کا اعلان کریں گے۔

5- صدر دونوں کی گنتی کرے گا اور جس امیدوار نے آراء کی اکثریت حاصل کی ہو گی اسے (چیئرمین یا وائس چیئرمین جو بھی صورت ہو گی) کامیاب قرار دے گا۔

6- اگر دو یا دو سے زیادہ امیدواروں کے درمیان ٹائی ہو جاتی ہے تو صدر اس وقت سب حاضر ارکان کے سامنے قرعہ اندازی کرے گا اور جس امیدوار کا نام نکل آئے اسے منتخب قرار دے دیا جائے گا۔

7- چیئرمین یا وائس چیئرمین کے متعلق ان کا اپنے عہدہ کا چارج سنبھالنا اس دن سے تصور کیا جائے گا جس دن سے ضلع کونسل یا ضلع کونسل کی عدم موجودگی میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ان کے انتخابات کی توثیق کریں گے اور توثیق کی اطلاع متعلقہ چیئرمین یا وائس چیئرمین کو دے دی جائے گی۔ اگر ضلع کونسل یا ضلع کونسل کی عدم موجودگی میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر توثیق سے انکار کر دے تو قواعد کے مطابق تازہ الیکشن کروایا جائے گا۔

8- اجلاس کا صدر مارکیٹ کمیٹی کے رجسٹر کارروائی میں انتخاب کی کارروائی کا اندراج کرے گا اور اس کی ایک ایک نقل ضلع کونسل یا ضلع کونسل کی عدم موجودگی میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر اور ناظم زراعت(معاشیات و تجارت) کو ارسال کرے گا۔

9- مارکیٹ کمیٹی کے ارکان میں سے صرف وہی ارکان چیئرمین یا وائس چیئرمین کے عہدوں کے لئے منتخب کئے جائیں گے جو کم از کم میٹرک تک پڑھے ہوئے ہونگے۔

10- مارکیٹ کمیٹی کا کوئی رکن مسلسل دوبار چیئرمین یا وائس چیئرمین کے عہدہ کے لئے منتخب نہ کیا جائے گا۔

ضلع سیالکوٹ کی مارکیٹ کمیٹیوں کے موجودہ چیئرمینوں کے نام اور دیگر تفصیلات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام مارکیٹ کمیٹی	نام چیئرمین	تاریخ تعیناتی	دیگر سہولیات	کیفیت
1-	سیالکوٹ	رانا طارق محمود	18-01-2002	اعزازیہ 1000 روپیہ فی مہینہ	ضلع ناظم سیالکوٹ نے باقاعدہ منظوری دی ہے۔

2-	پسرور	چودھری مشتاق احمد ساہی	18-01-2002	-ایضاً-	-ایضاً-
3-	ڈسکہ	محمد فواد حمید	17-01-2002	-ایضاً-	-ایضاً-
4-	سمبڑیال	محمد افضل شاہین	08-01-2002	اعزازیہ نہیں لے رہے	-ایضاً-

مارکیٹ کمیٹی اپنے چیئرمین کو صرف اعزازیہ دینے کی حقدار ہے۔ اس کے علاوہ اگر چیئرمین، مارکیٹ کمیٹی کے کسی کام کے سلسلے میں سفر کرے تو وہ سفری اخراجات گریڈ 18 کے مطابق لینے کا حقدار ہے۔

(ج) مارکیٹ کمیٹی کا لائسنس جاری کرنے کا طریقہ کار

1- پنجاب ایگریکلچرل پروڈیوس مارکیٹس (جنرل) رولز 1979 کی زیر دفعہ (6) زرعی اجناس کی خرید و فروخت کے کاروبار کے لئے فارم الف درخواست حاصل کی جاتی ہے جس پر درخواست گزار کے نام مکمل کوائف بمعہ ایڈریس اور کام کی نوعیت درج کی جاتی ہے۔

2- مذکورہ درخواست پر چیئرمین مارکیٹ کمیٹی سے لائسنس جاری کرنے کا حکم حاصل کیا جاتا ہے۔

3- چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کے حکم کے مطابق درخواست گزار سے درج ذیل لائسنس فیس وصول کی جاتی ہے۔

نمبر شمار	نوعیت لائسنس	رقم (روپے)
1-	لائسنس زیر دفعہ A(6)	500
2-	لائسنس زیر دفعہ B(6)	200
3-	لائسنس زیر دفعہ C(6)	50

نوٹیفائیڈ مارکیٹ ایریا پسرور میں موجود غلہ منڈی سرانوالی میں کل 93 افراد لائسنس یافتہ ہیں اور کوئی کاروباری بغیر لائسنس کے نہیں ہے۔

اجناس تولنے کے لئے دیسی کنڈے کا استعمال

*196۔محترمہ شہلا رانھور: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ غلہ منڈی پسرور سرانوالی میں آڑھتی اور ڈیلر حضرات زمیندار کی اجناس' دیسی کنڈے کے ذریعے' زمینداروں کو نقصان پہنچاتے ہیں؟ سال 1997 سے 2002 تک کتنے ایسے ڈیلرز' آڑھتی حضرات کا چالان کیا گیا ہے؟ کتنے ایسے کنڈے چیک کئے گئے اور ان پر ناپ تول کا معیار کیا پایا گیا؟ ان کی مکمل تفصیل مع ایڈریس بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سال 1999 سے 2002 تک غلہ منڈی سرانوالی میں انتظامیہ نے زائد اجناس تولنے پر چھاپے مارے لیکن رشوت لے کر چالان کرنے کی بجائے فرائض سے چشم پوشی کی اور زمیندار طبقہ کا نقصان کیا؟ زائد مونجی تولنے والے افراد کے نام اور ایڈریس مکمل طور پر بیان فرمائیں۔

(ج) کیا حکومت آئندہ غلہ منڈی سرانوالی' پسرور میں الیکٹرانک کنڈے لگا کر زیادہ وزن تولنے والوں کا تدارک کرنا چاہتی ہے اگر نہیں تو کیا وجہ ہے؟ سال 2002 میں اب تک انتظامیہ نے کتنے کنڈے چیک کئے ہیں؟ ان کے نام اور ایڈریس بیان فرمائیں اور آئندہ سال کیا انقلابی اقدامات انتظامیہ کرے گی؟

وزیر زراعت:

(الف) غلہ منڈی سرانوالی میں کوئی بھی دیسی کنڈا زیر استعمال نہ ہے اور تمام آڑھتی فرشی کنڈے استعمال کر رہے ہیں۔ مارکیٹ کمیٹی پسرور کا فیلڈ سٹاف ان کنڈوں کو کاہے بگاہے چیک کرتا رہتا ہے اور دوران چیکنگ کوئی بھی بے ضابطگی نہ پائی گئی ہے۔ نیز کم تولنے کے بارے میں کسی بھی زمیندار کی طرف سے کوئی شکایت مارکیٹ کمیٹی کو اور دفتر ہذا کو موصول نہ ہوئی ہے۔ مارکیٹ کمیٹی کی رپورٹ بابت تعداد لائسنسی رچیکنگ ناپ تول کنڈا جات درج

ذیل ہیں:-

سال	تعداد لائسنس	کنڈے جو چیک کئے گئے	کنڈے جو غلط پائے گئے	کنڈے جو درست پائے گئے	کنڈے جن کے خلاف کارروائی کی گئی
1997-98	47	تمام	NIL	تمام	NIL
1998-99	62	تمام	NIL	تمام	NIL
1999-00	74	تمام	NIL	تمام	NIL
2000-01	87	تمام	NIL	تمام	NIL
2001-02	93	تمام	NIL	تمام	NIL

(ب) ایسی کوئی شکایت یا واقعہ مارکیٹ کمیٹی پسرور یا دفتر ہذا کے علم میں نہ ہے۔

(ج) غلہ منڈی سرانوالی میں تمام آزمتی فرشی کنڈے استعمال کر رہے ہیں۔ جن کے بارے میں کسی بھی زمیندار کی طرف سے کوئی شکایت نہ ہے۔ اس لئے فی الوقت الیکٹرانک کنڈے لگانے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔ سال 2002 میں چیک کئے گئے کنڈوں کی رپورٹ درج بالا گوشوارے میں بیان کی گئی ہے۔

تیل دار اجناس کی پیداوار

*290 سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب میں تیل دار اجناس کی کاشت کے لئے کیا منصوبہ تیار کیا گیا ہے؟ خصوصاً سورج مکھی اور کینولہ سرسوں کی کاشت کے لئے اور تیل دار اجناس کی فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے حکومت کیا سہولیات فراہم کر رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس بات کا ارادہ رکھتی ہے کہ آئندہ 15 دسمبر کے بعد گندم کی کاشت پر قانوناً پابندی لگا کر صرف سورج مکھی کی کاشت کی اجازت دی جائے؟

(ج) حکومت پنجاب تیل دار اجناس کے بارے میں کسانوں کی آگاہی کے لئے کوئی بڑی مہم چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت،

(الف) حکومت پنجاب نے ایک منصوبہ سورج مکھی کی کاشت کے فروغ کے لئے محکمہ توسیع پنجاب کو تفویض کیا ہے جس کا تخمینہ 9.37 ملین روپیہ ہے۔ اس منصوبے کے تحت زمینداروں کو مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

1۔ رعائتی کرایہ پر تھریشر مہیا کیا جائے گا۔

2۔ سورج مکھی کا بیج مفت دیا جائے گا۔

3۔ نمائشی پلاٹ کے لئے بیج، کھاد اور ادویات مفت دی جائیں گی۔

4۔ متعلقہ لٹریچر مفت تقسیم کیا جائے گا۔

(ب) گندم کی فصل سے عمدہ پیداوار لینے کے لئے بہترین وقت کاشت نومبر کے پہلے دو ہفتے ہیں۔ 10۔ نومبر کے بعد کاشت کی ہوئی، فصل سے ہر روز 12 سے 16 کلو گرام فی یوم فی ایکڑ پیداوار میں کمی واقع ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ لہذا 15۔دسمبر کے بعد گندم کاشت کرنا معاشی طور پر فائدہ مند نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ 15۔دسمبر کے بعد ایسی فصل کاشت کی جائے جس سے زیادہ فائدہ ہو۔ بہاریہ سورج مکھی مقابلتاً زیادہ منافع بخش ثابت ہوتا ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے 15۔دسمبر کے بعد گندم کی کاشت پر قانوناً فی الحال کوئی پابندی نہیں ہے لیکن اس سلسلے میں محکمانہ کارروائی مکمل کر کے گزٹ نوٹیفکیشن کے لئے گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کو بھیجی جا چکی ہے۔ جس کی اشاعت ابھی نہیں ہوئی۔

(ج) جیسا کہ جواب (الف) میں درج ہے کہ حکومت پنجاب نے محکمہ توسیع کو ایک منصوبہ تفویض کیا ہے جس سے کسانوں کی آگاہی میں بڑی معاونت ہو گی۔ نیز محکمہ زراعت توسیع سورج مکھی کی کاشت کے علاقوں میں کاشتکاروں کو سورج مکھی کی کاشت کے متعلق جدید معلومات سے آگاہی کے لئے ایک جامع تربیتی پروگرام چلا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر زمینداروں کی راہنمائی

کے لئے باقاعدہ مہم چلائی جا رہی ہے۔ جس سے مطلوبہ مقاصد حاصل ہو رہے ہیں۔

فیصل آباد میں سرکاری زمین کے مزارعین کے لئے مالکانہ حقوق

*647۔رانا ثناء اللہ خان، کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اہالیان آبادی روشن والی واقع رقبہ زرعی انجینئرنگ ورکشاپ برلب راجباہ بحد چک نمبر 221-295' ر۔ب تحصیل و ضلع فیصل آباد رسالہ نمبر 12 جھنگ روڈ فیصل آباد اپنے آباؤ اجداد از سال 34-1933 سے آباد رہائش پذیر ہیں اور انہی چکوک کی زمین جو ملکیتی حکومت پنجاب ہے' کو بطور مزارع کاشت کرتے آرہے ہیں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس نوعیت کے cases میں مختلف ادوار حکومت میں رہائش پذیر غریب مزارعین کو رہائشی احاطہ جات اور زیر کاشت زرعی رقبہ کے مالکانہ حقوق دیئے گئے ہیں اور متذکرہ ضمن (الف) مزارعین سے بھی حکومت پنجاب نے وعدہ / یقین دہانی کروائی ہے جس بارے دستاویزی ثبوت موجود ہیں۔

(ج) کیا حکومت مزارعین متذکرہ ضمن (الف) کا درجہ بطور مزارعین تسلیم کرتی ہے اور انہیں مالکانہ حقوق دینے کو تیار ہے' اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو اس امتیازی سلوک کی وجہ بیان کی جائے؟

وزیر زراعت،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ تمام اہالیان آبادی روشن والی واقع زرعی انجینئرنگ ورکشاپ ملکیت حکومت پنجاب کو بطور پٹہ دار کاشت کرتے آرہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اہالیان آبادی روشن والی میں محکمہ زرعی انجینئرنگ ریسرچ کا صرف ایک پٹہ دار روشن علی ولد غلام محمد رہائش پذیر ہے باقی بیس عدد خاندان ناجائز

قابضین ہیں۔ اس سلسلے میں زرعی انجینئر (ریسرچ) فیصل آباد نے جناب تحصیل دار سٹی فیصل آباد کو ناجائز تجاوزات کو ختم کرانے کے سلسلے میں اپنی چٹھی نمبر 1054/5-1/Estt. مورخہ 19-06-2001 اور نمبری 1262/5-1/Estt مورخہ 30-7-2001 اور یاداشت نمبر 1285/5-1/Estt مورخہ 01-08-2001 کے تحت لکھا جا چکا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مختلف ادوار حکومت میں غریب پٹہ داران کو رہائشی احاطہ جات کے ملکیتی حقوق دیئے ہیں۔ مگر یہ حقوق ملکیت سرکاری فارم پر نہیں دیئے گئے۔ یہ درست نہیں ہے کہ ان پٹہ داران کو زیر کاشت زمین کی ملکیت دینے کا حکومت نے وعدہ یا یقین دہانی کروائی ہے کیونکہ اس سلسلے میں محکمہ کے پاس کوئی دستاویزی ثبوت موجود نہیں ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ حکومت روشن علی ولد غلام محمد کو بطور پٹہ دار تسلیم کرتی ہے مگر حکومت اسے احاطہ رہائشی کے مالکانہ حقوق دینے کو تیار نہ ہے کیونکہ یہ حکومتی پالیسی کے خلاف ہے۔

محکمہ زراعت توسیع کے لئے سروس سٹرکچر کا اجراء اور دیگر اسامیوں کی صورتحال

*679۔ جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ زراعت توسیع کا سروس سٹرکچر آج تک کیوں نہیں تشکیل دیا گیا؟ اگر دیگر شعبہ جات میں سروس سٹرکچر موجود ہے تو محکمہ زراعت میں ایسا کیوں نہیں؟

(ب) کیا وزیر زراعت یہ بھی بتائیں گے کہ محکمہ زراعت توسیع میں ڈویژن کی سطح پر ڈپٹی ڈائریکٹر ٹریننگ کی کتنی اسامیاں تھیں؟ کیا یہ ختم ہو گئی ہیں' ان پر کون آفیسر منتخب ہوئے تھے' کیا انہیں سرپلس قرار دے دیا گیا ہے' قانون کیا ہے اور کیا قانون کے مطابق عمل ہوا ہے؟

(ج) E.A.D.A ٹریننگ یا S.M.S کی اسامیاں کب ختم ہوئیں؟ ان پر کون منتخب ہوئے؟ ان کا فیصلہ بھی قانون کے مطابق ہوا یا نہیں؟

(د) A.P.O اور P.P.O کی کتنی اسامیاں ختم ہوئیں اور فیصلہ کیا ہوا؟ کیا ان تمام کا فیصلہ پنجاب سول سروس ایکٹ کے مطابق ہوا یا نہیں وضاحت سے بتائیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر زراعت:

(الف) محکمہ زراعت شعبہ توسیع کا سروس سٹرکچر پہلے ہی سے موجود ہے۔ البتہ devolution plan کے تحت 14۔اگست 2001 سے شعبہ توسیع ضلعی حکومت کے ماتحت ہو گیا ہے۔ لہذا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت ضلعی سطح تک شعبہ توسیع کے مختلف عہدہ جات کے نام دوبارہ تشکیل دینے کے بعد سروس سٹرکچر میں مطلوبہ ترامیم کی منظوری سروس رولز کمیٹی سے منظور کروا کر نوٹیفکیشن کے لئے ریگولیشن ونگ ایس اینڈ جی اے ڈی اور محکمہ قانون حکومت پنجاب کو بھجوا دی گئی ہیں۔

(ب) لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے نفاذ کے بعد محکمہ زراعت توسیع میں آٹھ ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت ٹریننگ کی اسامیاں ختم ہو گئی ہیں۔ کوئی آفیسر surplus نہیں ہوا۔ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے نفاذ کے بعد ختم شدہ اسامیوں کے آفسران کو نئی منظور شدہ ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر' زراعت کی اسامیوں پر جب کہ باقی ماندہ تمام افسران کو پہلے سے موجود ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت(توسیع) کی خالی اسامیوں پر تعینات کیا گیا ہے۔ ان میں سے کسی کو

بھی surplus قرار نہیں دیا گیا اور یہ سب قانون کے مطابق ہوا ہے۔

(ج) S.M.S کی اسامیوں کا 1989 میں نام بدل کر E.A.D.A(Training) کر دیا گیا تھا اور لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے نفاذ کے بعد E.A.D.A(Training) کی تمام اسامیاں بطور D.D.O(Ext) پیدا / منظور کی گئی ہیں اور پہلے والی اسامیوں پر کام کرنے والوں کو نئی منظور شدہ اسامیوں پر تعینات کر دیا گیا ہے جو کہ قانون کے عین مطابق ہے۔

(د) A.P.O کی پانچ اور P.P.O کی تین اسامیاں پہلے موجود تھیں جو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے نفاذ کے بعد ان اسامیوں میں سے تین A.P.O اور تین P.P.O کی اسامیاں ختم کر دی گئی ہیں۔ ان اسامیوں پر کام کرنے والے افسران کو D.D.O(Ext) کی نئی منظور شدہ اسامیوں پر تعینات کر دیا گیا ہے۔ باقی دو A.P.O کی اسامیاں صوبائی سطح پر موجود ہیں۔ ان اسامیوں کے حامل افسران بدستور اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

توسیع ونگ محکمہ زراعت میں ملازمین کے مسائل

*680۔ جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ توسیع wing محکمہ زراعت کا service structure تشکیل نہ پایا ہے جس کی وجہ سے اس wing کے ملازمین کی پروموشن اور دیگر cases عرصہ دراز سے زیر التواء ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دیگر شعبہ جات میں توسیع wing کا service structure تشکیل پا چکا ہے۔

(ج) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت محکمہ زراعت کے توسیع wing کے ملازمین کا بھی service structure تشکیل دینے کو تیار ہے' اگر

نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ زراعت شعبہ توسیع کا service structure موجود نہ ہے۔ service structure میں مطلوبہ ترامیم سروس رولز کمیٹی سے منظور کروا کے محکمہ قانون اور Regulation Wing کو برائے نوٹیفکیشن بھیج دیئے گئے ہیں۔ نوٹیفکیشن کے بعد ملازمین کے تمام سروس معاملات بشمول ترقی ترجیحی بنیاد پر طے کئے جائیں گے۔

(ب) محکمہ زراعت کے دوسرے شعبہ جات میں توسیع wing موجود نہ ہے۔ لہذا اس کے serice structure کی تشکیل کا جواز نہ ہے۔

(ج) جیسا کہ جواب جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ شعبہ توسیع کا سروس رولز میں ترامیم کا معاملہ Regulation Wing اور محکمہ قانون کے پاس پہلے ہی بھیجا جا چکا ہے۔ ان رولز میں ترامیم کے بعد تمام ملازمین کی ترقی کے معاملات معمول کے مطابق حل کر دیئے جائیں گے۔

فروٹ اور سبزی منڈی شیخوپورہ کی شہر سے باہر منتقلی

*980: راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخوپورہ میں فروٹ اور سبزی منڈی شہر کے اندر گنجان آبادیوں میں واقع ہیں جس سے عوام کو عرصہ سے مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئی منڈی کے لئے رقبہ حاصل کرنے کے لئے 11-مارچ 1995 کو روزنامہ جنگ اور 24-فروری 2002 کو روزنامہ خبریں میں تشہیر کرائی گئی۔ اس عرصہ میں انتظامیہ اور آڑھتیوں کے مابین مختلف اوقات

میں میٹنگیں ہوتی رہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 21-اپریل 2002 کو چیئرمین مارکیٹ کمیٹی شیخوپورہ نے روزنامہ "جنگ" میں اشتہار برائے حصول رقبہ نئی منڈی زیر قاعدہ 67جنرل رولز1979 دیا۔ اس اشتہار کے نتیجے میں دو زمینداروں نے رقبہ دینے کی offer کی۔ موقعہ ملاحظہ کرنے کے بعد ایک offer منظور کر لی گئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 15 مئی 2002 کو ضلعی انتظامیہ شیخوپورہ نے اپنی بھرپور سفارشات کے ساتھ نئی منڈی کا کیس ڈائریکٹر ای اینڈ ایم زراعت پنجاب لاہور کو بھجوایا۔ ڈائریکٹر صاحب اور ایڈیشنل سیکرٹری صاحب خود شیخوپورہ گئے اور پرانی فروٹ منڈی اور مجوزہ نئی منڈی کا موقعہ ملاحظہ کیا اور آڑھتیوں سے ملاقاتیں کیں۔ 27-مئی 2002 نئی منڈی شیخوپورہ کی تعمیر کی سفارش کر کے کیس برائے نوٹیفکیشن مجاز اتھارٹی کو بھیج دیا۔

(ر) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلعی انتظامیہ شیخوپورہ کی سفارش کے مطابق نئی فروٹ و سبزی منڈی کی تعمیر کا نوٹیفکیشن جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو وجوہ بیان کی جائیں۔

وزیر زراعت،

(الف) شیخوپورہ میں اس وقت دو فروٹ اور سبزی منڈیاں کام کر رہی ہیں جس میں سے ایک غلہ منڈی میں واقع ہے جو کہ شہر کے وسط میں واقع ہے جب کہ دوسری منڈی لاہور روڈ پر واقع ہے جو کہ حکومت پنجاب نے 1981 میں مجوزہ قواعد نرم کر کے منظور کی تھی کیونکہ مارکیٹ کمیٹی کے پاس فنڈز نہیں تھے۔

(ب) درست ہے۔ مجوزہ قانون کے تحت مارکیٹ کمیٹی نئی سبزی منڈی بنا سکتی ہے۔ اسی قاعدہ کے تحت مارکیٹ کمیٹی نے اخبار میں اشتہار دیا تھا۔

(ج) درست ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ حکومت پنجاب نے ڈائریکٹر ای اینڈ ایم کی رپورٹ ملنے کے بعد پراجیکٹ ڈائریکٹر مارکیٹنگ اور ایڈیشنل سیکرٹری پلاننگ کو مامور کیا کہ موقع ملاحظہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ لاہور روڈ پر واقع پھل اور سبزی منڈی کے آڑھتی نئی جگہ پر منتقلی کے خلاف ہیں۔ اس لئے انہوں نے مقامی سول عدالت سے رجوع کیا۔ جس نے یہ فیصلہ دیا کہ ان آڑھتیوں کو وہاں منتقلی کے لئے مجبور نہ کیا جائے کیونکہ یہ منڈی حکومت پنجاب کی منظوری سے قائم ہوئی ہے۔ سول عدالت نے اپنے فیصلے میں حکومت پر دوسری منڈی کی منظوری کے لئے کوئی قدغن نہیں لگائی کیونکہ لاہور روڈ والی پھل اور سبزی منڈی میں مارکیٹ کے 62 لائسنس یافتہ آڑھتی کام کر رہے ہیں اور زیادہ تر کام اسی منڈی میں ہوتا ہے۔ نئی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ زراعت نے ضلعی رابطہ آفیسر سے اپنی سطح سے دی ہوئی سفارشات پر دوبارہ غور کے لئے لکھا۔ جونہی دوبارہ سفارشات محکمہ زراعت تک پہنچیں محکمہ زراعت نے نئی پھل اور سبزی منڈی کا نوٹیفکیشن 10 مارچ کو جاری کر دیا۔

(ر) جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

مارکیٹ کمیٹی شیخوپورہ کے معاملات

*981۔راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 1985 سے 1999 تک شیخوپورہ مارکیٹ کمیٹی میں کس کس کو کب اور کس کس کی سفارش پر چیئرمین اور ایڈمنسٹریٹر تعینات کیا گیا اور ان کا عرصہ تقرری کیا ہے؟

(ب) اس دوران ہر چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی شیخوپورہ کے دور میں کتنا

خرچ ہوا اور کتنی آمدنی ہوئی؟

(ج) مارکیٹ کمیٹی شیخوپورہ کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کیا ہے۔ اس عرصہ کے دوران کتنی تقرریاں غیر قانونی کی گئیں اور کس کس کی سفارش پر ہوئیں؟

(د) اس عرصہ کے دوران کون کون سے ترقیاتی منصوبے مارکیٹ کمیٹی کے فنڈز سے کتنی کتنی لاگت سے مکمل ہوئے اور کتنے منصوبے نامکمل رہے؟ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

وزیر زراعت،

(الف) مارکیٹ کمیٹی شیخوپورہ میں سال 1985 تا 1999 تعینات ایڈمنسٹریٹر و چیئرمین صاحبان مارکیٹ کمیٹی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 1985 سے 1999 تک شیخوپورہ مارکیٹ کمیٹی کی آمدن و اخراجات کی تفصیل بمطابق تعینات چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مارکیٹ کمیٹی شیخوپورہ کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد اور سال 1985 سے 1999 تک کی گئی تقرریوں کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس عرصہ کے دوران مارکیٹ کمیٹی شیخوپورہ میں کوئی بھی غیر قانونی تقرری نہ کی گئی تاہم 15 ملازمین کی تقرری بمطابق قانون ہوئی، جن کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

(د) سال 1985 سے 1999 تک شیخوپورہ مارکیٹ کمیٹی کے فنڈز سے شروع کئے گئے ترقیاتی منصوبوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سال	ترقیاتی منصوبہ	کل لاگت روپے	کیفیت
1-	1987-88	سٹاف کوارٹر 2 عدد غلہ منڈی شیخوپورہ	182137	کام مکمل ہو چکا ہے۔
2-	1988-89	دکانات 6 عدد غلہ منڈی شیخوپورہ	468908	کام مکمل ہو چکا ہے۔
3-	1990-91	دکانات 4 عدد گودام زرعی غلہ منڈی شیخوپورہ	564706	کام مکمل ہو چکا ہے۔

شیخوپورہ میں جعلی زرعی ادویات کی فروخت

*1034:جناب علی عباس، کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں جعلی زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

(ب) سال 1999 سے اب تک ضلع شیخوپورہ میں کتنے افراد کو جعلی زرعی ادویات فروخت کرنے پر گرفتار کیا گیا؟ ان کی تفصیل ایوان میں پیش کی جائے۔

وزیر زراعت:

(الف) محکمہ زراعت زرعی ادویات بنانے والی کمپنیوں اور ان کے زرعی ڈیلروں کی رجسٹریشن کرتا ہے تاکہ صرف معیاری ادویات ہی بازار میں فروخت ہو سکیں۔ کمپنیوں کی رجسٹریشن کرنے سے پہلے ان کی کارکردگی اور صلاحیت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ جعلی ادویات فروخت کرنے والوں کے خلاف حکومت زرعی ادویات کے آرڈیننس 1973 (ترمیم شدہ 1997) اور رولز 1973 کے تحت کارروائی کرتی ہے جس کے تحت تین سال قید اور جرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے۔ یہ جرم قابل دست اندازی ہے۔ حکومت نے جعلی ادویات کی روک تھام کے لئے ایک ٹاسک فورس قائم کی ہے جو صرف جعلی ادویات کی روک تھام کے مقصد پر اپنی توجہ مرکوز کئے ہوئے ہے۔ ضلع شیخوپورہ میں بھی جعلی ادویات کے خاتمہ کے لئے تمام اختیارات استعمال کئے گئے ہیں۔

(ب) ضلع شیخوپورہ میں 1999 سے تاحال ایک ہزار نو (1009) زرعی ادویات کے نمونہ جات متعلقہ زرعی انسپکٹرز کے ذریعے زرعی لیبارٹریز بھجوائے گئے جن میں سے انیس (19) نمونے غیر معیاری / ملاوٹ شدہ پائے گئے اور چودہ (14) ملزم فوری گرفتار ہوئے ضمیمہ (الف) جبکہ کھاد کے پانچ سو پینتیس (535) تجزیہ شدہ نمونوں میں سے چھبیس (26) نمونے غیر معیاری / ملاوٹ شدہ پائے گئے اور اٹھارہ (18)

ملزموں کو فوری گرفتار کیا گیا۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خوردنی تیل کے بیجوں کی پیداوار کی تفصیل

*1066۔میاں یاور زمان، کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گزشتہ دو سالوں میں خوردنی تیل کے بیجوں کی مجموعی پیداوار کیا رہی؟ ضلع وار تفصیل بیان کی جائے۔

(ب) ان اقدامات سے آگاہ کیا جائے جو صوبائی حکومت خوردنی تیل کے بیجوں کی زیادہ کاشت کی ترغیب کے لئے بروئے عمل لا رہی ہے؟

وزیر زراعت۔

(الف) (پیداوار ہزار ٹن)

نام فصل	2000-01	2001-02
رایا سرسوں	127.600	130.500
سورج مکھی	24.920	28.877
ٹوٹل	152.520	159.377

رایا سرسوں اور سورج مکھی کی ضلع وار پیداوار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبائی حکومت خوردنی تیل کے بیجوں کی زیادہ کاشت کی ترغیب کے لئے مندرجہ ذیل امور پر عمل کر رہی ہے۔

1۔ خوردنی تیل کی اجناس خصوصاً سورج مکھی اور کینولا کی پیداوار بڑھانے کے لئے صوبہ بھر میں مہم چلائی گئی ہے۔

2۔ ان فصلات کے اہداف صوبائی سطح سے یونین کونسل تک تقسیم کئے گئے ہیں۔

3۔ پنجاب کے لئے 3 لاکھ ایکڑ کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اس ہدف کو حاصل کرنے کے لئے محکمہ زراعت (توسیع) پنجاب نے کاشت کاروں کو تیل دار اجناس کی پیداواری ٹیکنالوجی پر مشتمل لٹریچر مفت تقسیم کیا۔

4۔ بیج کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے تمام سیڈ کمپنیوں سے اس امر کی یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ صوبہ میں بیج کی فراہمی کم نہیں پڑنے دی جائے گی۔

5۔ بعد از برداشت تیل دار اجناس کی بہتر مارکیٹنگ کے لئے (solvent industry) کو ترغیب دی گئی کہ وہ کسانوں سے مناسب قیمت پر پیداوار کی خرید کے لئے معاہدے کریں جن پر اکثر کمپنیوں نے اتفاق کیا۔

6۔ اس کے علاوہ سورج مکھی کی پیداوار بڑھانے کے لئے ایک خصوصی پراجیکٹ 6 اضلاع بشمول ملتان، لودھراں، ساہیوال، پاکپتن، خانیوال اور وہاڑی میں چلایا گیا جس میں رقبہ اور فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے زمینداروں کو ٹیکنالوجی فراہم کی جا رہی ہے۔

7۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے بھی تیل دار اجناس کی پیداواری ٹیکنالوجی سے زمینداروں کو روشناس کروایا جا رہا ہے۔

گنے کی فصل پر تیلے (pyrilla) کے حملے کی تفصیل

*1067۔ میاں یاور زمان، کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سال رواں میں صوبہ بھر میں گنے کی فصل پر تیلا کی بیماری کا شدید حملہ ہوا۔ جس سے گنے کی فی ایکڑ پیداوار کافی حد تک متاثر ہوئی۔ اگر یہ درست ہے تو ان علاقہ جات کی نشان دہی کی جائے جہاں اس بیماری کا زیادہ شدید حملہ ہوا تھا۔

(ب) ان حکومتی اقدامات کا جو اس ضمن میں کئے گئے یا آئندہ کے لئے زیر غور ہیں آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت:

(الف) جن علاقوں میں تیلا کی بیماری (گھوڑا مکھی) کا شدید حملہ ہوا ان میں ضلع بھکر، میانوالی، پاکپتن، سرگودھا، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ اور خوشاب شامل ہیں۔ اس ضرر رساں کیڑے کے حملے کے ساتھ ساتھ فائدہ مند کیڑے (parasite) قدرتی طور پر گھوڑا مکھی (pyrilla) کو تلف کرنے میں مدد گار رہا ہے۔

(ب) گنے کی فصل پر تیلے (pyrilla) یعنی گھوڑا مکھی کے حملہ کی وجہ سے کوئی نمایاں کمی نہیں ہوئی۔ کیونکہ حیاتیاتی طریقہ یعنی فائدہ مند کیڑا (epicarna sp parasite) اس کیڑے کو قدرتی طور پر تلف کرتا رہتا ہے اور یہ قدرتی طور پر فصل میں موجود رہتا ہے۔ تاہم جن علاقوں میں حملہ زیادہ تھا وہاں اس فائدہ مند کیڑے کے کوکز (cacoons) کو محکمہ نے پھیلایا تاکہ وہاں بھی کیڑا گھوڑا مکھی ختم ہو سکے۔ علاوہ ازیں سپرے سے بھی یہ کیڑا ختم کیا جا سکتا ہے لیکن فصل بڑی قد ہونے کی وجہ سے سپرے کی بجائے حیاتیاتی کنٹرول بہتر رہتا ہے۔ محکمہ زراعت آئندہ فصل پر بھی اس کیڑے کے تدارک کے لئے مناسب اقدامات اور زمینداروں کی راہنمائی کرے گا۔

ایوب ایگری کلچر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد
کے ایڈھاک ملازمین کا مسئلہ

*1151 : جناب فیض اللہ کمو کا: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ایوب ایگری کلچر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد میں ایڈہاک بنیادوں پر کتنے لوگ کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان تمام ملازمین کے نام اور مدت ملازمت کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک' اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت:

(الف) ایوب ایگری کلچر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد میں ایڈھاک بنیادوں پر 34 لوگ کام کر رہے ہیں جس کی تفصیل لف ہے۔ ضمیمہ (الف)

(ب) مطلوبہ معلومات منسلک ہیں۔ ضمیمہ (الف)

(ج) محکمہ نے 142 اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر بی۔ایس17 کی بھرتی کے لئے ریکوزیشن پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھجوائی تھی جس کا اشتہار اخبار میں آ چکا ہے۔ جونہی کمیشن کی طرف سے سفارشات موصول ہوں گی ایڈھاک ملازمین کو فارغ کر دیا جائے گا اور ان کی جگہ پر کمیشن کے منتخب کردہ افراد کو تعینات کر دیا جائے گا نیز محکمہ کے پاس ایڈھاک ملازمین کو مستقل کرنے کا کوئی اختیار نہ ہے۔ جہاں تک نان گزیٹڈ ملازمین کا تعلق ہے چونکہ بھرتی پر مسلسل پابندی چلی آ رہی ہے۔ جونہی پابندی اٹھائی جائے گی تو اس ضمن میں باقاعدہ بھرتی پالیسی کے تحت عمل کیا جائے گا۔

(د) جیسا کہ مندرجہ بالا (ج) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے۔

(الف)

ایوب ایگری کلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد

میں ایڈہاک بنیادوں پر کام کرنے والے ملازمین

نمبر شمار	نام ایڈہاک ملازم	عہدہ	سکیل نمبر	مدت ملازمت
1-	محمد انور	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر	17	23-10-90 تاحال
2-	محمد اسلم	-ایضاً-	17	20-10-90 تاحال
3-	محمد ایوب	-ایضاً-	17	8-11-90 تاحال
4-	بشیر حسین	-ایضاً-	17	23-11-90 تاحال
5-	محمد احسان	-ایضاً-	17	24-11-90 تاحال
6-	قربان علی	-ایضاً-	17	20-12-90 تاحال
7-	سید ساجد علی زیدی	-ایضاً-	17	15-11-90 تاحال
8-	خالد محمود باجوہ	-ایضاً-	17	22-12-90 تاحال
9-	احمد حسن خان	-ایضاً-	17	2-10-90 تاحال
10-	نوید کمال	-ایضاً-	17	20-11-90 تاحال
11-	شاہد حسین	-ایضاً-	17	24-11-90 تاحال
12-	فقیر محمد	-ایضاً-	17	14-11-90 تاحال
13-	رب نواز	ایگریکلچر آفیسر لیب ٹیکنیشن	17	6-10-90 تاحال
14-	ارشاد علی		15	1-10-90 تاحال
15-	محمد حنیف آصف	سٹینو گرافر	12	23-10-90 تاحال
16-	عبدالوحید	فورمین	11	30-6-90 تاحال
17-	طارق محمود	آفس اسسٹنٹ	11	4-2-90 تاحال
18-	طارق محمود	فیلڈ سرویئر	9	17-1-95 تاحال

19۔ منظور احمد	فیلڈ سرویئر	9	16-11-95 تاحال
20۔ شہباز احمد	فیلڈ اسسٹنٹ	6	23-11-95 تاحال
21۔ ولایت علی	فیلڈ اسسٹنٹ	6	20-11-95 تاحال
22۔ ریاست علی	فیلڈ اسسٹنٹ	6	4-12-95 تاحال
23۔ وحید الرحمان خان	فیلڈ اسسٹنٹ	6	31-12-95 تاحال
24۔ خالد اسماعیل	جونیئر کلرک	5	14-9-95 تاحال
25۔ ذوالفقار علی	جیپ ڈرائیور	4	1-11-95 تاحال
26۔ محمد صدیق	ڈرائیور	4	1-2-96 تاحال
27۔ طاہر جاوید	ڈرائیور	4	23-10-90 تاحال
28۔ غزالہ	نرس دائی	3	2-4-95 تاحال
29۔ عالم شیر	واٹر کیریئر	1	27-12-95 تاحال
30۔ نواب علی	بیلدار	1	2-7-96 تاحال
31۔ فضل حسین	نائب قاصد	1	11-6-96 تاحال
32۔ خالد ایوب	نائب قاصد	1	1-1-98 تاحال
33۔ ظفر مسیح	خاکروب	1	7-8.95 تاحال
34۔ ریاض مسیح	خاکروب	1	2-1-96 تاحال

ایوب ایگری کلچر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ملازمین کے لئے فورٹائر سسٹم کے تحت گریڈز کا اجراء

*152: جناب فیض اللہ کمو کا: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت ایوب ایگری کلچر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں فورٹائر سسٹم کے تحت ملازمین کے گریڈز کو بہتر بنانے پر کام ہو رہا ہے؛

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت۔

(الف) یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر جنرل زراعت ایوب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی طرف سے فور ٹائر سسٹم کے متعلق تجاویز موصول ہوئی تھیں جن کے ساتھ سائنسدانوں کی انفرادی کارکردگی جانچنے کا ایک نظام بھی تجویز کیا گیا تھا۔ اس کے جواب میں ڈائریکٹر جنرل ریسرچ سے کہا گیا تھا کہ وہ تحقیقاتی اداروں کی ادارہ کی سطح پر کارکردگی جانچنے کا ایک مربوط نظام بھی تجویز کریں جس میں (third party evaluation) کا عنصر بھی شامل ہو۔ تاحال جواب کا انتظار ہے۔ ریسرچ کے علاوہ محکمہ زراعت کے باقی شعبہ جات (جن میں زرعی سائنسدانوں کی ایک بڑی تعداد کام کرتی ہے) کی طرف سے فور ٹائر سسٹم کے بارے میں تجاویز نہیں آئیں۔

(ب) یہ ایک پالیسی معاملہ ہے جس میں اخراجات اور ملازمین کی شرائط کار کے پہلو شامل ہیں۔ تجاویز موصول ہونے پر ان کا جائزہ لیا جا سکے گا۔

محکمہ زراعت کے ذیلی شعبے اور انتظامی ڈھانچہ

*1187 **محترمہ انجم سلطانہ:** کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع کی سطح پر ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت کے تحت کتنے شعبے قائم کئے گئے ہیں؛ ضلع او کاڑہ میں آفیسرز کے نام، ایڈریس اور عرصہ تعیناتی بیان کی جائے۔

(ب) محکمہ زراعت عوام کی بھلائی کے لئے کیا اقدامات کر رہا ہے؛ اغراض و مقاصد بیان کئے جائیں۔ محکمہ زراعت کا ضلع اور صوبائی سطح تک انتظامی ڈھانچہ کیا ہے، آفیسرز کے نام اور ایڈریس بیان کئے جائیں۔

(ج) محکمہ زراعت کے کون کون سے شعبے ہیں؟ بیان کئے جائیں؛

وزیر زراعت:

(الف) ضلع کی سطح پر ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (زراعت) کے تحت مندرجہ ذیل شعبے قائم کئے گئے ہیں۔

1۔ محکمہ زراعت شعبہ توسیع
2۔ اصلاح آبپاشی
3۔ سائل فرٹیلیٹی (تجزیہ گاہ برائے مٹی و پانی)
4۔ محکمہ لائیو سٹاک
5۔ محکمہ ماہی پروری (فشریز)
6۔ محکمہ جنگلات

ضلع اوکاڑہ میں تعینات آفیسرز کے نام، پتا جات اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (زراعت) کے تحت قائم شعبہ جات کے اغراض و مقاصد اور عوام کی بھلائی کے لئے کئے گئے اقدامات کی تفصیل محکمہ وار ذیل میں درج ہے۔

محکمہ زراعت شعبہ توسیع

محکمہ زراعت توسیع کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے مندرجہ ذیل امور سرانجام دے رہا ہے۔

1۔ فصلات کی جدید زرعی پیداواری ٹیکنالوجی زمینداران تک پہنچانے کے لئے ہر گاؤں میں فارمر ٹریننگ پروگرام کا انعقاد کرتا ہے۔

2۔ گندم کے بیج کی صفائی اور گریڈنگ کے لئے سیڈ گریڈر کی سہولت مہیا کرتا ہے۔

3۔ مارکیٹ میں کھاد' بیج اور زرعی ادویات کی فراہمی اور کاشت کاروں تک بروقت فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔

4۔ زرعی ادویات' کھاد کی کوالٹی کو برقرار رکھنے کے لئے ڈیلرز کی چیکنگ اور زرعی ادویات' کھادوں کے نمونہ جات حاصل کر کے لیبارٹری میں تجزیہ کے لئے بھجوانا اور ناقص اور غیر معیاری ادویات اور کھاد بیچنے والے ڈیلروں کے خلاف کیس درج کروا کر عدالتوں سے سزا دلواتا ہے۔

5۔ فصلات کی دیکھ بھال' بیماریوں اور کیڑوں کے بروقت کنٹرول کے لئے کاشتکاروں کی مدد کرنا اور مشورہ جات دینا۔

6۔ کاشتکاروں تک جدید زرعی پیداواری ٹیکنالوجی پہنچانے کے لئے زمینداروں کے فارموں پر نمائشی پلاٹ لگانا جن میں محکمانہ سفارشات پر عمل کر کے دکھانا۔

7۔ جننگ فیکٹریز کی چیکنگ اور کاٹن کوالٹی کنٹرول کو یقینی بنانا۔

<u>محکمہ زراعت شعبہ اصلاح آبپاشی</u>: محکمہ زراعت شعبہ اصلاح آبپاشی لیزر لینڈ لیولنگ کے ذریعے کاشتکاروں کی زمینوں کو ہموار اور کاشتکاروں کی مدد اور شراکت سے کچے کھالوں کو پختہ اور کچے نکوں کو پختہ کرتا ہے۔

<u>محکمہ سائل فرٹیلیٹی</u>: محکمہ زراعت کا ذیلی شعبہ soil fertility کے ذمہ مندرجہ ذیل امور کی انجام دہی کرتا ہے۔

1۔ مٹی نمونہ جات حاصل کر کے کاشتکاروں کو ان کی زمین کی زرخیزی کے بارے میں معلومات بہم پہنچانا نیز مختلف کھادوں کی ضروریات کے بارے میں راہنمائی کرنا۔

2۔ ٹیوب ویل کے پانی کے نمونہ جات حاصل کرنا اور لیبارٹری تجزیہ کے مطابق زمین کے لئے پانی کی موزونیت کے بارے میں زمیندار حضرات کو آگاہ کرنا۔

3۔ کھارپنی اور سیم زدہ زمینوں کا تجزیہ کر کے انکو قابل کاشت بنانے کے لئے تجزیہ زمین کے مطابق مشورہ جات دینا۔

4۔ آبپاشی کے لئے زیر زمین پانی کا تجزیہ کر کے کوالٹی کے مطابق کاشت کاروں کو مشورہ دینا۔

5۔ عملہ توسیع کو مٹی اور پانی کے نمونہ جات حاصل کرنے کے بارے ٹریننگ دینا۔

ضلعی انتظامی ڈھانچے کی تفصیل جز (الف) میں بیان کر دی گئی ہے۔ جبکہ صوبائی سطح پر انتظامی تفصیل لف ہے۔

(ج) محکمہ زراعت کے مندرجہ ذیل شعبے ہیں۔

1۔ نظامت اعلیٰ زراعت توسیع پنجاب لاہور

2۔ نظامت اعلیٰ اصلاح آبپاشی پنجاب لاہور

3۔ نظامت اعلیٰ زرعی انجینیئرنگ پنجاب لاہور

4۔ نظامت اعلیٰ زرعی ریسرچ پنجاب فیصل آباد

5۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن لٹن روڈ لاہور

6۔ یونیورسٹی آف ایرڈ ایگریکلچر راولپنڈی

7۔ یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد

8۔ چیف پلاننگ اینڈ ایویلیو ایشن سیل پنجاب لاہور

9۔ کراپ رپورٹنگ سروس پنجاب لاہور

10۔ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹیسائیڈز ملتان

11۔ زرعی اطلاعات پنجاب لاہور

12۔ فلوری کلچر لاہور

13۔ معاشیات و تجارت پنجاب لاہور

14۔ ریجنل ایگریکلچرل اکنامک ریسرچ سنٹر وہاڑی

15۔ زرعی ریسرچ بورڈ پنجاب لاہور

ضلع قصور میں محکمہ زراعت کے دفاتر، عملہ اور سہولیات کی فراہمی کی تفصیلات

*1437:حاجی رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ زراعت کے ضلع قصور میں کتنے دفاتر کام کر رہے ہیں۔ کس جگہ پر قائم ہیں۔ یہاں پر تعینات عملہ کے نام، عہدہ، پتا جات اور عرصہ تعیناتی کیا ہے اور کتنی سیٹیں خالی پڑی ہیں؟

(ب) محکمہ زرعی ادویات میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف کیا اقدامات کر رہا ہے۔ ضلع بھر میں گزشتہ تین سالوں کے دوران کتنے دکانداروں کے چالان کئے گئے اور انہیں کیا کیا سزائیں ہوئیں؟

(ج) محکمہ ہذا ضلع بھر میں کون کون سی مشینری اور سہولیات کسانوں کو کن شرائط پر مہیا کر رہا ہے؟

(د) پنجاب میں کماد کی فصل پر ریسرچ کے لئے کہاں کہاں سنٹرز قائم ہیں۔ ان سینٹرز کی گزشتہ چار سال کی کیا کارکردگی ہے اور کون کون سی گنے کی اعلیٰ کوالٹی کی اقسام متعارف کرائی گئیں اور کیا حکومت اور ملیں، کسانوں کو بیج گنا فراہم کرتی ہیں، اگر ہاں تو کب اور کہاں کہاں سے تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر زراعت،

(الف) ضلع قصور میں محکمہ زراعت کے سات (7) ذیلی دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تمام مطلوبہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت حکومت پنجاب' زرعی ادویات کا کاروبار کرنے والوں اور ان کے متعلقہ زرعی ڈیلرز کو زرعی ادویات کے کاروبار کا لائسنس فراہم کرتا ہے۔ محکمہ کے انسپکٹرز (Inspectors) زرعی ادویات کے نمونہ جات لیبارٹریز بھجواتے ہیں اور ان فٹ (unfit) رپورٹ ملنے پر زرعی ادویات کے آرڈیننس 1971 (ترمیم شدہ 1997) اور رولز 1973 کے تحت قانونی کارروائی کرتے ہیں۔ حکومت نے ایک ٹاسک فورس (task force) قائم کی ہے جو اپنی پوری توجہ زرعی ادویات کا کاروبار کرنے والوں پر مرکوز کئے ہوئے ہے تاکہ صحیح اور معیاری ادویات فروخت ہو سکیں۔ گزشتہ تین سالوں میں ضلع قصور میں زرعی ادویات کے چار سو تینتیس (433) نمونہ جات کا تجزیہ کروایا گیا جن میں سے سات (7) نمونے غیر معیاری یا ملاوٹ شدہ پائے گئے۔ تین (3) مجرموں کو فوری گرفتار کیا گیا اور ایک (1) مجرم کو پانچ ہزار روپے (5000 روپے) جرمانہ ہوا جب کہ کھاد کے تین سو تیس (330) نمونوں کا تجزیہ ہوا اور تیرہ (13) نمونے غیر معیاری یا ملاوٹ شدہ پائے گئے۔ ان میں سے چھ (6) مجرموں کو فوری گرفتار کیا گیا جب کہ پانچ (5) مجرموں کو پانچ سو سے چار ہزار روپے (500 سے 4000 روپے) جرمانہ ہوا۔ مزید برآں کے خلاف کارروائی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ زراعت کے مندرجہ ذیل ذیلی دفاتر کسانوں کو جو مشینری اور سہولیات فراہم کر رہے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) محکمہ زراعت (توسیع) (Extension Wing)

یہ شعبہ ضلع بھر میں ہر مرکز کی سطح پر سیڈ گریڈرز (seed graders) مہیا کرتا ہے جو کاشتکاروں کی گندم کو گریڈ (grade) کر کے اچھا بیج مہیا کرتے ہیں جبکہ اس پر خرچہ صرف ایک روپیہ فی من لیا جاتا ہے۔ اب تک کل دو ہزار چار سو باون (2452) کاشتکاروں نے اٹھائیس ہزار پانچ سو آٹھ (28508) بوریاں گندم کا بیج گریڈ (grade) کروایا ہے اور اس طرح اکہتر ہزار دو سو ستر روپے (71270) سرکاری مد میں جمع ہوئے ہیں۔ سیڈ گریڈر میں یہ سہولت بھی موجود ہے کہ حسب ضرورت تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ اس سے چاول کا بیج بھی گریڈ کیا جا سکتا ہے۔

(ii) فیلڈ ونگ (Field Wing)

یہ شعبہ درج ذیل مشینری و سہولیات فراہم کرتا ہے۔

1۔ کسانوں کو بنجر و غیر آباد زمین کو ہموار کرنے کے لئے ارزاں کرائے پر بلڈوزرز (bulldozers) فراہم کرنا۔

2۔ زیر زمین آبی وسائل کی دستیابی کے لئے رعائتی نرخ پر بور (bore) کرنے کے لئے ڈرلنگ مشینری (drilling machines) فراہم کرنا۔

3۔ زیر زمین پانی کی دستیابی اور معیار جانچنے کے لئے زمین میں بور (bore) کئے بغیر resistivity meter کے ذریعہ سروے کرنا۔

اوپر بیان کی گئی سہولیات درج ذیل شرائط پر مہیا کی جاتی ہیں۔

1۔ تمام سہولیات حکومت کی طرف سے مقرر کردہ نرخ پیشگی ادائیگی پر مہیا کی جاتی ہیں۔

۵۔ تمام سہولیات عام طور پر پہلے آؤ پہلے پاؤ کی بنیاد پر مہیا کی جاتی ہیں۔

(III) شعبہ اصلاح آبپاشی (Water Management Wing)

اس شعبے کے پاس قصور میں چار (4) لیزر لیولنگ سیٹ (laser levelling set) اور تین (3) ٹریکٹر ہیں جو خواہش مند کاشتکاروں کو ہمواری زمین کے لئے کرایہ پر فراہم کئے جاتے ہیں۔ ہر ٹریکٹر مع لیزر کے لئے شرح کرایہ دو سو (200) روپیہ فی گھنٹہ ہے جو درکار عرصہ کے لئے پیشگی رقم جمع کروانے پر پہلے آئیے پہلے پائیے کے اصول پر فراہم کیا جاتا ہے۔

(د) پنجاب میں کماد کی فصل پر مندرجہ ذیل ریسرچ سنٹرز قائم ہیں۔

1۔ ادارہ تحقیقات برائے نیشکر، فیصل آباد

(Sugarcane Research Institute Faisalabad)

2۔ شوگر کین ریسرچ اسٹیشن، خان پور رحیم یار خان

(Sugarcane Research Station, Khan pur, R.Y.Khan)

3۔ شوگر کین بریڈنگ سب اسٹیشن ترینو مری۔

(Sugarcane Breeding Sub Station, Tret, Murree)

ان ریسرچ سنٹرز میں گزشتہ چار سالوں میں گنے کی مندرجہ ذیل اقسام منظور کروائی گئی ہیں جو پیداوار کے لحاظ سے بہت بہتر ہیں۔

(1) ایس پی ایف 213، (2) سی پی ایف 237، (3) سی او جے 84، (4) ایچ ایس ایف 240 (5) ایس پی ایف 234 (راجن پور، رحیم یار خان، بہاولپور)

حکومت اور شوگر ملز گنے کی نئی اقسام کا بیج کسانوں کی ضرورت کے مطابق فراہم کر رہے ہیں۔ منظور شدہ اقسام کا بیج شوگر ملز کے علاقہ جات میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ شوگر کین ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد اور خانپور اسٹیشن پر

بھی موجود ہے جو دفتری اوقات میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔

گوجرانوالہ محکمہ زراعت کے دفاتر کی تفصیل

*1675: **محترمہ شگفتہ انور:** کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کام کر رہے ہیں؛ تحصیل وار ان کی تفصیل مہیا کی جائے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ زرعی ادویات میں ملاوٹ کی شکایات عام ہیں اور محکمہ نے ان شکایات کے ازالہ کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ملاوٹ میں محکمہ کے لوگ شامل ہیں؛

(ج) کیا محکمہ نے ملاوٹ کی شکایت پر کوئی مقدمات درج کئے ہیں اور اگر ایسا ہے تو اس کی تفصیل بتائی جائے؛

(د) کیا حکومت زرعی ادویات میں ملاوٹ کے خاتمہ کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات کرنے کو تیار ہے اور اگر نہیں تو کیوں؛

وزیر زراعت:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ زراعت کے 31 دفاتر ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت حکومت پنجاب زرعی ادویات کے کاروبار پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت نے ایک ٹاسک فورس قائم کی ہے جو زرعی ادویات کے صحیح اور معیاری ہونے کی ضامن ہے۔ ٹاسک فورس اپنے متعلقہ زرعی انسپکٹرز کے ذریعے زرعی ادویات کے نمونہ جات لیبارٹریز بھجواتی ہے اور ناقص

دوائی ثابت ہونے کی صورت میں زرعی ادویات کے آرڈیننس 1971 (ترمیم شدہ 1997) اور رولز 1973 کے مطابق قانونی کارروائی عمل میں لائی ہے۔ محکمہ زراعت نے کسی بھی قسم کی شکایت کے لئے ایک سیل "ہیلپ لائن" قائم کیا ہے۔ شکایت ملنے پر محکمہ فوری طور پر عملی کارروائی کرتا ہے۔ یہ غلط ہے کہ محکمہ کے لوگ اس ملاوٹ میں شامل ہیں کیونکہ ایسی کوئی رپورٹ نہیں ملی ہے۔

(ج) محکمہ زراعت نے شکایات ملنے پر اپنے متعلقہ زرعی انسپکٹرز کے ذریعے اور ایڈیشنل سیکرٹری ٹاسک فورس نے بذات خود ضلع گوجرانوالہ خفیہ ریڈز (raids) کئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) معیاری اور صحیح زرعی ادویات کی فراہمی کے لئے محکمہ زراعت نے ہیلسازوں کے خلاف سخت اقدامات کئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

(I) زرعی ادویات کے نمونہ جات کو کوڈنگ کر کے لیبارٹریز بھجوایا جاتا ہے تاکہ صحیح رزلٹ وصول ہوں۔

(II) زرعی کمپنیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھتے ہوئے ان کی رجسٹریشن فیس میں اضافہ کر دیا گیا ہے تاکہ معیاری کوالٹی کی حامل فرمیں اس کاروبار میں شامل ہو سکیں۔ نتیجتاً پیسٹیسائیڈز کی کوالٹی میں بہتری ہوئی ہے۔

(III) زرعی ادویات کے گوداموں، فارمولیشن پلانٹس اور ڈیلرز کی دکانوں پر خفیہ ریڈز میں اضافہ کیا گیا ہے تاکہ دوائی کی کوالٹی بہتر ہو۔

(IV) محکمہ زراعت نے ایک سیل "ہیلپ لائن" قائم کیا جہاں لوگ اپنی شکایات آسانی سے پہنچا سکتے ہیں تاکہ فوری اور مناسب قانونی کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

سبزی منڈی جہلم سے پیدا ہونے والے مسائل اور منڈی کی منتقلی

*1680۔شیخ تنویر احمد۔ کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سبزی منڈی جہلم شہر کے وسط میں ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سبزی منڈی کے ارد گرد دو بوائز ہائی سکول اور ایک گرلز ہائی سکول ہیں؛

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سبزی منڈی مین روڈ پر واقع ہے جہاں پر گندگی کے ڈھیر لگے رہتے ہیں جس کی وجہ سے سکول کے بچوں، بچیوں اور ان کے والدین کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور صبح سے شام تک ٹریفک جام رہتی ہے؛

(د) کیا حکومت اس منڈی کو شہر سے باہر مین جی۔ٹی روڈ پر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛

وزیر زراعت۔

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ سبزی منڈی جہلم شہر کے وسط میں واقع ہے۔

(ب) جی ہاں۔ یہ بھی درست ہے کہ سبزی منڈی کے ارد گرد دو بوائز اور ایک گرلز ہائی سکول ہیں۔

(ج) یہ بھی درست ہے کہ سبزی منڈی پرانی جی۔ٹی روڈ پر واقع ہے لیکن جہاں تک گندگی کے ڈھیر لگے رہنے کی شکایت ہے اس سلسلے میں بیان کیا جاتا ہے

کہ منڈی مذکورہ میونسپل کمیٹی کی ملکیتی جگہ پر قائم ہے اور دکانداروں سے میونسپل کمیٹی کرایہ وصول کرتی ہے جبکہ صفائی / کوڑا کرکٹ اٹھانے کا کام بھی بلدیہ جہلم کے ذمہ ہے۔ اب مارکیٹ کمیٹی جہلم اور میونسپل کمیٹی کی انتظامیہ کے ساتھ تعاون کی شکل میں منڈی ہذا کا کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے کچھ ماہانہ مالی امداد فراہم کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔ جب کہ حسب سابق میونسپل کمیٹی ہی کوڑا کرکٹ اٹھاتی رہے گی۔ فیصلہ ہونے کے عرصہ کے دوران چند روز تک کوڑا نہ اٹھانے کا مسئلہ پیدا ہوا تھا جو کہ اب مستقل بنیادوں پر حل کر دیا گیا اور موجودہ صفائی کا کوئی مسئلہ نہ ہے۔ جہاں تک ٹریفک جام رہنے کا تعلق ہے سکولوں میں آنے جانے والے طلبہ و طالبات کی پریشانی دور کرنے کی خاطر سڑک پر دکانداروں کی طرف سے قائم کردہ تجاوزات ہٹا دی گئی ہیں اور ٹریفک کی روانگی میں آسانی پیدا کر دی گئی ہے۔

(د) ان تمام مسائل کو دور کرنے کے لئے مارکیٹ کمیٹی جہلم سبزی منڈی کی اندرون شہر سے منتقلی کے لئے کسی مناسب جگہ کے حصول کے لئے کوشاں ہے۔ مناسب جگہ ملتے ہی قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد منڈی کا شہر سے باہر منتقلی کا عمل ممکن ہو جائے گا۔

تحصیل خیر پور ٹامیوالی مارکیٹ کمیٹی کے قیام میں تاخیر اور ٹیکس کی وصولی و دیگر تفصیل

*1821۔میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) خیر پور ٹامیوالی کو تحصیل بنے 10 سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے لیکن ابھی تک مارکیٹ کمیٹی کا وجود سامنے نہیں آیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

(ب) خیر پور ٹامیوالی سے مارکیٹ کمیٹی کے لئے کتنے سالانہ ٹیکس وصول ہو رہے ہیں اور ان کو کہاں استعمال کیا جا رہا ہے جب کہ خیر پور میں مارکیٹ کمیٹی چیئرمین موجود نہیں ہے؟

(ج) اگر حکومت خیر پور ٹامیوالی میں مارکیٹ کمیٹی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو تاریخ کا تعین فرمایا جائے؟

وزیر زراعت:

(الف) یہ درست ہے کہ خیر پور ٹامیوالی کو تحصیل بنے ہوئے 10 سال سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے لیکن باقاعدہ مارکیٹ کمیٹی تشکیل نہیں ہوئی اور خیر پور ٹامیوالی میں علیحدہ مارکیٹ کمیٹی کے قیام کے لئے بمطابق قانون زیر دفعہ 3 نوٹیفکیشن جاری کر کے اعتراضات اور تجاویز مورخہ 8-8-2002 کو طلب کی گئی تھیں تاہم موصول ہونے والے اعتراضات و تجاویز کی روشنی میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آفیسر کی رپورٹ آنا باقی ہے جس کے بارے پیش رفت جاری ہے۔

(ب) تحصیل خیر پور ٹامیوالی مارکیٹ کمیٹی حاصل پور کا نوٹیفائیڈ ایریا ہے چونکہ خیر پور ٹامیوالی میں ابھی تک باقاعدہ مارکیٹ کمیٹی تشکیل نہیں پا سکی اس لئے قانون کے مطابق چیئرمین مارکیٹ کمیٹی حاصل پور ہی تحصیل خیر پور ٹامیوالی مارکیٹ کمیٹی کے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ مارکیٹ کمیٹی حاصل پور نے تحصیل خیر پور ٹامیوالی میں ایک ذیلی دفتر کھول رکھا ہے اور ضرورت کے مطابق وہاں عملہ تعینات ہے۔ مارکیٹ کمیٹی حاصل پور کے گزشتہ پانچ سالوں میں تحصیل خیر پور ٹامیوالی حلقہ سے سالانہ آمدن و اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	لائسنس فیس	مارکیٹ فیس	متفرق آمدنی	میزان
1997-98	54525	347518	43440	445483
1998-99	55460	343705	68271	467436
1999-00	78900	283246	68455	430601

2000-01	72825	242280	68096	383201
2001-02	73155	242164	12033	327352

حکومت پنجاب کی طرف سے عرصہ دراز سے فنڈز منجمد ہونے کی وجہ سے ترقیاتی ورکس کی مد میں کسی قسم کا کوئی کام نہ ہوا ہے۔ موجودہ بجٹ سال 2002-03 میں ممبران مارکیٹ حاصل پور کی رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے رقم مختص کی گئی ہے اور اس سلسلے میں منصوبہ جات برائے منظوری ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آفیسر کو بھجوائے جا چکے ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر کی حتمی رپورٹ موصول ہونے کے بعد ہی اس پر مزید عملدرآمد ہو سکے گا۔ اس لئے حتمی تاریخ کا تعین بعید از قیاس ہے۔

راجباہ شیخوپورہ گھوڑا کھال کی درستی

*873۔محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ہے کہ راجباہ شیخوپورہ گھوڑا کھال حکومت نے پختہ کروایا لیکن ناقص منصوبہ بندی کی وجہ سے جہاں سے راجباہ شروع ہوتا ہے' وہاں level نیچے ہے اور کھیتوں کے قریب اس کا level اتنا اونچا کر دیا گیا ہے کہ پانی کھیتوں تک نہیں پہنچتا۔ اگر فصلوں کو پانی نہیں ملے گا تو فصلیں سوکھ جائیں گی۔ کیا حکومت اس صورتحال میں زرعی ٹیکس معاف کر دے گی؟ کیا حکومت اس راجباہ کو جس پر لاکھوں روپے کا پہلے نقصان ہوا دوبارہ ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت:

کھال نمبر 148200/R (گھوڑا کھال) موضع گھنگ تحصیل و ضلع شیخوپورہ نو سال قبل 1993-94 اور 1994-95 میں شعبہ اصلاح آبپاشی کی زیر نگرانی پختہ تعمیر

ہوا ہے جسے محکمہ کے مروجہ قواعد و ضوابط کے مطابق نیسپاک کی تصدیق (verification) کے بعد کاشتکاروں کی نمائندہ تنظیم یعنی انجمن آبپاشاں کی تحویل میں دے دیا گیا تھا (نیسپاک انجینئر کی تصدیق کردہ نقول منسلک ہیں) اس سلسلے میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ پختہ کھال کی تعمیر سے پہلے کچے کھال کو مسمار کر کے ڈیزائن کے مطابق کچا کھال تیار کیا جاتا ہے جس پر منظور شدہ جگہوں پر پختہ جدید نکاجات کی تنصیب مکمل ہونے کے بعد کھال میں پانی چھوڑ کر اس کی کارکردگی چیک کی جاتی ہے' جسے معیار کے مطابق ہونے پر اس کی پختہ تعمیر کھال پر رجسٹرڈ کردہ کھال کمیٹی کی زیر نگرانی کاشتکاروں کے اپنے مستری اور مزدوروں کے ذریعے شروع کی جاتی ہے اور کھال مکمل کر کے متعلقہ کمیٹی کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ ازاں بعد اس کی دیکھ بھال' نگہداشت' بھل صفائی اور مرمت وغیرہ کی ذمہ داری اسی کھال کمیٹی کے ذمہ ہوتی ہے۔

یہ درست ہے کہ زیر تبصرہ کھال کی استعداد کار میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ فرق آ چکا ہے لیکن اس کی اہم وجہ مذکورہ کھال کمیٹی کے بیان کے مطابق یہ ہے کہ 1999-2000 میں راجباہوں کی بھل صفائی کے دوران موگہ جات کی منظور شدہ ڈسچارج کے مطابق تعمیر نو (remodelling) کی گئی' جس سے کھال کا ڈسچارج کم ہو گیا۔

ضلعی حکومت شیخوپورہ میں تعینات اصلاح آبپاشی کے عملہ نے کھال کا سروے کرنے کے بعد کاشت کاروں کی اس بات کی تصدیق کی ہے تاہم کھال سے آبپاشی معمول کے مطابق جاری ہے۔ قطع نظر اس بات کے کہ اس کا ڈسچارج کم ہو گیا ہے اور کھال کی ہیت اور بناوٹ بھی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تعمیر نو جیسی نہیں رہی۔ بہرحال کھال کمیٹی نے اصلاح طلب حصوں کی اصلاح و تجدید کے لئے فنڈز جمع کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے جیسے ہی

فنڈز اکٹھے ہو جاتے ہیں اصلاح آبپاشی کے ماہرین ڈیزائن کے مطابق فنی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں گے جس سے انشاء اللہ کار کردگی کافی بہتر ہو جائے گی۔

باغ جناح لاہور میں میلوں کے انعقاد پر پابندی اور منعقدہ پہلے سے آمدن و اخراجات کی تفصیل

*1920۔جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) باغ جناح لاہور میں مارچ 2003 میلہ جشن بہاراں کے لئے کتنے عرصہ، کتنی رقم کے عوض کن کن اداروں کو الاٹ کیا گیا؟ ان کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) میلہ کے دوران باغ کی خوب صورتی، پھولوں اور درختوں کو پہنچنے والے نقصان اور باغ کو اصل حالت میں لانے کے لئے کتنے اخراجات کئے گئے؟ مکمل تفصیل مہیا کی جائے۔

(ج) باغ میں میلے کے انعقاد کا کس اتھارٹی نے حکم دیا اور کس کس اتھارٹی نے اجازت دی؟ تفصیل بیان کی جائے۔

(د) کیا حکومت اس خوب صورت باغ میں میلے منعقد کرنے پر مکمل پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت،

(الف) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی (Parks & Horticulture Authority) گزشتہ چند سالوں سے اپنے زیر انتظام ریس کورس پارک میں جشن بہاراں کے سلسلے میں مختلف تفریحی میلے منعقد کرتا آ رہا ہے۔ ان تفریحی میلوں / سرگرمیوں کا دائرہ اختیار ریس کورس پارک لاہور سے مزید آگے بڑھانے کی غرض سے

ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن آف پنجاب (Tourism Development Corporation of Punjab) نے جشن بہاراں 2003 کی تقریبات منانے کے لئے باغ جناح لاہور میں سیاحت میلہ منعقد کرنے کی غرض سے محکمہ زراعت سے اجازت مانگی۔ محکمہ ہذا نے تمام محکمانہ کارروائی کرنے کے بعد چند تحفظات شرائط کے ساتھ باغ جناح لاہور میں مجاز اتھارٹی کی اجازت سے Tourism Development Corporation of Punjab کو 20-مارچ تا 20-اپریل 2003 میلے کے انعقاد کی اجازت دی تھی۔ تاہم بعد ازاں صوبائی کابینہ کے فیصلے کی روشنی میں سیاحت میلہ منسوخ کر دیا گیا۔ اندریں حالات سیاحت میلہ منعقد نہ ہو سکا۔ شرائط کے مطابق اگر میلہ کا انعقاد ہوتا تو TDCP سے مبلغ 100000/- روپے یومیہ وصول ہوتے۔ جملہ شرائط میں باغ کی خوبصورتی، پھولوں اور درختوں یا کسی اور نقصان کی ذمہ داری Tourism Development Corporation of Punjab پر عائد تھی۔

(ب) کیونکہ میلہ باقاعدہ شروع نہیں ہوا تھا۔ صرف میلہ کے انتظامات کئے گئے تھے اس لئے باغ کی خوبصورتی پھولوں اور درختوں کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اگر باغ میں کسی بھی قسم کا کوئی نقصان ہوتا تو طے شدہ شرائط کے تحت TDCP نقصان پورا کرنے کا پابند تھا۔

(ج) جیسا کہ جز بالا (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ Managing Director, TDCP کی درخواست پر محکمانہ تحفظات/شرائط رکھتے ہوئے وزیر زراعت نے سیاحت میلے کے انعقاد کی منظوری مفاد عامہ میں دی تھی۔

(د) جی ہاں۔ تاہم مفاد عامہ کے پیش نظر اس میں نرمی کی گنجائش شامل ہے۔

لاہور میں واقع سبزی فروٹ اور چارہ منڈیوں کی تفصیل

*1922-حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور میں سبزی منڈی، فروٹ منڈی اور چارہ منڈی کی کل تعداد کیا ہے؟

(ب) مذکرہ منڈیاں شہر میں کون کون سی جگہوں پر ہیں اور ان کا انتظام کون سے محکمہ کے کن کن افراد کے پاس ہے؟

(ج) مذکرہ منڈیوں سے ماہانہ کتنی آمدن حاصل ہوتی ہے اور کہاں کہاں خرچ ہوتی ہے؟ تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں۔

وزیر زراعت۔

(الف) لاہور شہر کو آبادی کے لحاظ سے تین مارکیٹ کمیٹیوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
i) مارکیٹ کمیٹی لاہور ii) مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت iii) مارکیٹ کمیٹی ملتان روڈ لاہور

مندرجہ بالا مارکیٹ کمیٹیوں کے نوٹیفائیڈ ایریا میں سبزی، فروٹ، چارہ و غلہ منڈیوں کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام مارکیٹ کمیٹی	منڈیوں کی تعداد
1۔	مارکیٹ کمیٹی لاہور	9
2۔	مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت	3
3۔	مارکیٹ کمیٹی ملتان روڈ لاہور	1

(ب) مارکیٹ کمیٹی لاہور کے نوٹیفائیڈ ایریا میں واقع منڈیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام منڈی	جگہ	انتظام
1۔	سبزی و پھل منڈی	راوی روڈ لاہور	ایل۔ڈی۔اے نے 1969 میں موجودہ جگہ پر نئی منڈی بنائی اور مارکیٹ کمیٹی لاہور کو سال 1978

			میں اس کا انتظامی کنٹرول ٹرانسفر ہوا جب کہ پراپرٹی سے متعلقہ تمام اختیارات اب بھی ایل۔ڈی۔اے کے پاس ہیں۔
2۔	سبزی منڈی	سنگھ پورہ لاہور	مارکیٹ کمیٹی لاہور
3۔	اکبری منڈی	نوباری گیٹ لاہور	یہ منڈی ایل۔ڈی۔اے نے بنائی تھی اور اس کا انتظام و انصرام بھی ایل۔ڈی۔اے کے پاس ہے۔
4۔	غلہ منڈی جلو موڑ	جلو موڑ لاہور	مارکیٹ کمیٹی لاہور
5۔	غلہ منڈی برکی	برکی لاہور	مارکیٹ کمیٹی لاہور
6۔	سبزہ چارہ منڈی شاہدرہ	شاہدرہ لاہور	یہ مارکیٹ پرائیویٹ افراد نے بنائی ہے اور اس کا انتظام و انصرام بھی وہ خود ہی کرتے ہیں۔ جبکہ مارکیٹ کمیٹی حسب قواعد و ضوابط لائسنس فیس و مارکیٹ فیس وصول کرتی ہے۔
7۔	سبزہ چارہ منڈی دائرہ گجراں	دائرہ گجراں لاہور	۔ایضاً۔
8۔	سبزہ چارہ منڈی سگ نہر	سگ نہر باغبان پورہ لاہور	۔ایضاً۔
9۔	سبزہ چارہ منڈی شادی پورہ	شادی پورہ لاہور	۔ایضاً۔

مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت کے نوٹیفائیڈ ایریا میں واقع منڈیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام منڈی	جگہ	انتظام
1-	سبزی منڈی	ریلوے پھاٹک	مارکیٹ کمیٹی
	مین فیروز پور روڈ	کوٹ لکھپت لاہور	کوٹ لکھپت لاہور
2-	پھل منڈی	ریلوے پھاٹک	مارکیٹ کمیٹی
	مین فیروز پور روڈ	کوٹ لکھپت لاہور	کوٹ لکھپت لاہور
3-	غلہ منڈی	کاہنہ نو	مارکیٹ کمیٹی
	مین فیروز پور روڈ	لاہور	کوٹ لکھپت لاہور

مارکیٹ کمیٹی ملتان روڈ لاہور کے نوٹیفائیڈ ایریا میں واقع منڈیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام منڈی	جگہ	انتظام
1-	سبزی و پھل منڈی	مہران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور	مارکیٹ کمیٹی ملتان روڈ لاہور

(ج) متذکرہ منڈیوں سے حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مارکیٹ کمیٹی لاہور کے نوٹیفائیڈ ایریا میں واقع منڈیوں سے حاصل ہونے والی ماہانہ آمدن۔

نمبر شمار	نام منڈی	ماہانہ آمدن روپے
1-	سبزی و پھل منڈی راوی لنک روڈ	598131
2-	سبزی منڈی سنگھ پورہ	45881
3-	اکبری منڈی لاہور	80834
4-	غلہ منڈی جلو موڑ	4974
5-	غلہ منڈی برکی	3450
6-	سبز چارہ منڈی شاہدرہ	13300
7-	سبز چارہ منڈی واڑہ گجرپورہ	10000
8-	سبز چارہ منڈی سگ نہر	6000
9-	سبز چارہ منڈی شالامار پورہ	5800

مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت کے نوٹیفائیڈ ایریا میں واقع منڈیوں کی آمدن کی

تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام منڈی	ماہانہ آمدن روپے
1۔	سبزی منڈی مین فیروز پور روڈ	45000
2۔	پھل منڈی مین فیروز پور روڈ	42000
3۔	غلہ منڈی مین فیروز پور روڈ	12000

مارکیٹ کمیٹی ملتان روڈ لاہور کے نوٹیفائیڈ ایریا میں واقع منڈی کی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام منڈی	ماہانہ آمدن روپے
1۔	سبزی و پھل منڈی اقبال ٹاؤن	5000

متذکرہ مارکیٹ کمیٹیاں اپنے فنڈز زیر دفعہ 21 پنجاب زرعی پیداوار منڈیاں آرڈیننس 1978 حسب ذیل مقاصد پر خرچ کرتی ہیں۔

1۔ منڈیوں کا قیام عمل میں لانا۔
2۔ منڈیوں میں سڑکات، پلیٹ فارم، سٹریٹ لائٹ، واٹر سپلائی اور پلیوں کی تعمیر کرنا
3۔ روزانہ نرخ نامہ جاری کرنا۔
4۔ محکمہ فوڈ کے خریداری مراکز و دفاتر پر فرنیچر و برف، مینٹ اور دیگر بنیادی سہولیات بہم پہنچانا۔
5۔ منڈیوں میں صفائی اور پارکنگ کی سہولت مہیا کرنا۔
6۔ اتوار بازار ہائے میں ریٹ کارڈز جاری کرنا۔
7۔ گرمیوں میں عوام کی سہولت کے لئے منڈیوں میں ٹھنڈا پانی فراہم کرنا۔
8۔ عملہ مارکیٹ کمیٹی کو تنخواہ ادا کرنا۔

9- دیہی علاقوں میں میلوں کا انعقاد کرنا۔

10- زمینداروں اور کاشتکاروں کے لئے نمائش لگانا وغیرہ وغیرہ۔

جناب سپیکر، اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں--- (قطع کلامیاں) چونکہ کوئی move نہیں کرنا چاہ رہا اس لئے تحاریک استحقاق کا وقت بھی ختم ہوتا ہے۔ اب میں وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ وہ بل لے کر آئیں۔ جی وزیر قانون!

مسودات قانون

(جو پیش کئے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) زرعی انکم ٹیکس پنجاب، مصدرہ 2003

MINISTER FOR LAW: Sir, I introduce the Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill 2003.

MR SPEAKER: The Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill 2003 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Under rule 94, read with rule 187, it is referred to the Special Committee No II, consisting of following Members, with the direction to submit its report up to 28 May 2003.

1- Gp Capt (Retd) Mushtaq Ahmed Kiani, MPA/PP-5

2- Ch Nazar Hussain Gondal, MPA/PP-27

3- Mahr Rab Nawaz Lak, MPA/ PP-29

4- Mian Ghulam Haider Bari, MPA/PP-54

5- Mr. Ijaz Ahmad Sehole, MPA/PP-162

6- Ch. Ansir Iqbal Baryar, MPA/PP-129

7- Rai Ejaz Ahmad, MPA/PP-171

8- Mrs. Lubna Tariq, MPA/W-311

9- Rana Aftab Ahmad Khan, MPA/PP-63

10- Rana Sanaullah Khan, MPA/PP-70

11- Ch. Asghar Ali Gujjar, MPA/PP-264

12- Mr Faiz Ullah Kamoka, MPA/PP-68

GR Capt (Retd) Mushtaq Ahmed Kiani , MPA shall be Chairman of the Committee. Minister for Law!

مسودہ قانون ادارہ جات طب و صحت مصدرہ 2003

MINISTER FOR LAW: Sir, I introduce the Punjab Medical and Health Institutions Bill 2003

MR SPEAKER: The Punjab Medical and Health Institutions Bill 2003 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Under rule 94, read with rule 187, it is referred to the Special Committee No. II, already constituted for consideration of the Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill 2003 with the direction to submit its report upto 28 May 2003 Minister for Law!

آرڈیننس

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

آرڈیننس ادارہ جنوبی ایشیا، لاہور، مجریہ 2003

MINISTER FOR LAW: Sir. I lay the Institute of South Asia, Lahore, Ordinance 2003

MR SPEAKER: The Institute of South Asia, Lahore, Ordinance 2003 has been laid on the table of the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Special Committee No II, already constituted for consideration of the Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill 2003 with the direction to submit its report within 10 days. Minister for Law!

مسودہ قانون

(جو پیش کیا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) (تنخواہیں، مراعات و استحقاقات اراکین) صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 2003

MINISTER FOR LAW: Sir. I introduce the Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill 2003

MR SPEAKER: The Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill 2003, has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Under rule 94, read with rule 187, it is referred to the Special Committee No II, already constituted for consideration of the Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill 2003 with the direction to submit its report within 10 days.

جناب سپیکر، اب اجلاس کی کارروائی کل صبح 9.00 بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 27 ۔منی 2003

1۔ **سوالات** (محکمہ ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

2۔ **غیرسرکاری ارکان کی کارروائی**

مسودات قانون (جو پیش کئے جائیں گے)

(1) مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب، مصدرہ 2003
(مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2003)

(2) مسودہ قانون، اشیائے خوردونوش رکھنے کے لئے ربڑ اور پلاسٹک کے ڈرموں کے استعمال پر پابندی، مصدرہ 2003 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2003)

(3) مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب، مصدرہ 2003
(مسودہ قانون نمبر 10 بابت 2003)

(4) مسودہ قانون (ترمیم) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور، مصدرہ 2003
(مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2003)

3۔ مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں

(i)۔ زیر التواء قرارداد

اردو کو دفتری زبان قرار دیا جائے۔

(ii) قراردادیں جو پیش کی جائیں گی۔

(الف) عوام کو شناختی کارڈ کی جلد فراہمی۔

(ب) دیہاتوں میں تعمیر مکان کے لئے ایک لاکھ تک بلاسود قرضہ کی فراہمی۔

(ج) دریائے چناب پر موضع سرکی کے مقام پر کشتیوں کے پل کی تعمیر۔

(د) ضلع وہاڑی کی تینوں تحصیلوں وہاڑی، میلسی اور بورےوالہ کو سوئی گیس کی فراہمی۔

(ہ) عورتوں اور بچوں پر تیزاب سے کئے جانے والے جرائم کی روک تھام کے لئے قانون سازی۔

4۔ قاعدہ 244۔الف کے تحت قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب میں ترمیم کی تحریک۔

5۔ تحاریک زیر قاعدہ 243 قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997

(i) صوبہ میں روز بروز عریانی، فحاشی، بے حیائی، فحش میوزک، سٹیج ڈرامے، غیر اخلاقی لٹریچر اور دیگر عوامل منفی رجحانات کے تدارک کے لئے انہیں اسمبلی میں زیر بحث لانا۔

(ii) صوبائی دارالحکومت میں گوشت کی قیمتوں میں ہوش ربا اضافے کو زیر بحث لانا۔

(iii) لاہور میں صحت و صفائی کی ابتر صورتحال اور ماحولیاتی آلودگی کو زیر بحث لانا۔

(iv) بیروزگاری کے مسائل اور محکموں میں بھرتی کی سرکاری پالیسی کو زیر بحث لانا۔

(v) بچوں کے اغواء کے واقعات اور ان کے موثر تدارک کے لئے سرکاری پالیسی کو زیر بحث لانا۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس)

منگل' 27 - مئی 2003

(یوم الثلاثاء' 25- ربیع الاوّل' 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 10 بج کر 7 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا
وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ
اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟
اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

سورۃ البقرہ آیت، 286

خدا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اچھے کام کرے گا تو اُس کو اُن کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چُوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اُتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب کر ۝ وماعلینا الاالبلاغ ۝

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں۔

چودھری اصغر علی گجر، بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ شکریہ۔ جناب سپیکر! آج صبح جب ہم اسمبلی کے احاطے میں پہنچے تو اسمبلی کی کیفیت کو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ پولیس نے پوری اسمبلی کو چاروں طرف سے گھیرے میں لیا ہوا تھا، پوری اسمبلی کو پولیس نے اپنے نرغے میں لیا ہوا تھا۔ تمام ممبران کی گاڑیاں روک کر ان کی تلاشی لی جا رہی تھی اور اسمبلی کو ایسے گھیرے ہوئے تھے جیسے کسی مجرم کے مکان کو پولیس نے چھاپے کے لئے گھیرا ہوا ہو۔

معزز ممبران حزب اختلاف، شیم شیم

جناب سپیکر، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! میں گزارش کر رہا تھا۔۔۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! براہ مہربانی آپ مختصر کریں۔۔۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! ماضی میں جب بھی کسی حکومت نے پولیس کا سہارا لے کر اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی تو تاریخ گواہ ہے کہ ان کا مستقبل تاریک ہو گیا۔ آج بھی میں آپ کو یہ کہتا ہوں کہ آپ کو عوام کے دل جیتنے چاہئیں، پولیس کا سہارا لے کر یہ کام نہیں کرنا چاہیے۔ آج اس ایوان کے اندر پیپلز پارٹی کے قائد پارلیمانی لیڈر اور مسلم لیگ کے پارلیمانی لیڈر کو گرفتار کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ کئی اراکین کو گرفتار کیا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور شیم شیم، گولی لاٹھی کی سرکار نہیں چلے گی، نہیں چلے گی، کے نعرے لگاتے رہے)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے کے مطابق محکمہ ٹرانسپورٹ کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ سوال نمبر 85 بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے --- وہ تشریف نہیں رکھتیں ' سوال dispose of ہوا۔ سوال نمبر 156 محترمہ شہلا راٹھور صاحبہ کا ہے ---- وہ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ سوال dispose of ہوا۔ حاجی محمد اعجاز --- تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ محترمہ شہلا راٹھور --- تشریف نہیں رکھتیں' سوال dispose of ہوا۔ جناب قاسم ضیاء--- تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی قاسم ضیاء صاحب کا ہے' وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے --- وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ شیخ امجد عزیز ---وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ سید احسان اللہ وقاص --- وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال شیخ امجد عزیز کا ہے --- وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال آغا علی حیدر صاحب کا ہے---- وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی آغا علی حیدر صاحب کا ہے' وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے --- وہ تشریف نہیں رکھتیں' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ انجم سلطانہ صاحبہ کا ہے --- وہ تشریف نہیں رکھتیں' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے --- وہ تشریف نہیں رکھتیں' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال جناب آفتاب احمد خان صاحب کا ہے --- وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال مہر خالد محمود سرگانہ صاحب کا ہے --- وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی مہر خالد محمود سرگانہ صاحب کا ہے --- وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال حاجی رانا سرفراز احمد صاحب کا ہے --- وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال جناب سمیع اللہ خان صاحب کا ہے---وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی جناب سمیع اللہ خان

صاحب کا ہے' وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ چودھری جاوید احمد--- سیٹ پر نہ ہیں' سوال dispose of ہوا۔ محترمہ طاہرہ منیر--- سیٹ پر نہ ہیں' سوال dispose of ہوا۔ محترمہ قدسیہ لودھی--- سیٹ پر نہ ہیں' سوال dispose of ہوا۔ محترمہ خالدہ منصور--- سیٹ پر نہ ہیں' سوال dispose of ہوا۔ چودھری ممتاز علی--- سیٹ پر نہ ہیں' سوال dispose of ہوا۔ سوالات ختم ہوتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

روٹ پرمٹس کا اجراء

*85 بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جنوری 1999 تا 10۔اکتوبر 2002 محکمہ ٹرانسپورٹ نے کتنے روٹ پرمٹ جاری کئے؟ روٹ پرمٹ جاری کرنے والی کمیٹی کے ممبران کے نام اور روٹ پرمٹ جاری کرنے کا میرٹ بیان فرمائیں۔

(ب) محکمہ ہذا کو روٹ پرمٹ جاری کرنے پر جنوری 1999 تا 10۔اکتوبر 2002 جو آمدن ہوئی اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) جنوری1999 تا10۔ اکتوبر2002 محکمہ ٹرانسپورٹ نے(2,60,798) دو لاکھ ساٹھ ہزار سات سو اٹھانوے روٹ پرمٹس جاری /تجدید کئے۔ زیر قاعدہ 62 موٹر وہیکلز رولز مجریہ 1969 چیئرمین ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی تفویض شدہ اختیارات کے مطابق روٹ پرمٹ جاری کرنے کے مجاز ہیں اور روٹ پرمٹس قانون کے مطابق حکومت کی آزادانہ پالیسی کے تحت جاری کئے جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ 1970 سے تاحال جاری ہے۔

(ب) محکمہ ٹرانسپورٹ کو روٹ پرمٹس جاری کرنے پر جنوری 1999 تا 10-1 اکتوبر 2002 مبلغ =/34,87,95,490 روپے (چونتیس کروڑ ستاسی لاکھ پچانوے ہزار چار سو نوے روپے) آمدن ہوئی۔

ضلع لاہور اور سیالکوٹ میں ٹریفک پولیس کا سٹاف

*156 محترمہ شہلا راٹھور، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع لاہور اور ضلع سیالکوٹ میں ٹریفک کے نظام سے منسلک کون کون سے آفیسرز کس کس جگہ پر کب سے تعینات ہیں اور ان کی رینکنگ پوزیشن کیا ہے؟

(ب) کیا حکومت لاہور شہر کی طرح ماڈل ٹریفک نظام دیگر شہروں خصوصاً سیالکوٹ، گوجرانوالہ، فیصل آباد وغیرہ میں بھی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک ان شہروں میں یہ سسٹم رائج ہو جائے گا؟

(ج) کیا حکومت ایماندار آفیسرز کو بہترین کارکردگی کی بناء پر خصوصی مراعات دینے کا ارادہ رکھتی ہے نیز ایسے ایماندار اور محنتی سٹاف کو حکومت کیا اضافی مراعات دے رہی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) ضلع لاہور اور ضلع سیالکوٹ میں ٹریفک کے نظام سے منسلک افسران کی بمعہ رینکنگ پوزیشن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹریفک پولیس کو Police Order 2002 کے تحت ایک فنکشنل گروپ قرار دیا ہے اور اس کے لئے ٹریفک پولیس ملازمین کا مخصوص تربیت یافتہ ہونا ضروری

ہے۔ جس کے تمام افسران ٹریفک کے لئے مخصوص کورس یعنی Traffic Management Course لازمی قرار دیا ہے جس کے تحت مرحلہ وار اس کی تکمیل کروائی جا رہی ہے۔ کسی بھی قوم کے نظم و ضبط کا اندازہ اس کے ٹریفک نظام کو دیکھ کر بخوبی لگایا جاتا ہے' ٹریفک پولیس لاہور نے اس نظم و ضبط کو قائم کرنے کے لئے متعلقہ اداروں سے تعاون حاصل کر کے بہترین road infrastructure اور lane marking کی موجودگی میں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے بہترین ٹریفک نظام کی بنیاد ڈالی اور جس کو قائم رکھنے کے لئے وہ ہمہ وقت کوشاں ہے۔

اسی طرح دوسرے شہر مثلاً گوجرانوالہ' سیالکوٹ' فیصل آباد اور ملتان وغیرہ میں بھی ٹریفک کے نظام کو موثر بنانے کے لئے دیگر اداروں کا تعاون حاصل کیا جا رہا ہے۔ جس طرح سیالکوٹ' فیصل آباد اور ملتان شہر میں سڑکوں کی تعمیر کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور lane marking کا کام جاری ہے اگر دوسرے محکمہ جات مثلاً واٹر و سے ڈیپارٹمنٹ' سٹی گورنمنٹ اور ذیلی اداروں کی معاونت حاصل رہی تو ان کی مربوط کوششوں سے اس نظام کو بہت جلد قائم اور نافذ کر دیا جائے گا۔

(ج) صدر پاکستان جناب پرویز مشرف نے 29۔جنوری 2001 کو لاہور میں پولیس لائن قلعہ گوجر سنگھ میں یہ اعلان فرمایا کہ ٹریفک قوانین کے نفاذ کے سلسلہ میں عائد شدہ جرمانوں کے محاصل سے ایک تہائی ٹریفک پولیس کے فرض شناس اور ایمان دار ملازمین کی عہدہ وار مالی اعانت پر خرچ کیا جائے اور ایک تہائی ٹریفک پولیس کے سازوسامان' وائرلیس' گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کے لئے مختص کیا جائے اور ایک تہائی قومی خزانے میں جمع ہو گا۔ حکومت پنجاب ان ہدایات کی روشنی میں طریق کار وضع کرنے کے لئے عنقریب ہدایات جاری کرے گی۔

لاہور ریلوے اسٹیشن سے بسی موڑ اور جلو موڑ تک روٹ کا اجراء

*170 حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ریلوے اسٹیشن تا بسی موڑ عوام کے لئے پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولت نہ ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسٹیشن تا جلو موڑ روٹ پر چلنے والی ویگن نمبر 12 کا روٹ منسوخ کر دیا گیا ہے؛

(ج) اگر جز "الف" اور "ب" کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب ریلوے اسٹیشن تا بسی موڑ روٹ چلانے اور جلو موڑ روٹ پر ویگن نمبر 12 کا روٹ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؛ اگر نہیں تو وجوہ کیا ہیں؛

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) یہ غلط ہے۔ ریلوے سٹیشن تا بسی موڑ ٹرانسپورٹ کی سہولت میسر ہے۔ نیو خان میٹرو بس کی بسیں روٹ نمبر 4 جنرل بس سٹینڈ / ریلوے سٹیشن سے واہگہ تک براستہ داروغہ والا جی۔ٹی روڈ چل رہی ہیں۔ داروغہ والا سٹاپ سے بسی موڑ کا فاصلہ صرف ڈیڑھ کلومیٹر ہے۔ یہاں سے بسی موڑ جانے کے لئے روٹ نمبر 21 اور 65 کی بسیں / ویگنیں وافر تعداد میں چل رہی ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ ویگن کا سابقہ روٹ نمبر 12 منسوخ ہو چکا ہے۔

(ج) ریلوے اسٹیشن تا بسی موڑ نیا روٹ منظور کرنے یا سابقہ ویگن روٹ نمبر 12 کو بحال کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہے۔ کیونکہ اس روٹ پر فرنچائزڈ معاہدہ کے تحت نیو خان میٹرو کی بسیں چلا دی گئی ہیں۔ دفعہ 69-A موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 کے تحت فرنچائزڈ بسوں کے روٹ پر یا ان کے کسی حصہ پر دیگر پبلک ٹرانسپورٹ کو چلنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی ہے۔

تحصیل ڈسکہ اور پسرور میں ٹرانسپورٹ کے اڈے

*204 محترمہ شہلا راٹھور: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تحصیل ڈسکہ اور تحصیل پسرور میں واقع ٹرانسپورٹ کے کون کون سے اڈے کس کس جگہ پر حکومتی منظوری سے اور کون کون سے غیر قانونی ٹرانسپورٹ کے اڈے چل رہے ہیں اور ان کے خلاف کیا کارروائی ہو رہی ہے؟

(ب) کیا تحصیل ڈسکہ اور پسرور میں واقع تمام ویگن اڈے میرٹ پر پورا اترتے ہیں۔ کیا ان میں مسافروں کے لئے بنیادی سہولتیں اور سکیورٹی کا انتظام ہے۔ کتنے اڈے کتنی مرتبہ سالانہ چیک کئے جاتے ہیں۔ 1999 سے 2002 تک کتنے ایسے غیر قانونی یا معیار پر پورے نہ اترنے والے اڈے بند کئے گئے ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) تحصیل ڈسکہ کے منظور شدہ اڈے:۔

1۔ سفیان ٹریول سروس موڑ: سیالکوٹ روڈ ڈسکہ	لائسنس نمبر 65/pvt/91
2۔ شہزاد ٹریول سروس چونگی نمبر 1 گوجرانوالہ روڈ ڈسکہ	لائسنس نمبر 37/pvt/88
3۔ گجر ٹریول سروس ڈسکہ	لائسنس نمبر 104/pvt/94
4۔ غلام عباس ٹریول سروس دھرم کوٹ ڈسکہ	لائسنس نمبر 92/pvt/94
5۔ بابو ٹریول سروس دھرم کوٹ تحصیل ڈسکہ	لائسنس نمبر 93/pvt/94
6۔ جنرل بس سٹینڈ میونسپل کمیٹی ڈسکہ	لائسنس نمبر 13/86
7۔ ویگن سٹینڈ میونسپل کمیٹی ڈسکہ	لائسنس نمبر 16/89/Wagon
8۔ جنرل بس سٹینڈ ٹاؤن کمیٹی ڈسکہ	لائسنس نمبر 22/93
9۔ جنرل بس سٹینڈ ٹاؤن کمیٹی سمبڑیال	لائسنس نمبر 12/86

تحصیل پسرور کے منظور شدہ اڈے

1۔ کیپٹن نسیم حیات ویگن سٹینڈ پسرور	لائسنس نمبر 2/pvt/83
2۔ راجپوت ٹریول سروس کچہری روڈ پسرور	لائسنس نمبر 10/pvt/85
3۔ نانک ٹریول سروس بائیانہ	لائسنس نمبر 53/pvt/90
4۔ شاہین ٹریول سروس چونڈہ	لائسنس نمبر 29/87
5۔ جنرل بس سٹینڈ میونسپل کمیٹی چونڈہ	لائسنس نمبر 2/84

کسی نامنظور شدہ اڈے کی شکایت 15-08-2001 سے دفتر ہذا کو تاحال

موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) کسی غیر قانونی اڈہ کی شکایت نہ ملی اور نہ ہی کوئی اڈہ غیر قانونی ہونے کی وجہ سے بند کیا گیا ہے۔ منظور شدہ اڈہ کی انسپکشن اجراء اڈہ کے وقت کی جاتی ہے اور پھر تجدید اڈہ کے وقت انسپکشن ہوتی ہے اور سہولیات نہ ہونے والے اڈہ کے لائسنس کی تجدید نہ کی جاتی ہے۔ کسی غیر قانونی اڈہ کی شکایت نہ ملی اور نہ ہی کوئی اڈا بند کیا گیا ہے۔

نوٹیفکیشن کے مطابق کرایہ کا تعین

*229 جناب قاسم ضیاء، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ٹرانسپورٹ کی طرف سے جاری شدہ نوٹیفکیشن کی روشنی میں لاہور میں چلنے والی ویگنوں اور بسوں کے کرائے نامے جاری کئے گئے ہیں۔ اگر ہاں تو کیا ویگنوں کے روٹ نمبر 9،10،11،14،32، 33،43،47 اور بسوں کے روٹ نمبر 1،2،3،4،12،13 اور 56 کے کرائے نامے کی ایک ایک نقل ایوان کی میز پر رکھی جائے گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض ویگنوں اور بسوں کا کرایہ نامہ مجوزہ نوٹیفکیشن کے مطابق نہ ہے اور کم فاصلہ کو زیادہ کر کے دکھایا گیا ہے اور بعض کمپنیاں اپنی مرضی کا کرایہ وصول کر رہی ہیں؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لاہور میں چلنے والی تمام ویگنوں اور بسوں کے کرائے نامے مجوزہ نوٹیفکیشن کی روشنی میں نئے سرے سے تیار کرنے کے لئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ ٹرانسپورٹ کی طرف سے جاری شدہ نوٹیفکیشن کی روشنی میں لاہور میں چلنے والی ویگنوں اور بسوں کے کرائے نامے جاری کئے گئے ہیں۔ ویگنوں اور بسوں کے مذکورہ روٹس کے کرایہ نامہ جات کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

نوٹ: سٹی ویگن روٹ نمبر 32 منسوخ کر دیا گیا ہے اور اس روٹ پر فرنچائزڈ بس روٹ نمبر 14,13,12 چلا دی گئی ہیں اس لئے سابقہ ویگن روٹ نمبر 32 کے کرایہ نامہ کی کاپی لف ہذا نہ ہے۔ سٹی بس روٹ نمبر 56 کرایہ نامہ زیر غور ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ویگنوں اور بسوں کے کرائے نامے مجوزہ نوٹیفکیشن اور فاصلہ کی تصدیق کے بعد ہی جاری کئے گئے ہیں اور یہ غلط ہے کہ بعض کمپنیاں اپنی مرضی کے کرائے وصول کر رہی ہیں۔

(ج) جیسا جز(ب) میں بیان کیا گیا ہے۔ لاہور میں چلنے والی تمام ویگنوں اور بسوں کے کرائے نامے نوٹیفکیشن متعلقہ کی روشنی میں تیار کئے گئے ہیں۔ اس لئے نئے سرے سے کرائے نامے جاری کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

نوٹیفکیشن کے مطابق کرایہ کی وصولی

*230 جناب قاسم ضیاء: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں مختلف قسم کی ٹرانسپورٹ کا کرایہ مقرر کرنے کے لئے حکومت نے آخری نوٹیفکیشن کب جاری کیا تھا اور اس کے مندرجات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نوٹیفکیشن کی روشنی میں صوبہ پنجاب میں چلنے والی تمام بسوں اور ویگنوں وغیرہ کے کرائے نامے جاری کئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ ہذا کی طرف سے جاری شدہ کرائے ناموں پر عمل ہو رہا ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) صوبہ پنجاب میں مختلف قسم کی ٹرانسپورٹ کے موجودہ کرایہ نوٹیفکیشن کا اجراء 11 ستمبر 2002 کو ہوا تھا۔ مندرجات درج ذیل ہیں،

بین الاضلاعی روٹ (بسیں' منی بسیں' ویگنیں)

نمبر شمار	روڈ کیٹگری	کرایہ فی کلومیٹر فی مسافر
1۔	پختہ ہموار سڑکیں	33 پیسے
2۔	کچی ہموار سڑکیں	34 پیسے
3۔	پہاڑی سڑکیں(بمطابق نوٹیفکیشن C&W Deptt)	35 پیسے
4۔	اے۔سی گاڑیاں (fare deregulated)	

نمبر شمار	شہری / اربن روٹس فاصلے (بسیں' منی بسیں' ویگنیں)	کرایہ فی مسافر
1۔	00 تا 4 کلومیٹر	4 روپے
2۔	4.1 تا 8 کلومیٹر	5 روپے
3۔	8.1 تا 12 کلومیٹر	6 روپے
4۔	12.1 تا 16 کلومیٹر	7 روپے
5۔	16.1 تا 20 کلومیٹر	8 روپے
6۔	20.1 تا 24 کلومیٹر	9 روپے
7۔	24.1 تا 28 کلومیٹر	10 روپے
8۔	28.1 تا 32 کلومیٹر	11 روپے
9۔	32 کلومیٹر سے زائد	12 روپے

نمبر شمار	سوزوکی وین	کرایہ فی مسافر
1۔	00 تا 4 کلومیٹر	4 روپے
2۔	4.1 تا 8 کلومیٹر	5 روپے
3۔	8.1 تا 12 کلومیٹر	6 روپے
4۔	12.1 تا 16 کلومیٹر	7 روپے
5۔	16.1 تا 20 کلومیٹر	8 روپے
6۔	20 کلومیٹر سے زائد	9 روپے

(ب) نوٹیفکیشن کے اجراء کے ساتھ ہی صوبہ پنجاب کی ڈسٹرکٹ، ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیوں کے سیکرٹریز کو ہدایت دی گئی تھی کہ ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی طرف سے منظور شدہ کرایہ نامہ کی نقول مسافر گاڑیوں میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔ ضلعی سیکرٹری، ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیوں نے منظور شدہ کرایہ نامے جاری کئے ہیں۔ مزید یہ بھی ہدایت کی گئی کہ کرائے نامے آویزاں نہ کرنے والی مسافر گاڑیوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس (ٹریفک) پنجاب لاہور اور سیکرٹریز، ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیز کو مزید ہدایت دی گئی تھی کہ مقررہ شرح سے زائد کرایہ وصول کرنے والی ٹرانسپورٹ گاڑیوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے اور اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ایسی شکایات کا فوری ازالہ کیا جائے۔ لہذا ٹریفک پولیس پنجاب اور سیکرٹریز ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی طرف سے ستمبر 2002 سے دسمبر 2002 کے دوران کئے گئے گاڑیوں کے چالانوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

چالانوں کی تعداد	جرمانے کی رقم
ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیز 7344	Rs.17,70,580/-
ٹریفک پولیس 614825	Rs.1,23,91,234/-

(ج) محکمہ کی طرف سے جاری کردہ ہدایت پر عمل ہو رہا ہے اور خلاف ورزی کرنے والی ٹرانسپورٹ گاڑیوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا عمل بھی جاری ہے۔ اسے۔ سی مسافر بسوں / کوچوں کے کرایہ کو کابینہ کے فیصلہ کے مطابق مورخہ

نومبر 2000 کی رو سے مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ پر منحصر کر دیا گیا ہے۔

روٹ کے لئے ٹرانسپورٹ کا اجراء

*298 حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حویلی لکھا تا لاہور براستہ بونگہ حیات دیپالپور دن رات بس سروس چلتی تھی' اس روٹ کو بند کر دیا گیا۔ اس روٹ کو بند کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سابق وزیر اعلیٰ منظور وٹو کے دور میں دیپالپور تا حویلی لکھا براستہ وساوے والا روڈ تعمیر کیا گیا تو مذکورہ روٹ پر چلنے والی بس کو براستہ وساوے والا تا دیپالپور چلایا گیا جس کی وجہ سے بونگہ حیات کے گردونواح کے رہائشی ٹرانسپورٹ کی سہولت سے محروم ہو گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حویلی لکھا تا براستہ بونگہ حیات پاکپتن شریف کا روٹ لوکل کر دیا گیا ہے جو کہ شام چھ بجے تک چلتا ہے' شام کے بعد ایمرجنسی کی صورت میں مریضوں کو مقامی ہسپتالوں تک لے جانا مشکل ہے۔ بروقت علاج معالجہ نہ ملنے پر سینکڑوں افراد زندگی کی بازی ہار چکے ہیں۔

(د) اگر جز (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک حویلی لکھا براستہ بونگہ حیات دیپالپور روٹ پر بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر ہاں تو کب تک' نہیں تو وجوہ کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) درست نہ ہے کوئی روٹ بند نہ کیا گیا ہے۔ حویلی لکھا تا لاہور براستہ بونگہ حیات کافی بس اور ویگن سروس چل رہی ہے۔ مزید برآں فورٹ عباس اور بہاولنگر براستہ ہیڈ سلیمانکی حویلی لکھا دیپال پور لاہور کی بسیں بھی آتی ہیں۔

(ب) یہ سڑک کی حد تک درست ہے تاہم تمام بسیں بونگہ حیات سے ہو کر دیپالپور تا لاہور آتی ہیں اس طرح وافر بس سروس اور ویگن سروس دستیاب ہے۔

(ج) حویلی لکھا پاکپتن شریف کا روٹ دفتر ہذا سے جاری شدہ نہ ہے۔ متعلقہ ڈی۔ آر۔ ٹی۔ اے پاکپتن شریف ہے تاہم بس سروس کے علاوہ ویگن سروس حویلی لکھا تا پاکپتن شریف براستہ بونگہ حیات بآسانی دستیاب ہے۔

(د) حویلی لکھا تا دیپالپور براستہ بونگہ حیات وافر تعداد میں بس سروس اور ویگن سروس موجود ہے۔ بونگہ حیات دیپال پور روٹ پر بسیں اور ویگنیں آ جا رہی ہیں۔

لاہور میں فرنچائزڈ ٹرانسپورٹ کی تفصیل

*533 شیخ امجد عزیز: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عوام کو ٹرانسپورٹ کی جدید سہولتیں فراہم کرنے کے لئے حکومت نے لاہور شہر کے لئے فرنچائزڈ سسٹم متعارف کروایا ہے؟

(ب) اس سسٹم کے تحت لاہور شہر میں کن کن فرموں / اداروں کو کس کس روٹ پر بسیں چلانے کی اجازت دی گئی ہے' ان روٹ کے نمبر اور ہر روٹ پر چلنے والی بسوں کی تعداد کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے اس سسٹم کے تحت صرف زیرو میٹر بسیں روٹ پر چلانے کی اجازت دی تھی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت لاہور کے کافی روٹوں پر پرانی بسوں کو رنگ و روغن کر کے چلایا جا رہا ہے؟

(ہ) ان بسوں کی چیکنگ کرنے کی ذمہ داری کس کی ہے اور اس محکمہ نے کتنی بسیں اس بناء پر کن کن فرموں کی بند کی ہیں اور ان کے مالکان کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(و) لاہور کے روٹس پر چلنے والی بسوں کے کرایہ نامہ کی تفصیل فراہم کی جائے۔

ج) لاہور شہر میں واقع حکومت کے ادارے کن کن شرائط پر کن کن فرموں / اداروں کو بسیں کھڑی کرنے کے لئے الاٹ کئے گئے ہیں؟

زیر ٹرانسپورٹ،

الف) یہ درست ہے۔

ب) اس سسٹم کے تحت لاہور شہر میں چھ فرموں کو بسیں چلانے کی اجازت دی گئی ہے جن میں سے تین ٹرانسپورٹ کمپنیاں،

1- نیو خان میٹرو بس سروس
2- ڈائیو و پاکستان سٹی بس سروس
3- پریمیئر بس سروس

لاہور شہر میں بسیں چلا رہی ہیں جن کے روٹ نمبر گاڑیاں الف ہذا ہیں جبکہ بقیہ تین ٹرانسپورٹ کمپنیوں نے ابھی اپنی سروس شروع نہ کی ہے۔

ج) یہ درست ہے کہ اس سسٹم کے تحت صرف زیرو میٹر بسیں چلانے کی اجازت ہے۔

د) یہ درست نہ ہے کہ اس سسٹم کے تحت پرانی بسوں کو رنگ و روغن کر کے چلایا جا رہا ہے۔

ہ) ان بسوں کی چیکنگ کرنے کی ذمہ داری ٹریفک پولیس اور محکمہ ٹرانسپورٹ کے متعلقہ افسران کی ہے تاحال ان فرموں کے خلاف کوئی شکایت نوٹس میں نہ آئی ہے اس لئے کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔

و) لاہور کے روٹوں پر چلنے والی بسوں کے کرایہ نامہ جات کی فوٹو کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ذ) لاہور شہر میں اس سسٹم کے تحت پانچ کمپنیوں کو جگہ الاٹ کی گئی ہے جن کی شرائط کی بابت معاملہ بورڈ آف ریونیو، محکمہ ٹرانسپورٹ اور متعلقہ ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے درمیان زیر غور ہے۔

لاہور میں رکشہ اور ٹیکسی کے لئے کرایہ کے میٹر کا مسئلہ

*573 سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں چلنے والی تمام ٹیکسیوں اور بیشتر رکشوں میں کرایہ کے میٹر ختم ہو چکے ہیں۔ اگر کسی رکشا، ٹیکسی میں میٹر موجود ہے تو اس کی ریڈنگ منظور شدہ کرایہ سے کہیں زیادہ ہوتی ہے؛

(ب) حکومت نے عوام کی اس پریشانی کو دور کرنے کے لئے گزشتہ سالوں میں کیا اقدامات کئے ہیں اور آئندہ کیا اقدامات زیر غور ہیں؛

(ج) یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ کیا لاہور شہر میں چلنے والے چنگ چی موٹر سائیکل رکشا بطور پبلک ٹرانسپورٹ منظور شدہ سواری ہے؛ اس میں کتنی سواریاں بٹھانے کی اجازت دی گئی ہے، اس میں سفر کو محفوظ بنانے کے لئے کیا قوانین اور ضوابط وضع کئے گئے ہیں؛

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) یہ درست نہ ہے کہ لاہور شہر میں چلنے والی تمام ٹیکسیوں اور بیشتر رکشوں میں کرایہ کے میٹر ختم ہو چکے ہیں یا یہ کہ رکشا، ٹیکسی میں موجود میٹر کی ریڈنگ منظور شدہ کرایہ سے زیادہ ہوتی ہے۔

(ب) محکمہ ٹرانسپورٹ حکومت پنجاب نے عوام کی سہولت کے پیش نظر گزشتہ سال سے رکشوں اور ٹیکسیوں میں کرایہ میٹر نصب کرنے کے احکامات پر عمل درآمدگی کے لئے سختی سے ہدایات جاری کر رکھی ہیں اور ان پر عمل ہو رہا ہے۔

(ج) چنگ چی موٹر سائیکل رکشا بطور پبلک ٹرانسپورٹ منظور شدہ سواری ہے اس میں ڈرائیور سمیت چھ سواریاں بٹھانے کی اجازت ہے۔ اس میں سفر کو محفوظ بنانے کے لئے موٹر وہیکلز رولز کے تحت رکشا بنانے کے قواعد و ضوابط وضع کر دیئے گئے ہیں جن پر عمل درآمد نہ ہونے کی صورت میں فٹنس سرٹیفکیٹ جاری نہیں ہوتا ہے۔

لاہور میں پبلک ٹرانسپورٹ کی تفصیلات اور مسائل

*659 سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور میں اس وقت کتنی ویگنیں چل رہی ہیں؟ ان کے لئے کم از کم ماڈل کی حد کیا ہے؟ کتنی ٹرانسپورٹ کمپنیاں ہیں اور ان کے زیر استعمال بسوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسی تجویز ہے جس کے ذریعہ تمام ویگنیں بند کر کے صرف بسیں چلائی جائیں؟ کیا لاہور شہر میں دوبارہ ڈبل ڈیکر بسیں چلانے کی کوئی تجویز زیر غور ہے؟ اگر ہے تو کب تک یہ بسیں چلیں گی اور اگر نہیں تو اس کے نہ چلانے کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) عموماً ویگن ڈرائیور اپنا روٹ پورا کرنے کی بجائے درمیان میں ہی گاڑی روک کر تمام سواریاں اتار دیتے ہیں اور آگے کا نیا کرایہ وصول کرتے ہیں۔ اس طرح ہر سواری کو دوبارہ کرایہ دینا پڑتا ہے۔ اس کے سدباب کے لئے کیا کیا گیا ہے اور اس لوٹ مار کو آئندہ کیسے بند کیا جائے گا؟

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) لاہور شہر میں اس وقت 3500 ویگنیں چل رہی ہیں۔ ان کے لئے ماڈل کی پابندی کی کوئی حد مقرر نہ ہے۔ فرنچائزڈ سسٹم کے تحت لاہور شہر میں 6 منظور شدہ کمپنیاں ہیں اور اس وقت تین کمپنیاں نیو خان میٹرو بس سروس، ڈائیو

پاکستان سٹی بس سروس اور پریمیئر بس سروس لاہور شہر میں بسیں چلا رہی ہیں جن کی بسوں کی تعداد 312 ہے۔

(ب) تمام ویگنوں کو بند کر کے بسیں چلانے کی تجویز حکومت پنجاب کے محکمہ ٹرانسپورٹ کے زیر غور نہ ہے البتہ جس روٹ پر کسی فرنچائزڈ ٹرانسپورٹ کمپنی کو بسیں چلانے کی اجازت دی جاتی ہے تو اس روٹ پر چلنے والی ویگنوں کا روٹ منسوخ ہو جاتا ہے۔ لاہور شہر میں ڈبل ڈیکر بسیں چلانے کی تجویز زیر غور نہ ہے تاہم اگر کوئی فرم ایسی بسیں چلانے پر رضامند ہو تو ان کی درخواست پر حکومت فوری غور کرے گی۔

(ج) ویگن ڈرائیوروں کی طرف سے روٹ مکمل نہ کرنے کی شکایت پر سخت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور خلاف ورزی کے مرتکب گاڑیوں کے روٹ پرمٹ معطل / منسوخ کر دیئے جاتے ہیں اس کا سدباب ٹریفک پولیس کو زیادہ متحرک کرنے سے ممکن ہے؟

لاہور تا مانگا روٹ پر چلنے والی ویگنوں کی تفصیل اور مسائل

*667 شیخ امجد عزیز: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) مانگا تا لاہور روٹ پر ویگنوں کے لئے کتنے روٹ پرمٹ جاری کئے گئے ہیں۔ ان کے نمبر، مالکان کے نام اور مانگا تا لاہور کرایہ نامہ کی کاپی فراہم کریں۔

(ب) کیا گورنمنٹ کی طرف سے notify کیا گیا کرایہ نامہ ہی ان ویگنوں میں چسپاں ہے اور کیا اس کے مطابق ہی کرایہ وصول کیا جا رہا ہے اور اگر نوٹیفکیشن سے زیادہ وصول کیا جا رہا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) 1997 سے آج تک اس روٹ پر چلنے والی گاڑیوں کا محکمہ کے کن کن آفیسرز نے اچانک معائنہ کیا اور زائد کرایہ کی وصولی پر کتنی گاڑیوں کو بند یا چالان کیا گیا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس روٹ پر چلنے والی اکثر گاڑیاں روٹ مکمل نہیں کرتیں جس سے عوام کو مشکلات کا سامنا ہے۔ کیا ان گاڑیوں کی چیکنگ کے لئے سپیشل سکواڈ بنانے کا اور گاڑیوں کو روٹ مکمل کروانے کے لئے حکومت تیار ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) مانگا تا لاہور روٹ پر 33 ویگنوں کو روٹ پرمٹ جاری کئے گئے ہیں۔ ان گاڑیوں کے رجسٹریشن نمبر مالکان کے نام کی فہرست اور کرایہ نامہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ کی طرف سے notify کئے گئے شرح کرایہ کی روشنی میں تیار کردہ کرایہ نامہ ہی ان ویگنوں میں چسپاں ہے اور اس کے مطابق ہی کرایہ وصول کیا جا رہا ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق مقرر شدہ کرایہ سے زائد کرایہ وصول کرنے کی شکایت پر بمطابق موٹر وہیکلز رولز کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) اس روٹ پر ٹریفک پولیس کے علاوہ محکمہ ٹرانسپورٹ کے افسران نے متعدد بار معائنے کئے اور خلاف ورزی کے مرتکب گاڑیوں کے مالکان کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 235 گاڑیوں کے چالان کئے اور 75 گاڑیاں بند کی گئیں۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ اس روٹ پر چلنے والی اکثر گاڑیاں روٹ مکمل نہیں کرتیں۔ ان گاڑیوں کی چیکنگ کے لئے پہلے ہی سے ٹریفک پولیس موجود ہے جبکہ محکمہ ٹرانسپورٹ کا چیکنگ پر مامور عملہ بھی اس قسم کی خلاف ورزی کے تدارک کے لئے کارروائی کرتا ہے۔ بہ دو کی موجودگی میں سپیشل سکواڈ کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور تا جڑانوالہ روٹ پر ٹرانسپورٹ کے مسائل

*800۔ آغا علی حیدر ، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور تا جڑانوالہ روٹ پر اکثر بسیں اور ویگنیں روٹ مکمل کئے بغیر واپس آجاتی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کنڈیکٹر حضرات اپنی مرضی سے کرایہ نامہ کے بغیر کرایہ وصول کرتے ہیں اور سواریوں کے ساتھ بدتمیزی کے ساتھ پیش آتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روٹ پر بسیں اور ویگنیں شام چھ سات بجے کے بعد بند ہو جاتی ہیں جس سے سواریوں کو دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ روٹ مکمل کرنے اور late night ٹرانسپورٹ چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) ایسی کوئی شکایت یا خلاف ورزی بابت روٹ مکمل نہ کرنا دفتر ہذا کے علم میں نہ ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے لاہور تا جڑانوالہ کا کرایہ نامہ بمطابق نوٹیفکیشن جاری کیا ہے اور اسی کے مطابق کرایہ وصول کیا جاتا ہے۔ کنڈیکٹر حضرات کی اوور چارجنگ یا بدتمیزی کے بارے تاحال کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ ایسی شکایت علم میں آنے پر قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) یہ ٹھیک نہ ہے۔

(د) دفتر ہذا کے نوٹس میں روٹ مکمل نہ کرنے یا شام چھ سات بجے کے بعد ٹرانسپورٹ نہ چلنے کے بارے کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ تاہم چیکنگ فیلڈ سٹاف کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ اس روٹ پر خصوصی چیک رکھیں اور اس

امر کو یقینی بنائیں کہ ٹرانسپورٹر گورنمنٹ کے مقرر کردہ کرایہ نامہ کے مطابق کرایہ وصول کریں مسافروں سے اخلاق سے پیش آئیں اور ٹرانسپورٹ پبلک کی ضرورت کے مطابق تمام چھ سات بجے کے بعد بھی جاری رکھیں۔

بڑا گھر تا جڑانوالہ شیخوپورہ ٹرانسپورٹ کا دوبارہ اجراء

*801 آغا علی حیدر ، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں بڑا گھر تا جڑانوالہ براستہ چک نمبر 5/61 دلچیاں، چکو موڑ روڈ موجود ہے لیکن ابھی تک ٹرانسپورٹ نہیں چلائی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روٹ پر کافی عرصہ پہلے ٹرانسپورٹ چلائی گئی تھی لیکن بعد میں بند ہو گئی؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ روٹ پر ٹرانسپورٹ چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) یہ درست ہے کہ بڑا گھر تا جڑانوالہ براستہ چک 5/61 دلچیاں، چکو موڑ سڑک پختہ ہے لیکن اس روٹ پر بسیں اور ویگنیں چلانے کے لئے محکمہ ٹرانسپورٹ کی طرف سے درجہ بندی نہ ہوئی ہے۔ متعلقہ قصبات کی طرف سے مجاز روٹ چلانے کے لئے مطالبہ ہونے پر مجاز اتھارٹی کو روٹ کی منظوری کی استدعا کی جائے گی۔

(ب) درست نہ ہے۔ 5/61 دلچیاں تا جڑانوالہ براستہ چکو موڑ روڈ بسوں اور ویگنوں کے لئے روٹ پرمٹ منظور شدہ ہے تاہم کسی بس یا ویگن کے مالک نے اس روٹ کے لئے درخواست برائے حصول روٹ پرمٹ نہ گزاری ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ بڑا گھر تا جڑانوالہ براستہ چک 5/61 دلچیاں، چکو موڑ سڑک پختہ ہے لیکن اس روٹ پر بسیں اور ویگنیں چلانے کے لئے محکمہ ٹرانسپورٹ کی

طرف سے درجہ بندی نہ ہوئی ہے۔ متعلقہ قصبات کی طرف سے مجاز روٹ چلانے کے لئے مطالبہ ہونے پر مجاز اتھارٹی کو روٹ کی منظوری کی استدعا کی جائے گی۔

لاہور/شیخوپورہ کے لئے ڈائیوو کمپنی کی بس سروس کا اجراء

*844 محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور سے شیخوپورہ کے لئے ڈائیوو کمپنی نے بس چلائی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلعی ناظم شیخوپورہ نے ڈائیوو کمپنی کی بس کا داخلہ ضلع شیخوپورہ میں بند کر دیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ تا لاہور عوام کو آنے جانے میں ازحد سفری مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟

(د) اگر جزبائے بالا کا جواب درست ہے تو کیا حکومت ڈائیوو کمپنی کو دوبارہ عوام کی سہولت کے لئے ڈائیوو بس سروس چلانے میں مدد کر سکتی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) دفتر ہذا کے علم میں یہ بات نہ ہے۔

(ج) لاہور شیخوپورہ روٹ پر کثیر تعداد میں بسیں اور ویگنیں چل رہی ہیں۔ مزید بسوں اور ویگنوں کے روٹ پرمٹ جاری کرنے میں کوئی پابندی نہ ہے۔

(د) ڈائیوو سٹی بس کمپنی ایک معاہدہ کے تحت اپنی بسیں لاہور کے شہری روٹ پر چلانے کی پابند ہے۔ البتہ اگر کمپنی نئی بسیں ملا کر انٹرسٹی روٹ مذکورہ پر اپنی بسیں چلانا چاہے تو محکمہ ہذا بمطابق قانون درخواست پر غور کرے گا۔

حجرہ شاہ مقیم، دیپالپور میں ٹریفک کے مسائل

*1180: محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصور، ملتان روڈ براستہ حجرہ شاہ مقیم پر اکثر تیز رفتاری اور مقابلہ بازی کی وجہ سے حادثات رونما ہوتے ہیں اور حادثہ میں کئی کئی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ کئی غریب چھابڑی والے، سائیکل سوار، ریڑھی اور تانگہ چلانے والے کوچوان کچلے جاتے ہیں اور روزگار کمانے والے مر جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قصور ملتان روڈ one way نہیں ہے اور حادثات کی بھی بنیادی وجہ محکمہ ٹرانسپورٹ کا آپس میں عدم تعاون ہے؟

(ج) تحصیل دیپالپور میں مختلف مقامات پر غیر قانونی ویگن سٹینڈ بنے ہوئے ہیں جو بھتا وصول کرتے ہیں۔ کرایہ بھی بہت زیادہ وصول کیا جا رہا ہے۔ حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات کر رہی ہے۔ کیا حکومت مندرجہ بالا مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) مذکورہ جگہ پر روڈ کے آس پاس آبادی کافی بڑھ چکی ہے۔ زرعی علاقہ ہے اور سڑک one way نہ ہے۔ زرعی اجناس کو شہر لے جانے کی غرض سے ٹریکٹر، ٹرالیوں کا بہت زیادہ رش رہتا ہے اور ٹریفک سٹاف ضلع اوکاڑہ کے پاس نفری کم ہے۔ تاہم سیکرٹری DRTA اور MVE اوکاڑہ ٹریفک چیکنگ باقاعدہ کرتے ہیں جس کی وجہ سے ٹریفک حادثات اور مقابلہ تیز رفتاری میں کمی واقع ہوئی ہے اور ٹریفک پولیس کی رپورٹ کے مطابق ٹریفک سٹاف سٹی دیپالپور میں ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔ ضلع پولیس نے D.I.G ٹریفک کو نفری کے لئے بھی لکھا ہے مزید یہ کہ تیز رفتاری اور over loading پر بھاری جرمانے کئے جاتے ہیں۔ مزید ٹریفک پولیس کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ حجرہ شاہ مقیم سٹی ایریا اور قصور ملتان روڈ براستہ حجرہ شاہ مقیم پر ٹریفک سٹاف کی ڈیوٹی لگائیں

کہ وہ ٹریفک قانون کی خلاف ورزی کرنے والی ٹرانسپورٹ کے خلاف سخت کارروائی کریں۔ ٹریفک پولیس کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ قصور ملتان روڈ براستہ مجرہ شاہ مقیم one way نہیں ہے۔ محکمہ پولیس مشترکہ طور پر ٹریفک چیکنگ کرتے ہیں اور دیپالپور سے مجرہ شاہ مقیم تک علاقہ اوکاڑہ کی حدود میں آتا ہے۔ باقی علاقہ ضلع قصور اور لاہور میں واقع ہے۔ روٹ پرمٹ اور ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر چالان کئے جاتے ہیں۔ سیکرٹری D.R.T.A اور ٹریفک پولیس آپس میں رابطہ رکھتے ہیں۔

(ج) تحصیل دیپالپور میں اڈے ڈی کلاس جن کی تعداد تین ہے' منظور شدہ ہیں اور دو اڈے ڈی کلاس ویگن سٹینڈ بلدیہ دیپالپور اور مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کے زیر انتظام چل رہے ہیں۔ ایک اڈا ڈی کلاس اور جنرل بس سٹینڈ دیپالپور بلدیہ دیپالپور کے زیر نگرانی چل رہا ہے۔ ایک اڈا ویگن سٹینڈ بصیر پور میں بھی زیر نگرانی مارکیٹ کمیٹی بصیر پور چل رہا ہے۔ حویلی لکھا میں ایک اڈا میاں ٹریول ڈی کلاس ویگن سٹینڈ اور ایک اڈا گھنتار ٹریول ڈی کلاس ویگن سٹینڈ مجرہ شاہ مقیم جو کہ منظور شدہ محکمہ ٹرانسپورٹ چل رہے ہیں۔ ٹریفک پولیس کی رپورٹ کے مطابق تحصیل دیپالپور میں کوئی بھی تاحال غیر قانونی ویگن سٹینڈ نہ چل رہا ہے۔ ٹریفک پولیس کی رپورٹ کی نقل برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جہاں تک جگا ٹیکس' over charging کا ذکر ہے۔ ٹریفک سٹاف سٹی ایریا دیپالپور میں ہی ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھنے کے لئے ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔ اگر دوران ڈیوٹی ٹریفک سٹاف کو زائد کرایہ وصول کرنے یا بھتہ وغیرہ کی شکایت موصول ہوتی ہے تو بلا امتیاز ٹرانسپورٹر کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور اپنے طور پر بھی سیکرٹری D.R.T.A اوکاڑہ' ٹریفک پولیس دیپالپور اور M.V.E اوکاڑہ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والی

ٹرانسپورٹ کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہیں اور مزید بھی سیکرٹری D.R.T.A اور M.V.E اوکاذہ قانون کی خلاف ورزی کرنے والی ٹرانسپورٹ کے خلاف کارروائی جاری رکھیں گے۔ ماہ جنوری' فروری 2003 میں انچارج ٹریفک سرکل دیپالپور نے کل P.S.V 72 vehicle کے خلاف over charging کی شکایات موصول ہونے پر قانونی کارروائی عمل میں لائی ہے۔ ٹریفک پولیس کو مزید ہدایت کر دی گئی ہے کہ اس سلسلہ میں سختی سے فوری کارروائی کرے۔

P.R.T.C کے گولڈن شیک ہینڈ لینے والے ملازمین اور پنشنرز کی تعداد اور دیگر تفاصیل

*1308 بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) 1997 سے آج تک P.R.T.C پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے گولڈن شیک ہینڈ کے تحت فارغ ہونے والے ملازمین کی تعداد' نام' عہدہ اور گریڈ کیا ہیں؛ سال 1997 سے جنوری 2003 تک حکومت نے ریٹائرڈ یا گولڈن شیک ہینڈ لینے والے ملازمین کی پنشن میں کب کب' کس کس تاریخ کو اضافے کا اعلان کیا۔ پنشن میں اس اضافہ کے اعلان سے فائدہ اٹھانے والے اور فائدہ نہ اٹھانے والوں کی تعداد' نام و پتا' عہدہ بیان فرمائیں۔ پنشن میں اضافہ سے فائدہ نہ اٹھانے والے ملازمین کی تعداد' نام اور وجہ بیان فرمائیں۔

(ب) حکومت نے مختلف تاریخوں میں جو پنشن میں اضافے کا اعلان کیا' کب تک اس پر عمل درآمد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ریٹائرڈ یا گولڈن شیک ہینڈ پانے والے بزرگ ملازمین اس اعلان سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں' نہیں تو وجہ بیان فرمائیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) سال 1997 سے آج تک پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے گولڈن شیک ہینڈ کے تحت ریٹائر ہونے والے ملازمین کی کل تعداد 9,647 ہے۔ ان کے نام، عہدہ کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حکومت پنجاب نے یکم مارچ 1997 سے جنوری 2003 تک پنشن میں اضافہ کا اعلان تین مرتبہ مورخہ یکم مارچ 1997، یکم جولائی 1997 اور یکم دسمبر 2001 کو کیا۔ گولڈن شیک ہینڈ سال 1997 کے تحت ریٹائر ہونے والا کوئی بھی ملازم ابھی تک اس اضافہ سے مستفید نہ ہو سکا ہے جبکہ 3,194 ملازمین جو کہ مورخہ 30-6-97 سے پہلے ریٹائر ہوئے، وہ مورخہ 01-3-97 کو اعلان شدہ اضافہ سے مستفید ہوئے۔ مورخہ یکم جولائی 1999 اور یکم دسمبر 2001 کا اعلان شدہ پنشن کے اضافہ سے ابھی تک کوئی بھی پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کا ریٹائرڈ ملازم مستفید نہ ہو سکا ہے کیونکہ حکومت پنجاب کے موقف کے مطابق P.R.T.C مسلسل خسارے میں چل رہا تھا۔ اس خسارے کی وجہ سے حکومت کو یہ ادارہ مستقل طور پر بند کرنا پڑا اور ملازمین کو سنہری "مصافحہ" (گولڈن شیک ہینڈ) پیکج کے تحت دو (2) ارب روپے کی ادائیگی کی جس میں ماہانہ پنشن بھی شامل ہے۔ اس وقت اس پیکج کے تحت تقریباً اسی لاکھ (80,00,000/-) روپے ماہانہ پنشن ادا کی جا رہی ہے۔ ان حالات میں حکومت پنجاب مزید مالی بوجھ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔

(ب) چند ریٹائرڈ ملازمین نے پنشن میں اضافہ نہ ملنے کی وجہ سے صوبائی محتسب کے ادارے سے رجوع کیا۔ صوبائی محتسب نے ملازمین کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ حکومت پنجاب نے اس فیصلے کے خلاف گورنر پنجاب کے پاس اپیل کی جو کہ

گورنر پنجاب نے قبول فرمائی۔ اس طرح مندرجہ بالا فیصلہ "کالعدم" ہو گیا۔ اس کے بعد ملازمین نے ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشنز دائر کر دیں جو کہ زیر سماعت ہیں اور تاحال ان کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

محکمہ ٹرانسپورٹ کے منظور شدہ اڈوں اور جاری کردہ روٹس کی تفصیل

*1371۔ رانا آفتاب احمد خان، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

الف) اس وقت صوبے میں مختلف categones کی بسوں، ویگنوں اور دیگر گاڑیوں کے کتنے محکمہ ہذا کے منظور شدہ اڈے ہیں۔ وہ کتنے کتنے رقبہ جات پر واقع ہیں اور ان میں دیگر کون کون سی سہولتیں موجود ہیں مزید برآں کس مجاز اتھارٹی نے ان کو کن کن تاریخوں میں اڈے چلانے کی منظوری دی ہے؟ مع تفصیلات الگ الگ اڈے کے حساب سے مع نقل منظوری ایوان کی میز پر رکھی جائیں۔ مزید برآں ہر ایک ادارہ/ اڈا/ کمپنی/ فرم کے حساب سے جن روٹوں پر گاڑیوں کے چلانے کی اجازت دی گئی ہے وہ بھی ایوان کی میز پر رکھی جائے۔

ب) محکمہ ہذا نے کس قانون، قاعدہ اور ضابطہ کے تحت اڈے متذکرہ بالا vehicles کے لئے کم از کم رقبہ کا تعین کر رکھا ہے اور اس کا جواز کیا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ:

الف) صوبے میں ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیوں کی جانب سے مختلف category کے منظور شدہ اڈوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ضلع	"سی کلاس" سٹینڈ (جنرل بس سٹینڈ)	"ڈی کلاس" سٹینڈ (کمپنی کے سٹینڈ)
1۔	لاہور	_	16
2۔	قصور	_	5

3۔ اوکاڑہ	3	6
4۔ شیخوپورہ	1	11
5۔ گوجرانوالہ	4	18
6۔ گجرات	6	23
7۔ سیالکوٹ	6	16
8۔ نارووال	3	6
9۔ حافظ آباد	2	7
10۔ منڈی بہاؤالدین	2	5
11۔ راولپنڈی	3	16
12۔ جہلم	3	3
13۔ اٹک	7	6
14۔ چکوال	3	9
15۔ سرگودھا	6	8
16۔ خوشاب	5	–
17۔ میانوالی	4	2
18۔ بھکر	6	–
19۔ فیصل آباد	7	9
20۔ جھنگ	4	–
21۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ	4	1
22۔ ملتان	3	9
23۔ خانیوال	5	4
24۔ ساہیوال	3	13

25۔ پاکپتن شریف	2	12
26۔ وہاڑی	3	8
27۔ لودھراں	2	1
28۔ ڈی۔جی۔خان	1	_
29۔ راجن پور	3	1
30۔ مظفر گڑھ	2	8
31۔ لیہ	2	_
32۔ بہاول پور	6	10
33۔ بہاولنگر	3	13
34۔ رحیم یار خان	_	2

صوبہ کی ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیوں کی جانب سے منظور شدہ اڈوں کی تفصیلات یعنی اڈوں کے رقبہ جات' سہولتوں کی فراہمی' اڈوں کی منظوری کی تاریخ اور جن رونوں پر گاڑیوں کے چلانے کی اجازت دی گئی ہے' ان کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) موٹر وہیکلز رولز 1969 میں اڈے کے لئے رقبہ کا تعین نہ ہے تاہم زیر قاعدہ 256(3) موٹر وہیکلز رولز 1969 کی رو سے D.C.O ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی توثیق سے حکم کے تحت کوئی ایسی شرط شامل کر سکتا ہے جو کہ اس کی دانست میں سٹینڈ کے موثر انتظام و انصرام کے لئے ضروری ہو یا بطور دیگر مفاد عامہ میں ہو۔ لہذا مفاد عامہ کے تحت صوبے کی مختلف ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیوں نے اپنے ضلع میں رقبہ کے تعین کی پالیسی وضع کی ہے۔

لاہور کے لوکل روٹوں پر چلنے والی گاڑیوں سے پیدا ہونے والے مسائل

*1387 مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے لوکل روٹ نمبر 61 لاہور سٹیشن تا لیاقت آباد پرانیویٹ مزدا بس سروس چلا رکھی ہے' ان کی تعداد کیا ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لوکل روٹ نمبر 14 پر چلنے والی ویگن گنگا رام ہسپتال سے ریگل چوک براستہ صفاں والا چوک جاتی ہے؛

(ج) اگر جز (الف' ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مزدا بسوں کی تعداد بڑھانے اور ویگن نمبر 14 کو براستہ چیئرنگ کراس چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؛

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) یہ درست ہے کہ لوکل روٹ نمبر 61 لاہور سٹیشن تا لیاقت آباد منظور شدہ ہے اور اس پر 26 عدد مزدا گاڑیوں کو روٹ پرمٹ جاری شدہ ہیں۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ لوکل روٹ نمبر 14 پر چلنے والی ویگن ہائے گنگا رام ہسپتال سے ریگل چوک براستہ صفاں والا چوک گزرتی ہیں۔

(ج) مزدا گاڑیوں کے روٹ کے اجراء پر محکمہ ہذا کی طرف سے کوئی پابندی عائد نہ ہے۔ اگر کوئی فرد یا کمپنی اس روٹ پر گاڑیاں چلانا چاہے تو اس کو قانونی تقاضے پورے کرنے پر روٹ پرمٹ جاری کئے جائیں گے۔ چونکہ چیئرنگ کراس لاہور کا انتہائی مصروف اور اہم مرکزی چوک ہے جہاں ٹریفک کا بہاؤ پہلے ہی زیادہ ہے' لوکل ویگن روٹ نمبر 61.43 بس روٹ نمبر 1 جب کہ فرنچائزڈ روٹ نمبر 10.5.3.1 کی بسیں اسی چوک سے گزرتی ہیں۔ ان کی موجودگی میں روٹ نمبر 14 پر چلنے والی ویگن بھی براستہ چیئرنگ کراس چلانے کا کوئی ارادہ نہ ہے۔

لاہور لوکل روٹس کے لئے ڈائیو کمپنی کی بسیں اور کرائے

*1388، مہر خالد محمود سرگانہ، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ایک معاہدے کے تحت ڈائیو کمپنی کو شہر لاہور میں مختلف لوکل روٹوں پر بسیں چلانے کی اجازت دے رکھی ہے۔ معاہدے کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈائیو کمپنی کی انتظامیہ نے کچھ روٹوں پر کرایہ کی شرح ایک ہی مقرر کر رکھی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ روٹ نمبر 16 پر چلنے والی ڈائیو بس کا کرایہ مرحلہ وار ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ روٹ نمبر 16 پر قبل ازیں ویگن نمبر 1 چلتی تھی جس کو بند کر دیا گیا ہے' اب صرف بس چلنے کی وجہ سے اور جن کی تعداد بھی کم ہے' سے عام مسافر' ملازمین اور طالب علموں کو بہت پریشانی لاحق ہے کیونکہ بسیں کم ہونے کی وجہ سے ملازمین اور طالب علم بروقت دفتر اور سکول نہیں پہنچ پاتے؟

(ہ) اگر جز(الف تا د) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک تمام روٹوں پر چلنے والی بسوں کا کرایہ مرحلہ وار اور بسوں کی تعداد بڑھانے اور ویگن دوبارہ چلانے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) یہ درست ہے۔ کمپنی مذکورہ کے ساتھ کئے جانے والے معاہدے کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ ویگن روٹ نمبر 1 پر ڈائیو کمپنی کا روٹ نمبر 16 چل رہا ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ کہ بسوں کی تعداد کم ہے بلکہ 29 بسوں کی تعداد ویگنوں کے تناسب سے مقرر کی گئی ہے۔

(ہ) چونکہ فرنچائزڈ معاہدہ کے تحت کرایہ کا تعین کمپنی منطقہ اور مجاز اتھارٹی کی باہمی رضامندی سے ہوتا ہے اس لئے مرحلہ وار کرایہ کا تعین شق معاہدہ کی روشنی میں ہی ہو سکتا ہے۔ تاہم فرنچائزڈ معاہدہ کے تحت جن رونوں پر بسیں چلائی گئی ہیں ان پر دوبارہ ویگنیں چلانے کا کوئی پروگرام نہ ہے۔

لاہور کے نزدیکی شہروں سے روزانہ آنے والے ملازمین کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت

*1407: حاجی رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت لاہور شہر پر آبادی کا دباؤ کم کرنے اور سرکاری ملازمین/ورکروں کو شہر ہذا میں اپنی ڈیوٹیوں پر بروقت حاضر ہونے کے لئے لاہور کے نزدیکی شہروں میں نان سٹاپ بس سروس شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا حکومت (خصوصاً) پھول نگر (بھائی پھیرو) اور پتوکی شہر سے (جو کہ ملز ایریا میں واقع ہیں) کے ملازمین/ورکروں کی مشکلات کو کم کرنے کے لئے کوئی جدید نان سٹاپ بس سروس شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) لاہور شہر کے نزدیکی شہروں میں پہلے ہی سے انٹر سٹی روٹوں پر ہر قسم ٹرانسپورٹ چل رہی ہے تاہم کسی نجی ٹرانسپورٹ کمپنی / فرم کی طرف سے اس ضمن میں بہتر ٹرانسپورٹ سہولیات پہنچانے کی سعی کا محکمہ ٹرانسپورٹ حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

(ب) لاہور سے پتوکی روٹ منظور شدہ ہے۔ مزید پتوکی و پھول نگر' لاہور' ملتان مین روڈ پر واقع ہونے کے ناتے وہاں کے رہائشی دیگر روٹوں کی ٹرانسپورٹ سے استفادہ کر رہے ہیں البتہ جونہی کوئی نجی ٹرانسپورٹ کمپنی / فرم پتوکی / پھول نگر روٹ پر بس سروس چلانے کا ارادہ ظاہر کرتی ہے تو محکمہ ہذا اس سلسلہ میں خاطر خواہ تعاون اور حوصلہ افزائی کرے گا۔

لاہور میں خواتین کے لئے خصوصی ٹرانسپورٹ اور روٹوں کی تفصیل

*1650: جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں ملازمت پیشہ خواتین و طالبات کے لئے خصوصی بسیں چلائی گئی ہیں؛

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان بسوں کے زیادہ تر روٹ خوشحال علاقوں کے عوام کے لئے ہیں؛

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ شاہدرہ جیسے غریب اور پسماندہ علاقہ کی خواتین کے لئے کوئی بس فراہم نہیں کی گئی؛

(د) اگر درج بالا اجزاء درست ہیں تو شاہدرہ سے خواتین کے لئے خصوصی بسیں چلانے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے' اگر ہاں تو کب تک یہ سہولت فراہم کر دی جائے گی؛ نیز لاہور میں خواتین کے لئے خصوصی بسوں کی تفصیل مع روٹ

بیان کی جائیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) درست ہے

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ شیخ زید ہسپتال سے کوئین میری کالج براستہ شاہدرہ' راوی روڈ' آزادی چوک' بیرون مستی گیٹ' شیرانوالہ گیٹ (سرکلر روڈ) ریلوے سٹیشن خواتین و طالبات کے لئے نیو خان میٹرو بس سروس کی خصوصی بس سروس فراہم کی گئی ہے۔

(د) جیسا کہ جز(ج) میں بیان کیا گیا ہے کہ شیخ زید ہسپتال تا کوئین میری کالج شاہدرہ' نیو خان بس میٹرو سروس کی خصوصی بس سروس خواتین و طالبات کو فراہم کی جا چکی ہے۔ لاہور میں خواتین و طالبات کے لئے خصوصی بس سروس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کمپنی کا نام	بسوں کی تعداد	روٹ
نیو خان میٹرو بس سروس	10 عدد	1۔ سانده تا آر اے بازار براستہ مال روڈ 2۔ جنرل بس سٹینڈ تا موہنوال براستہ سول سیکرٹریٹ' چوبرجی' جنان روڈ 3۔ ریلوے اسٹیشن تا سانده براستہ شدمان' مال روڈ 4۔ جنرل بس سٹینڈ تا ڈی گجر باڈرز براستہ ماڈل ٹاؤن' ایم ایم عالم روڈ 5۔ ریلوے اسٹیشن تا دربار حضرت داتا گنج بخش 6۔ شاہدرہ' شیخ زید ہسپتال' کوئین میری کالج براستہ راوی روڈ' آزادی چوک' سرکلر روڈ' ریلوے اسٹیشن
ڈائیو بس سروس	5 عدد	1۔ ریلوے اسٹیشن تا ڈیفنس 'لاک براستہ شدمان' پیر گیٹ کراس' گنگارام' جیل روڈ' گجر گ' کیولری گراؤنڈ' آر اے بازار 2۔ ریلوے اسٹیشن تا سوشل ویلفیئر کمپلیکس' ماڈل ٹاؤن شب براستہ گنگارام' جیل روڈ' گجر گ' فردوس مارکیٹ' گجر چوک' ماڈل ٹاؤن' ٹنگ روڈ' مین مارکیٹ' ماڈل ٹاؤن شب' برکت چوک' رحمت مسجد لاہور

پرمیئر بس سروس	3عدد	1۔ ریلوے اسٹیشن تا گرین ٹاؤن براستہ چھاؤنی، قلعی امر سدھو چونگی امر سدھو، والٹن، کینٹ، صدر، دھرم پورہ، گڑھی شاہو۔ 2۔ آر اے بازار تا گرین ٹاؤن براستہ والٹن، چونگی امر سدھو، چھاؤنی، ریلوے روڈ، پنڈی سٹاپ، صدر، چوک۔
چودھری برادرز ٹرانسپورٹ	2عدد	وحدت روڈ تا سمن آباد

چنگ چی موٹر سائیکل رکشا سے متعلق قواعد و ضوابط

1651:جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

ف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں ہزاروں کی تعداد میں چنگ چی موٹر سائیکل رکشا چلائے جا رہے ہیں؟

ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رکشا چلانے والے غریب نوجوان ٹریفک پولیس کے ظلم و ستم کا خصوصی نشانہ ہیں؟

ج) اگر درج بالا اجزاء درست ہیں تو کیا حکومت موٹر سائیکل رکشے کے لئے کوئی قواعد و ضوابط بنا رہی ہے کہ جس سے ٹریفک میں خلل بھی نہ پڑے اور ہزاروں بے روزگار نوجوانوں کو باعزت روزگار بھی فراہم ہوتا رہے؟

زیر ٹرانسپورٹ:

ف) صوبہ پنجاب میں چنگ چی کے علاوہ بھی دیگر کمپنیوں کے موٹر سائیکل رکشے چل رہے ہیں۔

ب) یہ غلط ہے کہ مذکورہ رکشا چلانے والے ڈرائیوروں پر ٹریفک پولیس بلا جواز کسی قسم کی کارروائی کرتی ہے۔ سال 2002 کے دوران ٹریفک پولیس پنجاب نے ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کی مرتکب 2323949 گاڑیوں کے خلاف مطابق ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی۔ جس میں 166880 موٹر سائیکل رکشا بھی شامل ہیں جو کل چالانوں کا 14% ہے۔ یہ اس بات کی عکاسی ہے کہ ٹریفک پولیس پنجاب ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والی گاڑیوں کے خلاف بلا امتیاز کارروائی عمل میں لاتی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے دوران سال 2001 میں موٹر سائیکل رکشوں کو بطور پبلک سروس وہیکلز چلانے کے نئے پالیسی مرتب کر کے متعلقہ محکموں کو ارسال کر دی تھی تا کہ موٹر سائیکل رکشوں کے چلائے جانے کو قانون کے ضابطہ کے تابع کیا جائے اور موٹر سائیکل رکشاؤں کے مالکان/ ڈرائیوروں کو باعزت روزگار فراہم ہو۔

ٹھوکر نیاز بیگ تا سٹیشن براستہ وحدت روڈ ٹرانسپورٹ کا اجراء

*1801 چودھری جاوید احمد، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بس نمبر 155 ٹھوکر نیاز بیگ سے سٹیشن براستہ وحدت روڈ چلتی تھی؟

(ب) یہ سروس کن وجوہات کی بناء پر بند کی گئی تھی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس بس سروس کے بند ہونے سے ٹھوکر نیاز بیگ سے سٹیشن براستہ وحدت روڈ کے رہنے والے ملازمین اور دیگر ہزاروں لوگوں کو مشکلات کا سامنا ہے؟

(د) کیا حکومت ٹھوکر نیاز بیگ تا سٹیشن براستہ وحدت روڈ گنگا رام ہسپتال الفلاح سٹی بس سروس چلانے کو تیار ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) سابقہ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بسیں روٹ نمبر 155 پر چلتی تھیں جو کہ P.R.T.C کے ختم ہونے کی بناء پر بس سروس بھی ختم ہو گئی۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) میں بیان کیا گیا ہے۔

(ج) وحدت روڈ کے رہنے والے ملازمین اور دیگر مکینوں کو ویگن روٹ نمبر 1' روٹ نمبر 33' روٹ نمبر 4' روٹ نمبر 56' روٹ نمبر 77' روٹ نمبر 47 اور ڈائیو سٹی

بس کا روٹ نمبر 11 بھی سفری سہولتیں مہیا کر رہے ہیں۔

(د) عوامی ضروریات کے پیش نظر محکمہ ٹھوکر نیاز بیگ تا ریلوے سٹیشن براستہ وحدت روڈ، گنگارام ہسپتال، چیئرنگ کراس بس سروس کی منظوری کے لئے تیار ہے بشرطیکہ بس کمپنی مذکورہ روٹ پر سروس چلانا چاہے۔

لاہور لوکل ٹرانسپورٹ پر خواتین کے مسائل اور حل

*1832۔محترمہ طاہرہ منیر، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سٹیشن تا ٹھوکر نیاز بیگ روٹ پر ویگنوں کے لئے کتنے روٹ پرمٹ جاری کئے گئے ہیں؟ ان کے نمبر اور مالکان کے نام سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ویگن نمبر 9 کا روٹ سٹیشن تا ٹھوکر نیاز بیگ ہے لیکن یہ ویگنیں یتیم خانہ یا چونگی تک آتی ہیں اور روٹ پورا نہیں کرتیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 3 اور 9 نمبر ویگنوں میں اگر لیڈیز فرنٹ سیٹ پر بیٹھ جائیں تو یہ کہہ کر اتار دیا جاتا ہے کہ لانگ روٹ (long route) والی سواری سامنے (front seat) پر نہیں بیٹھ سکتی۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ویگن نمبر 9 اور 3 کے مالکان/ کنڈیکٹرز کے اس رویہ سے خواتین کو سفر کرنے کے لئے مشکلات کا سامنا ہے؟

(ہ) 2000 سے آج تک اس روٹ پر چلنے والی ویگن نمبر 9 کا محکمہ کے کن کن آفیسرز نے اچانک معائنہ کیا اور کتنی گاڑیوں کو بند یا چالان کیا گیا؟

(و) کیا حکومت سٹیشن تا ٹھوکر نیاز بیگ پر چلنے والی ویگنوں میں سے کچھ صرف خواتین کو لانے اور لے جانے کے لئے مخصوص کرنے کو تیار ہے؟

(ز) کیا حکومت بھائی تا اقبال ٹاؤن (ویگن نمبر 3) پر چلنے والی ویگنوں میں سے کچھ صرف خواتین کو لانے اور لے جانے کے لئے مخصوص کرنے کو تیار ہے؟

(ح) کیا حکومت روٹ نمبر 9 پورا نہ کرنے والی ویگنوں کے روٹ پرمٹ منسوخ کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ط) کیا حکومت لاہور میں چھوٹی ویگنوں کی بجائے بڑی بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) ریلوے سٹیشن تا ٹھوکر نیاز بیگ روٹ منظور شدہ نہ ہے البتہ ویگن روٹ نمبر 9 ٹھوکر نیاز بیگ، ریلوے سٹیشن سے ہو کر گزرتی ہے۔ مذکورہ روٹ کی درجہ بندی از جوڈیشل کالونی تا فتح گڑھ براستہ رائیونڈ موڑ، ٹھوکر نیاز بیگ، ملتان چونگی، اعوان ٹاؤن، سکیم موڑ، چوک یتیم خانہ، سمن آباد موڑ، چوبرجی، مین مندر، اے۔ جی آفس، میکلوڈ روڈ، ریلوے سٹیشن، گڑھی شاہو موڑ، مغل پورہ ڈاک خانہ اور لال پل ہے۔ اس روٹ پر جاری کئے گئے روٹ پرمٹوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ روٹ نمبر 9 جوڈیشل کالونی تا فتح گڑھ براستہ ٹھوکر نیاز بیگ، ریلوے سٹیشن منظور شدہ ہے۔ روٹ مکمل نہ کرنے کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ محکمہ کو اس بابت کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(د) جیسا کہ جز(ج) میں بیان کیا گیا ہے کہ محکمہ کو اس بارے میں کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ اگر کوئی ایسی شکایت ویگن نمبر 3 اور ویگن نمبر 9 کے مالکان / کنڈیکٹرز کے رویے کے خلاف موصول ہوئی تو قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائیگی۔

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران تعینات مختلف آفیسران نے روٹ نمبر 9 کے ساتھ دوسرے روٹوں کا بھی اچانک معائنہ کیا اور 152 گاڑیوں کے چالان کئے۔ 35 گاڑیاں بند کیں اور قانون کے مطابق ان گاڑیوں کو جرمانہ کیا گیا۔

(و) ویگنوں کی باقاعدہ ٹرانسپورٹ کمپنی نہ ہے۔ مزید برآں ویگنیں انفرادی ناموں پر ہونے کی وجہ سے خواتین کو لانے اور لے جانے کے لئے پابند نہیں کی جا سکتیں۔

(ز) جیسا کہ جز(و) میں بیان کیا گیا ہے۔

(ح) روٹ نمبر 9 پورا نہ کرنے والی ویگنوں کے خلاف محکمہ قانون کے مطابق کارروائی کرنے کے لئے تیار ہے۔

(ط) حکومت پنجاب کی کوشش سے لاہور میں فرنچائزڈ معاہدے کے تحت اربن رونوں پر مختلف ٹرانسپورٹ کمپنیوں کی اس وقت بسیں چل رہی ہیں اور کچھ ٹرانسپورٹ کمپنیوں سے فرنچائزڈ معاہدے کے لئے عمل جاری ہے جس سے مزید رونوں پر بس سروس کا اجراء ہو گا اور لوگوں کو بہتر سفری سہولتیں حاصل ہوں گی۔

جنرل بس سٹینڈ راولپنڈی ٹرانسپورٹرز کی من مانی

*1918۔محترمہ قدسیہ لودھی، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عوام بالخصوص طلباء اور ملازمت پیشہ افراد روزانہ ٹرانسپورٹ کے مسائل سے دو چار ہوتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنرل بس سٹینڈ راولپنڈی سے پیر ودھائی اور کھر سیداں روٹ کے ٹرانسپورٹرز نے محکمہ ٹرانسپورٹ کی ملی بھگت سے کرایوں کے سلسلہ میں اجارہ داری قائم کر رکھی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹرانسپورٹر جنرل بس سٹینڈ راولپنڈی سے کھر سیداں کا کرایہ 20تا25 روپے، کھر سیداں سے روات کا 12,11روپے اور سوہاوہ سے کھر سیداں کا کرایہ 15روپے وصول کرتے ہیں جب کہ ان رونس کا منظور شدہ کرایہ بالترتیب 9,17 اور 11روپے ہے۔ آئے دن کرایہ کے مسئلہ پر ٹرانسپورٹر مسافروں سے بد تمیزی اور بداخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ بالا مسائل کے حل کے لئے فوری اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) یہ درست نہ ہے۔ عوام اور طلباء کے لئے اس روٹ پر تقریباً 170 کے قریب ویگن اور تقریباً 45 بسیں (روٹ پرمٹ کے ساتھ) چل رہی ہیں جو کہ عوامی ضروریات پوری کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ مزید اگر کوئی اس روٹ پر گاڑی چلانا چاہے تو اس کے لئے روٹ پرمٹ لینے کی کوئی پابندی نہ ہے۔

(ب) محکمہ ٹرانسپورٹ پر ٹرانسپورٹرز کے ساتھ مل بھگت سے کرایہ کی اجارہ داری کی بات درست نہ ہے۔ ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی گورنمنٹ کے مقرر کردہ کرایوں پر سختی سے عمل درآمد کروا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں راولپنڈی شہر اور ضلع بھر میں باقاعدہ ٹریفک چیکنگ کی جاتی ہے اور یکم فروری 2003 سے لے کر 20۔اپریل 2003 تک زائد کرایہ کے سلسلہ میں راولپنڈی ضلع میں بمع پیرودھائی تا کلر سیداں روڈ بھی شامل ہے۔ زائد کرایہ وصول کرنے کے جرم میں 723 گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور مبلغ -/1,78,595 روپے بصورت جرمانہ وصول کیا گیا اور آئندہ بھی زائد کرایہ وصول کرنے کے خلاف کارروائی جاری رہے گی۔

(ج) جب کبھی بھی زائد کرایہ کی شکایت دفتر ہذا میں موصول ہوتی ہے تو اس پر فوری طور پر کارروائی کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں مختلف اوقات میں بالخصوص کلر سیداں روڈ پر بابت زائد کرایہ بدتمیزی بداخلاقی کرنے کے جرم میں 75 گاڑیوں کے چالان کر کے ان پر -/37,450 روپے بصورت جرمانہ وصول کیا گیا اور مزید یہ کہ ڈیزل پٹرول کی قیمتوں میں مسلسل اتار چڑھاؤ سے عوام میں کرایہ کے متعلق شکایت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے تدارک کے لئے مسلسل کارروائی کی جاتی ہے۔

(د) ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی راولپنڈی حکومت کے مقرر کردہ کرایوں پر سختی سے عمل کروا رہی ہے اور تحصیل ناظمین کی زیر نگرانی زائد کرایہ وصول کرنے والوں کی چیکنگ کے لئے کمیٹیاں تشکیل دی جا رہی ہیں جن میں ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے افسران، ٹریفک پولیس اور تحصیل نظم کے نمائندگان شامل ہوں گے جو کہ موقع پر خود زائد کرایہ کا ملاحظہ کر کے مرتکب افراد کو سزا دیں گے۔

ٹریفک حادثات میں ہلاک ہونے والوں کی ایف آئی آر اور معاوضہ کے مسائل

*1981۔محترمہ خالدہ منصور: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ road accidents میں جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین کو ٹرانسپورٹ کمپنی کی طرف سے اقساط میں صرف -/16,000 روپے ادا کئے جاتے ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ road accidents میں جاں بحق ہونے والوں کی F.I.R درج کرتے وقت ان کے لواحقین سے رابطہ/مشورہ نہیں کیا جاتا اور نتیجتاً کمزور F.I.R کی بنیاد پر ڈرائیور حضرات/ملزمان عدالتوں سے بری ہو جاتے ہیں؛

(ج) اگر جزائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت road accidents میں جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین کو -/16,000 روپے دیئے جانے کی رقم کو بڑھانے اور F.I.R درج کرتے وقت ان کے لواحقین سے مشورہ اور رابطہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؛

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) دفعہ 67 موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 کے تحت کسی سنگل کیریج یا کنٹریکٹ کیریج، موٹر کیب کے علاوہ میں سفر کے دوران کوئی مسافر ہلاک یا زخمی ہو جائے تو اس کیریج کے پرمٹ ہولڈر کی طرف سے درج ذیل معاوضہ ادا کیا جائے گا۔

(i) مسافر کے ہلاک ہونے کی صورت میں، متوفی مسافر کے قانونی ورثاء کو مبلغ -/16,000 روپے۔

(ii) مسافر کے زخمی ہونے کی صورت میں، مجروح مسافر کو جدول سیزدہم میں بیان کردہ رقم کے برابر۔

(ب) یہ سوال محکمہ داخلہ (Home Deptt.) سے متعلق ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے بسوں / ویگنوں کے حادثات میں ہلاک یا زخمی ہونے والے مسافروں کے لئے جدول سیزدہم کے تحت واجب الادا معاوضہ کی شرح میں مناسب اضافہ کے لئے ترمیم وفاقی حکومت کو بھجوا دی ہے جس میں ہلاک ہونے والے مسافروں کے قانونی ورثاء کو معاوضہ کی شرح ایک لاکھ روپے تجویز کی گئی ہے۔

لاہور سے سیالکوٹ، گوجرانوالہ کے لئے چلنے والی ٹیوٹا وینوں کے روٹ اور دیگر تفاصیل

*2188۔چودھری ممتاز علی، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور سے سیالکوٹ، گوجرانوالہ، ڈسکہ اور نارووال کے لئے چلنے والی ٹیوٹا وین کی تعداد کتنی ہے۔ تفصیل منظور شدہ روٹ کے مطابق دی جائے؛

(ب) لاہور سے سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کے اضلاع کی طرف چلنے والی وین کے منظور شدہ کتنے روٹ ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؛

(ج) کیا ٹیوٹا وین پبلک ٹرانسپورٹ ہے اگر نہیں ہے تو پھر کمرشل طور پر پبلک ٹرانسپورٹ کی حیثیت سے کیوں چل رہی ہیں؛

(د) ٹیوٹا وین میں منظور شدہ سیٹوں کی تعداد کتنی ہے اور ان سے فی کس کتنا ٹیکس وصول کیا جاتا ہے؛

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) ٹیوٹا وین کو مطلوبہ روٹوں پر ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیز لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور نارووال سے اجراء شدہ پرمٹوں کی تفصیل حسب ذیل ہیں۔

1۔ لاہور تا سیالکوٹ براستہ ڈسکہ۔ گھونیکی	276
2۔ لاہور تا گوجرانوالہ	351
3۔ لاہور تا گوجرانوالہ براستہ گھونیکی سیالکوٹ	68
5۔ سیالکوٹ تا ڈسکہ براستہ سمبڑیال	1

(ب) لاہور سے سیالکوٹ، گوجرانوالہ، ڈسکہ اور نارووال کے اضلاع کو چلنے والی ٹیوٹا وین کے منظورشدہ روٹوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ لاہور تا گوجرانوالہ

2۔ لاہور تا سیالکوٹ براستہ گھونیکی

3۔ لاہور تا سیالکوٹ براستہ سمبڑیال

4۔ لاہور تا سیالکوٹ براستہ گوجرانوالہ

5۔ لاہور تا نارووال

6۔ لاہور تا نارووال براستہ پسرور، ڈسکہ

7۔ سیالکوٹ تا گوجرانوالہ براستہ ڈسکہ

8۔ سیالکوٹ تا ڈسکہ براستہ سمبڑیال

(ج) حکومت پنجاب نے یکم جولائی 1973 سے منی بسوں/ٹیوٹا وین کو اربن ایریا اور انٹرسٹی روٹوں پر چلانے کے لئے پالیسی منظور کی تھی۔

(د) ٹیوٹا وین میں منظور شدہ سیٹوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ 15 علاوہ ڈرائیور ہے اور ٹوکن ٹیکس کی وصولی محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کرتا ہے۔

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ شیخ امجد عزیز صاحب--- تشریف نہیں رکھتے' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 4' شیخ امجد عزیز--- تشریف نہیں رکھتے' motion dispose of ہوئی ۔ کرنل (ر) ملک محمد اقبال--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ رائے فاروق عمر خان کھرل--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی ۔ سید احسان اللہ وقاص--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 14' سید احسان اللہ وقاص ---چودھری اصغر علی گجر--- جناب ارشد محمود بگو--- جناب محمد وقاص--- جناب اعجاز حسین بخاری--- محترمہ طاہرہ منیر' یہ اراکین move نہیں کرنا چاہتے motion dispose of ہوئی۔ نمبر 15' سید احسان اللہ وقاص' چودھری اصغر علی گجر' جناب ارشد محمود بگو' جناب محمد وقاص' جناب اعجاز حسین بخاری' محترمہ طاہرہ منیر' اپنی سیٹوں پر تشریف فرما نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی ۔ نمبر 16' مہر اشتیاق احمد--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی ۔ چودھری اعجاز احمد سمل-- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ سید محمد قائم علی شاہ--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ بیگم ریحانہ جمیل--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ چودھری خالد محمود ایڈووکیٹ--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ رانا ثناء اللہ خان--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ جناب غلام احمد گاڈی' سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ جناب محمد آجاسم شریف--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی ۔ جناب امتیاز احمد بلی--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 25۔ سید احسان اللہ وقاص' چودھری اصغر علی گجر' ڈاکٹر سید وسیم اختر' جناب ارشد محمود بگو' چودھری محمد

شوکت' جناب محمد وقاص' محترمہ طاہرہ منیر--- اپنی سیٹوں پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ شیخ تنویر--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion disposeof ہوئی۔ محترمہ صبا صادق--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ privilege motions کا وقت ختم ہوتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔نمبر 3 ۔ محترمہ شہلا راٹھور--- تشریف نہیں رکھتیں' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 5۔ مہر اشتیاق احمد--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 9 ۔ رانا ثناء اللہ خان--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 10 ۔ رانا ثناء اللہ خان--- تشریف نہیں رکھتے' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 11۔ رانا ثناء اللہ خان--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 12۔ رانا ثناء اللہ خان---سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 217۔ شیخ امجد عزیز--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 220 ۔ جناب فیض اللہ کموکہ' رانا آفتاب احمد خان' سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔نمبر 223۔ شیخ امجد عزیز--- تشریف نہیں رکھتے' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 224۔ شیخ امجد عزیز--سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 225۔ جناب فیض اللہ کموکہ' رانا آفتاب احمد خان--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 226۔ فیض اللہ کموکہ' راجہ ریاض احمد--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 228۔ شیخ امجد عزیز--- سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 231۔ محترمہ شگفتہ انور---سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 232۔ محترمہ شگفتہ انور---سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ نمبر233۔ شیخ امجد عزیز---سیٹ پرنہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 234۔ شیخ امجد عزیز---سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 235۔ شیخ امجد عزیز---

سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 237۔ شیخ امجد عزیز---سیٹ پر نہیں ہیں' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 238۔ شیخ امجد عزیز--- تشریف نہیں رکھتے' motion dispose of ہوئی۔ نمبر 239 ' شیخ امجد عزیز--- سیٹ پر نہیں ہیں' تحریک dispose of ہوئی۔ نمبر 240 ' محترمہ شگفتہ انور--- سیٹ پر نہیں ہیں' تحریک dispose of ہوئی۔ نمبر 243 ' شیخ امجد عزیز--- تشریف نہیں رکھتے' تحریک dispose of ہوئی۔ نمبر 246' ڈاکٹر سید وسیم اختر--- سیٹ پر نہیں ہیں' تحریک dispose of ہوئی۔ نمبر 247' ڈاکٹر سید وسیم اختر--- سیٹ پر نہیں ہیں' تحریک dispose of ہوئی۔ نمبر 248' ملک محمد اقبال چنڑ--- سیٹ پر نہیں ہیں' تحریک dispose of ہوئی۔ 249' محترمہ شگفتہ انور--- سیٹ پر نہیں ہیں' تحریک dispose of ہوئی۔ نمبر 252' ڈاکٹر سید وسیم اختر' not moved' تحریک dispose of ہوئی۔ نمبر 253' ڈاکٹر سید وسیم اختر' not moved' تحریک dispose of ہوئی۔ نمبر 254' راجہ محمد شفقت خان عباسی' not moved' تحریک dispose of ہوئی۔ نمبر 255' محترمہ میرا اویس شاہد' not moved' تحریک dispose of ہوئی۔ نمبر 257' محترمہ عابدہ جاوید' not moved' تحریک dispose of ہوئی۔ نمبر 258' محترمہ عابدہ جاوید' not moved' تحریک dispose of ہوئی۔ نمبر 260' چودھری محمد شوکت' not moved' تحریک dispose of ہوئی۔ نمبر 262' چودھری محمد شوکت' not moved' تحریک dispose of ہوئی۔

(قطع کلامیاں' شور' معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے اپنی نشستوں سے اٹھ کر مسلسل نعرے لگائے جاتے رہے)

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودات قانون

جناب سپیکر: تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب ہم غیر سرکاری ممبران کے بل take up کرتے ہیں۔

The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2003 (Bill No.8 of 2003) Ms Shagufta Anwar' may move... Ms Shagufta Anwar has not moved It is disposed of.

The Punjab Prohibition on Use of Rubber and Plastic Can for Keeping Victuals Bill 2003 (Bill No.9 of 2003). Mrs Maha Raja Tareen' may move. Mrs Maha Raja Tareen has not moved. It is disposed of

The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2003(Bill No 10 of 2003) Mr Samiullah Khan' may move . Mr Samiullah Khan has not moved It is disposed of

The Lahore College for Women University , Lahore (Amendment) Bill 2003 (Bill No 11 of 2003) Ms Shagufta Anwar may move . Ms Shagufta Anwar has not moved It is disposed of'

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر، اب ہم مفاد عامہ سے متعلقہ قرار دادیں take up کرتے ہیں۔سید احسان اللہ وقاص صاحب کی قرارداد ہے۔۔۔ معزز ممبر تشریف نہیں رکھتے' یہ dispose of ہوئی۔ اگلی قرارداد جناب ارشد محمود بگو' سید احسان اللہ وقاص ' چودھری اصغر علی گجر' ڈاکٹر سید وسیم اختر' چودھری محمد شوکت' جناب محمد وقاص اور محترمہ طاہرہ منیر کی طرف سے ہے۔ 'not moved. یہ dispose of ہوئی۔ اگلی قرار داد سید اعجاز حسین بخاری' سید احسان اللہ وقاص' چودھری اصغر علی گجر' جناب ارشد محمود بگو' جناب محمد وقاص اور محترمہ طاہرہ منیر کی طرف سے ہے۔ سید اعجاز حسین بخاری صاحب! آپ اپنی قرار داد پیش کریں۔۔۔not

'moved' یہ dispose of ہوئی۔ اگلی قرار داد سید قائم علی شاہ کی طرف سے ہے۔ شاہ صاحب ' آپ اپنی قرار داد پیش کریں--- 'not moved' یہ dispose of ہوئی۔ اگلی قرارداد جناب طاہر اقبال چودھری کی طرف سے ہے۔ جناب طاہر اقبال چودھری صاحب ! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔ 'not moved' یہ dispose of ہوئی۔ اگلی قرارداد محترمہ ممیرا اویس شاہد کی طرف سے ہے۔ محترمہ ممیرا اویس شاہد صاحبہ ' اپنی قرار داد پیش کریں--- 'not moved' یہ dispose of ہوئی۔

(قطع کلامیاں' شور' معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے اپنی نشستوں سے اٹھ کر شیم شیم کی آوازیں اور نعرہ بازی)

جناب سپیکر : اب ہاؤس 20 منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر 12 بج کر 48 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر، اب ہم ایجنڈے کی آئٹم نمبر 4 لیتے ہیں۔ "قاعدہ 244 (الف) کے تحت قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب میں ترمیم کی تحریک " کون صاحب move کریں گے؟---(کوئی صاحب پیش نہیں کرنا چاہتے لہذا It is Motion not moved disposed of اگلی آئٹم نمبر 5 "تحاریک زیر قاعدہ 243 قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 " لیتے ہیں کون صاحب move کریں گے--- کوئی صاحب پیش نہیں کرنا چاہتے ہیں لہذا Motions not move. these are also disposed of آج کے اجلاس کی کارروائی مکمل ہوئی لہذا اجلاس کل صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ : 28 -مئی 2003

1 - سوالات (محکمہ جات سماجی بہبود، وومن ڈویلپمنٹ اور بیت المال، منصوبہ بندی و ترقیات اور ثقافت)
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

2 - سرکاری کارروائی

(i) پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹیں برائے سال 2001 اور 2002

(ii) گندم کے حصول پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس)

بدھ' 28 ۔ مئی 2003

(یوم الاربعاء' 26۔ ربیع الاوّل' 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 10 بجے زیر صدارت جناب سپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری سعید الرحمٰن نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

پارہ : 26' سورۃ الحجرات آیت: 10

مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے○

وماعلینا الاالبلاغ○

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں کل اس میٹنگ میں شامل نہ تھا جس میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اپوزیشن اور حکومت بیٹھ کر' یہ جو دو دن مسئلہ پیدا ہوا ہے' اس پر بات کریں گے۔ میں آج سیدھا یہاں ہاؤس میں آیا ہوں اور میرے علم میں یہ بات تھی کہ آج پی سی ہوٹل میں اپوزیشن لیڈر اور راجہ بشارت صاحب جو حکومت کی طرف سے ہیں' ان کے درمیان مذاکرات ہوں گے۔ اس کی ذرا وضاحت فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی' وزیر قانون!

وزیر قانون: جناب سپیکر! میرے خیال میں میرے محترم بھائی کی یہ اطلاع غلط ہے۔ میری پی سی میں نہ ہی اس قسم کی ان سے کوئی بات ہوئی ہے اور نہ ہی ان سے کوئی رابطہ ہے اور نہ ہی کوئی بات ہوئی تھی۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کل اسمبلی کے اجلاس کے دوران ہی چند دوستوں نے رابطہ کیا تھا' جس میں ایم ایم اے کے دوست بھی تھے' جس میں پاکستان مسلم لیگ (ن) گروپ کے بھی کچھ دوست تھے اور پاکستان پیپلز پارٹی کے بھی کچھ دوست تھے۔ ان سے ہماری بات چیت ہوئی تھی اور اس وقت ان کا جو موقف تھا' جو بقول ان کے کہ ان کے جو ساتھی گرفتار ہیں اگر ان کو رہا کردیا جاتا ہے تو وہ اسمبلی کی اس ساری کارروائی میں پرامن طور پر اور پارلیمانی روایات کے مطابق حصہ لینے کے لئے تیار ہوں گے۔

میں نے کل بھی ان کی خدمت میں یہی گزارش کی تھی کہ جہاں تک ان گرفتاریوں کا تعلق ہے' نہ ہی حکومت کی طرف سے ان کے لئے کوئی ہدایات دی گئی تھیں اور نہ ہی اس کے متعلق کوئی میرے نوٹس میں ہے کیونکہ میں کل تقریباً ساڑھے سات بجے پارلیمانی میٹنگ کے سلسلے میں یہاں اسمبلی میں آ گیا تھا۔ اس لئے میرے نوٹس میں یہ نہیں تھا اور میں نے انہیں کہا تھا کہ اگر آپ ہم سے بیٹھ کر بات کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں ہم آگے کوئی مثبت پیش رفت کریں گے لیکن اس کے بعد میرا ان

سے کوئی رابطہ نہیں ہوا اور جن دوستوں کے توسط سے کل ہماری جو ابتدائی بات چیت ہوئی تھی اس میں چودھری اقبال صاحب، ارشد لودھی صاحب، چودھری ظہیر صاحب تھے اور ہمارے منسٹر (لیبر) بھی موجود تھے۔ ہم نے کل بھی اس امر کا اظہار کیا تھا اور آج پھر میں آپ کے توسط سے ارشد محمود بگو صاحب کی خدمت میں اور ان کے توسط سے اپنے تمام اپوزیشن کے بھائیوں کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت کا مقصد اس ایوان کی کارروائی کو چلانا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ ایوان پارلیمانی روایات کے مطابق چلے اور اگر ہمارا کہیں پر اختلاف رائے ہے تو ہم اس ایوان میں بیٹھ کر پارلیمانی آداب کے مطابق اس کا اظہار کریں اور اس پر ایک دوسرے کا نقطہ نظر سنیں۔ حکومت کل بھی اس بات کے لئے تیار تھی اور آج بھی ہم اس بات کے لئے تیار ہیں لیکن جہاں تک باضابطہ مذاکرات کے لئے کسی جگہ کے تعین کی بات تھی تو میں آپ کے توسط سے اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میرا نہ ان سے کوئی رابطہ ہوا ہے اور نہ ہی مذاکرات کے لئے کسی جگہ کا تعین کیا گیا تھا۔ اس قسم کی بات میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے میں سماجی بہبود، وومن ڈویلپمنٹ اور بیت المال، منصوبہ بندی و ترقیات اور ثقافت کے محکمہ جات کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قواعد 32 اور 115 کی معطلی کی تحریک

رانا محمد قاسم نون، جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور قاعدہ 115 کو معطل کر کے LFO اور صدر کی وردی پر اپوزیشن کے

احتجاج کے بارے میں مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، کیا ایوان اس کی اجازت دیتا ہے؟

وزیر قانون، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر، اجازت ہے۔

بعض سیاسی عناصر کی طرف سے "LFO" اور صدر مملکت کی وردی کو بنیاد بنا کر ہنگامہ آرائی کرنے کی شدید مذمت

رانا محمد قاسم نون: میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ،

"پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس بعض سیاسی عناصر کی طرف سے LFO اور صدر مملکت کی وردی کو بنیاد بنا کر ہنگامہ آرائی کی کوششوں کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اسمبلی کے اس اجلاس کی رائے میں یہ عناصر اپنی ان کوششوں کے ذریعے ملک میں جاری ہونے والے جمہوری عمل کی راہ میں رکاوٹوں کا باعث بن رہے ہیں۔ وہ اپنی ان کوششوں کے ذریعے ان اقدامات اور ترقیاتی پروگراموں کو بھی ناکام بنانا چاہتے ہیں جو پاکستان کے عوام کی فلاح کے لئے وفاقی اور صوبائی سطح پر زیر تکمیل ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس ان عناصر کی سرگرمیوں کو تشویش کی نظروں سے دیکھتا ہے اور دیانتداری سے یہ سمجھتا ہے کہ صدر پاکستان پرویز مشرف کا مزید پانچ سال تک وردی میں رہنا نہ صرف پاکستان کے استحکام اور خوشحالی بلکہ ترقیاتی عمل کے تسلسل کے لئے بھی ناگزیر ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ۔

"پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس بعض سیاسی عناصر کی طرف سے LFO اور صدر مملکت کی وردی کو بنیاد بنا کر ہنگامہ آرائی کی کوششوں کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اسمبلی کے اس اجلاس کی رائے میں یہ عناصر اپنی ان کوششوں کے ذریعے ملک میں جاری ہونے والے جمہوری عمل کی راہ میں رکاوٹوں کا باعث بن رہے ہیں۔ وہ اپنی ان کوششوں کے ذریعے ان اقدامات اور ترقیاتی پروگراموں کو بھی ناکام بنانا چاہتے ہیں جو پاکستان کے عوام کی فلاح کے لئے وفاقی اور صوبائی سطح پر زیر تکمیل ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس ان عناصر کی سرگرمیوں کو تشویش کی نظروں سے دیکھتا ہے اور دیانتداری سے یہ سمجھتا ہے کہ صدر پاکستان پرویز مشرف کا مزید پانچ سال تک وردی میں رہنا نہ صرف پاکستان کے استحکام اور خوشحالی بلکہ ترقیاتی عمل کے تسلسل کے لئے بھی ناگزیر ہے۔"

یہ تحریک oppose نہیں کی گئی اور سوال یہ ہے کہ۔

"پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس بعض سیاسی عناصر کی طرف سے LFO اور صدر مملکت کی وردی کو بنیاد بنا کر ہنگامہ آرائی کی کوششوں کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اسمبلی کے اس اجلاس کی رائے میں یہ عناصر اپنی ان کوششوں کے ذریعے ملک میں جاری ہونے والے جمہوری عمل کی راہ میں رکاوٹوں کا باعث بن رہے ہیں۔ وہ اپنی ان کوششوں کے ذریعے ان اقدامات اور ترقیاتی پروگراموں کو بھی ناکام بنانا چاہتے ہیں جو پاکستان کے عوام کی فلاح کے لئے وفاقی اور صوبائی سطح پر زیر تکمیل ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس ان عناصر کی سرگرمیوں کو تشویش کی نظروں سے دیکھتا ہے اور

دیانتداری سے یہ سمجھتا ہے کہ صدر پاکستان پرویز مشرف کا مزید پانچ سال تک وردی میں رہنا نہ صرف پاکستان کے استحکام اور خوشحالی بلکہ ترقیاتی عمل کے تسلسل کے لئے بھی ناگزیر ہے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، جی، مشتاق احمد کیانی صاحب!

مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"مسودہ قانون (ترمیم) زرعی انکم ٹیکس پنجاب مصدرہ 2003 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"مسودہ قانون (ترمیم) زرعی انکم ٹیکس پنجاب مصدرہ 2003 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: پہلا سوال رانا آفتاب احمد خان صاحب کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتے۔۔۔ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

چودھری محمد ثقلین، سوال نمبر 34۔ (معزز ممبر نے سید احسان اللہ وقاص کے ایماء پر دریافت کیا)

صوبہ میں قائم رجسٹرڈ رفاہی انجمنوں کی تفصیل

*34۔ سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر سماجی بہبود، وومن ڈویلپمنٹ اور بیت المال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں خدمت خلق کے لئے کام کرنے والی رجسٹرڈ رفاہی انجمنوں کی کتنی تعداد ہے؟

(ب) ان میں سے کن کن انجمنوں کو بیرونی ممالک سے امداد ملتی ہے، ان کے نام کیا ہیں؟

(ج) حکومت نے بیرونی ممالک سے امداد وصول کرنے والی انجمنوں کے فنڈز کے آڈٹ اور ان کی عملاً کارکردگی کا جائزہ لینے کا کیا انتظام کیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ صوبہ میں خدمت خلق کے لئے کام کرنے والی رفاہی انجمنوں کی کل تعداد 4656 ہے۔

(ب) انجمنیں بیرونی ممالک کے اداروں سے براہ راست امداد لیتی ہیں اور ان سے امداد کی ترسیل حکومتی اداروں کے توسط سے نہیں ہوتی ہے اس لئے ان انجمنوں کی فہرست محکمہ کے پاس موجود نہ ہے۔

(ج) انجمنیں فنڈز کے سالانہ آڈٹ کروانے کی خود ذمہ دار ہوتی ہیں۔ محکمہ کی طرف سے رجسٹرڈ تنظیموں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے سالانہ حسابات کی آڈٹ رپورٹ، محکمہ سوشل ویلفیئر کے ضلعی آفیسران کو فراہم کریں تاہم بیرونی امداد دینے والے ادارے اپنے فنڈز کے اخراجات اور کارکردگی کا خود جائزہ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

چودھری محمد ثقلین، جی نہیں۔

جناب سپیکر، اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتے۔۔۔ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال چودھری عبدالغفور خان صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، سوال dispose of ہوا، اگلا سوال چودھری جاوید احمد صاحب کا ہے۔

چودھری جاوید احمد، سوال نمبر 677۔

پاکپتن شریف میں فلاحی و رفاہی مراکز کا قیام

*677۔ چودھری جاوید احمد، کیا وزیر سماجی بہبود، وومن ڈویلپمنٹ اور بیت المال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کی طرف سے پاکپتن شریف شہر میں غریبوں/ بیواؤں/ یتیموں کی بحالی و فلاح کے لئے کوئی ادارہ نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت ضلع پاکپتن شریف میں ایسا ادارہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے غریب طبقہ کی فلاح و بہبود کا کام ہو سکے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ پاکپتن شریف میں محکمہ سماجی بہبود کا صرف ایک ادارہ صنعت زار کے نام سے (ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم) سے خدمات سرانجام دے رہا ہے جو غریب اور نادار خواتین کو ایک طرف سلائی کڑھائی اور دیگر دستکاری میں تربیت مہیا کرتا ہے اور دوسری طرف ان کی آمدنی بڑھانے کے لئے ان کو ورک آرڈر بھی مہیا کرتا ہے۔ گزشتہ سال میں صنعت زار پاکپتن سے استفادہ کنندگان کی تعداد درج ذیل ہے۔

خواتین جن کو تربیت فراہم کی گئی	256
خواتین جن کو مزدوری مہیا کی گئی	43
اس کی مزدوری کی اجرت	20,690

اس کے علاوہ اس ادارہ میں مندرجہ ذیل خدمات فراہم کی جارہی ہیں۔

کمپیوٹر سنٹر

ادارہ تحفظ خاندان

ادارہ تحفظ خاندان سے خواتین کو تعلیم، صحت، معاشی اور عورتوں پر تشدد کے انسداد کے لئے ضروری خدمات مہیا کی جاتی ہیں۔ اس ادارہ سے گزشتہ سال 10خواتین نے استفادہ کیا۔

(ب) مقامی حکومتوں کے قیام کے بعد تعمیر و ترقی کا کام ان کے دائرہ کار میں آتا ہے کہ وہ غریب طبقے کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف منصوبے شروع کرے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

چودھری جاوید احمد، جناب سپیکر! وزیر موصوف سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پاکپتن کے سلسلے میں انہوں نے فرمایا ہے کہ پاکپتن تحصیل میں صرف ایک ہی ادارہ صنعت زار کام کر رہا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ان کا آئندہ مزید کوئی ادارے کھولنے کا ارادہ ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ اب یہ محکمہ devolve ہونے کے بعد ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس چلا گیا ہے۔ حکومت پنجاب نے اس میں ایک صنعت زار کے نام سے ادارہ بنایا تھا اس کی تفصیل پیش کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد نئے ادارے بنانے کے لئے، ان کی ترقی کے لئے جو بھی منصوبے شروع کرنے ہیں وہ مقامی حکومتوں نے شروع کرنے ہیں۔ اس میں صوبائی گورنمنٹ کا کوئی دخل نہیں ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری جاوید احمد، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جن خواتین کو ٹریننگ دی گئی ہے ان کی تعداد 256 ہے۔ جن خواتین کو مزدوری دی گئی ہے وہ صرف 43 ہیں۔ باقی خواتین کے ساتھ انہوں نے کیا سلوک کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! خواتین کو تربیت فراہم کرنے کے بعد ہمارے پاس جتنی اسامیاں تھیں اور درخواست کنندگان میں سے جو میرٹ پر آتی تھیں، ان کو دے دی گئیں۔ اسامیوں سے زیادہ تو نہیں دی جا سکتیں۔ اب اسامیوں کو create کرنا اور ان میں بھرتی کرنا صوبائی حکومت کا کام ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب بلال یاسین صاحب کا ہے۔

جناب محمد حسنین خان بوسن: سوال نمبر 693 (معزز ممبر نے جناب بلال یاسین کے ایما پر دریافت کیا)

ایجنسی برائے بارانی ایریا ڈویلپمنٹ کے اضلاع اور فلاحی پروگرام

*693- **جناب بلال یاسین:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایجنسی برائے بارانی ایریا ڈویلپمنٹ میں کون کون سے اضلاع اور تحصیلیں شامل ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) 1999 سے آج تک اس ایجنسی نے ان اضلاع اور تحصیلوں میں بارانی علاقوں کی فلاح کے کتنے اور کون کون سے منصوبے مکمل کئے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یہ ایجنسی بارانی علاقوں میں کاشت کاری کے لئے کسانوں کو ٹیوب ویل لگانے کے لئے قرضہ فراہم کرتی ہے؟ اگر ایسا ہے تو 1999 سے آج

تک کتنے افراد کو کتنا قرض ٹیوب ویل لگانے کے لئے فراہم کیا گیا ہے؛

(د) آئندہ حکومت اس علاقے کے کسانوں کو ٹیوب ویل لگانے کے لئے کتنا قرض دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر زراعت،

(الف) ایجنسی برائے بارانی ایریا ڈویلپمنٹ (آباد) کے زیر انتظام اضلاع اور تحصیلوں کے نام درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	اضلاع کے نام	تحصیلوں کے نام
1۔	اٹک	اٹک۔ فتح جنگ، حسن ابدال، جنڈ، پنڈی گھیب
2۔	راولپنڈی	راولپنڈی، فیکسلا، کہوٹہ، کوٹلی ستیاں، مری، گوجرخان
3۔	چکوال	چکوال، تلہ گنگ، چوا سیدن شاہ
4۔	جہلم	جہلم سوہاوہ، پنڈ دادنخان
5۔	گجرات	گجرات، کھاریاں، سرائے عالمگیر
6۔	سیالکوٹ	سیالکوٹ، پسرور، ڈسکہ
7۔	نارووال	نارووال، شکر گڑھ
8۔	خوشاب	خوشاب، نور پور
9۔	میانوالی	میانوالی، عیسیٰ خیل، پپلاں
10۔	بھکر	بھکر، کلور کوٹ، منکیرہ، دریا خان
11۔	لیہ	لیہ چوبارہ، کروڑ
12۔	ڈیرہ غازی خان	ڈیرہ غازی خان، تونسہ شریف
13۔	راجن پور	راجن پور، جام پور، روجھان

(ب) 1999 سے لے کر آج تک مکمل شدہ اور جاری منصوبوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام منصوبہ	سال	لاگت ملین روپے
	تکمیل شدہ منصوبے		
1۔	آبی وسائل کی ترقی کا منصوبہ بذریعہ مٹی ڈیم، تلاب (ماسوائے ڈیرہ غازی خان و راجن پور اضلاع)	جولائی 1999ء تا جون 2002	20
2۔	بذریعہ تعمیر کنواں جات چھوٹے آبی ذرائع کی ترقی کی سکیم	ایضاً	19.9
3۔	آبی وسائل کی ترقی کا منصوبہ بذریعہ ٹیوب ویل ٹربائن لفٹ پمپ	جولائی 2001ء تا جون 2003	19.97
	جاری منصوبے		
1۔	ترقیاتی منصوبہ برائے بارانی موضع جات (یہ منصوبہ اٹک، جنڈ، پنڈی گھیب، تلہ گنگ گوجر خان اور پنڈ دادن خان کی تحصیلوں میں زیر عمل ہے)	جولائی 1999ء تا جون 2005	1203.363

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) جز (ج) کے جواب کی روشنی میں اس کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد حسنین خان بوسن، نہیں۔

جناب سپیکر، اگلا سوال بھی جناب بلال یاسین صاحب کا ہے--- تشریف نہیں رکھتے، سوال dispose of ہوا، اگلا سوال چودھری محمود احمد صاحب کا ہے--- تشریف نہیں رکھتے، سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی چودھری محمود احمد صاحب کا ہے، تشریف نہیں رکھتے، سوال dispose of ہوا، اگلا سوال جناب محمد یار ممونکا صاحب کا ہے--- تشریف نہیں رکھتے، سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ انجم سلطانہ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ انجم سلطانہ، سوال نمبر 1181۔

حجرہ شاہ مقیم میں محکمہ ثقافت کے دفتر کا قیام اور سرگرمیوں کا اجراء

*1181- محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر ثقافت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حجرہ شاہ مقیم ایک لاکھ کی آبادی پر مشتمل قصبہ ہے اور اس میں ثقافت سے متعلقہ کوئی ادارہ قائم نہیں ہے؟

(ب) محکمہ ثقافت اس قصبہ میں کیا سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور کب تک' تاکہ نوجوان مستفید ہو سکیں' اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ثقافت،

(الف) قصبہ حجرہ شاہ مقیم کی آبادی کے اعداد و شمار محکمہ ثقافت کے علم میں نہ ہیں البتہ یہ درست ہے کہ وہاں ثقافت سے متعلقہ کوئی ادارہ نہیں ہے۔

(ب) ساتھ آٹھ سول ڈویژن صدر مقامات کے علاوہ اوکاڑہ اور مری میں آرٹس کونسلیں کام کر رہی ہیں۔ لاہور آرٹس کونسل کے سوا باقی آرٹس کونسلوں میں سہولتوں کی کمی ہے جنہیں حکومت پورا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ سردست حجرہ شاہ مقیم میں کوئی ثقافتی ادارہ قائم کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں البتہ اوکاڑہ آرٹس کونسل ضلع کے تمام علاقوں بشمول حجرہ شاہ مقیم کے فنون اور ثقافت کو فروغ دینے کے لئے کوشاں ہے۔ اگر حجرہ شاہ مقیم کی ثقافت کے حوالے سے کوئی ادبی یا ثقافتی تنظیم کوئی پروگرام کرنا چاہے تو اس سے تعاون کیا جائے گا۔

جناب سپیکر، جی!

محترمہ انجم سلطانہ، جناب سپیکر! میں مطمئن ہوں۔ وزیر ثقافت نے یہ بات کی ہے کہ حجرہ شاہ مقیم کی ثقافت کے حوالے سے اگر کوئی ادبی یا ثقافتی تنظیم کوئی پروگرام کرنا چاہے تو اس سے تعاون کیا جائے گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال بھی محترمہ انجم سلطانہ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ انجم سلطانہ، سوال نمبر 1202۔

محکمہ سماجی بہبود کے اغراض و مقاصد اور انتظامی ڈھانچہ

*1202۔ محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر سماجی بہبود، وومن ڈویلپمنٹ اور بیت المال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ عوام کی بھلائی اور سہولت کے لئے کیا کیا اقدامات کر رہا ہے اور اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ب) ضلع اوکاڑہ اور صوبائی سطح تک محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے، آفیسرز کے نام اور ایڈریس بیان کئے جائیں؟

(ج) محکمہ کے زیر انتظام کتنے شعبے (ادارے) کام کرتے ہیں، خواتین کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے کس قسم کے قرضے جاری کئے جاتے ہیں اور طریقہ کار کیا ہے، بیان کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) محکمہ سماجی بہبود نے ضلع اوکاڑہ میں عوام کی بھلائی اور سہولت کے لئے دوسرے تمام اضلاع کی طرح درج ذیل دفاتر /ادارے قائم کئے ہوئے ہیں۔

1۔ دفتر ضلعی آفیسر سوشل ویلفیئر ترقی خواتین بیت المال اوکاڑہ

2۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) اوکاڑہ

3۔ دفتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر شہری اجتماع ترقیاتی پراجیکٹ اوکاڑہ

4۔ میڈیکل سوشل سروسز پروجیکٹ (DHQ) ہسپتال اوکاڑہ

5۔ دفتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر اجتماعی ترقیاتی پراجیکٹ دیپالپور

سماجی بہبود کے یہ دفاتر ضلع میں قائم رضا کار سماجی تنظیموں کو رجسٹرڈ کرتے ہیں اور ان کو فلاح و بہبود کے کام کرنے کے لئے فنی اور تکنیکی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

اس وقت ضلع اوکاڑہ میں رجسٹرڈ رضا کار فلاحی تنظیموں کی تعداد 75 ہے جو مختلف شعبہ جات میں خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود کی خدمات کی نگرانی کے لئے ضلعی سطح پر ایک ڈسٹرکٹ آفیسر (سوشل ویلفیئر) کام کرتا ہے جب کہ صوبائی سطح پر محکمہ کے تمام امور کی نگرانی سیکرٹری سماجی بہبود اور نظامت سماجی بہبود ترقی خواتین اور بیت المال کے ذریعے کی جاتی ہے۔ محکمہ کے افسران اور ان کے پتے درج ذیل ہیں؛

1۔ قاضی آفاق حسین'
سیکرٹری سماجی بہبود' ترقی خواتین و بیت المال' سول سیکرٹریٹ' لاہور

2۔ مظہر علی خان'
ڈائریکٹر جنرل' نظامت سماجی بہبود'
ترقی خواتین و بیت المال' 41۔ایمپریس روڈ' لاہور

3۔ اسد اللہ حیدر بھٹی'
ضلعی آفیسر'
سماجی بہبود' نیو لالہ زار کالونی نزد مسجد گلزار اوکاڑہ

4۔ خدا یار بھٹی'
منیجر صنعت زار' نیو لالہ زار کالونی نزد مسجد گلزار اوکاڑہ

5۔ محمد سعید'
میڈیکل سوشل آفیسر'
میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ DHQ ہسپتال اوکاڑہ

6۔ محمد اشرف جاوید'
ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر' نیو لالہ زار کالونی نزد مسجد گلزار اوکاڑہ

7۔ محمد اشتیاق احمد خان'
ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر' دیپالپور

(ج) محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام ضلع اوکاڑہ میں 14 دستکاری سکول مختلف رضا کار سماجی تنظیموں کی مدد سے چل رہے ہیں جن میں خواتین کو سلائی کڑھائی وغیرہ کی تربیت دی جاتی ہے۔ ضلع کی سطح پر صنعت زار کے نام سے ایک ادارہ قائم ہے جو غریب اور نادار خواتین کو مختلف شعبہ جات یعنی سلائی' کڑھائی' بنائی' لیدر ورک' ڈیزائننگ' پینٹنگ' کوکنگ' پن ورک کی تربیت دے رہا ہے۔ اس کے علاوہ ان خواتین کو ورک آرڈر بھی فراہم کیا جاتا ہے تا کہ ان کی معاشی حالت میں بہتری لائی جا سکے۔ صنعت زار میں ایک فیملی پروٹیکشن سنٹر بھی قائم ہے جو کہ خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لئے کام کرتا ہے اور ان کے مسائل حل کرنے میں معاونت کرتا ہے۔ ضلعی بیت المال کمیٹی اوکاڑہ بیت المال فنڈ سے غریبوں' حاجت مندوں' مریضوں' طلباء اور بیوگان کی مالی اعانت کرتی ہے۔ ضلعی بیت المال کمیٹی اوکاڑہ نے 1-7-02 تا 28-2-02 درج ذیل تفصیل کے مطابق مالی اعانت کی ہے۔

نمبر شمار	استفادہ کنندگان	رقم جو فراہم کی گئی
1۔ بلاسود قرضہ	9	1730000/-
2۔ مالی امداد	104	402000/-
3۔ جہیز فنڈ	27	94500/-
4۔ علاج معالجہ	21	70000/-
5۔ رفاہی سماجی ادارے	14	368000/-
6۔ تعلیمی وظائف	91	346950/-

قرضہ کے حصول کے لئے ضرورت مند خواتین و حضرات ضلعی بیت المال کمیٹی' لالہ زار کالونی' اوکاڑہ سے مجوزہ درخواست فارم وصول کر کے مکمل کرنے کے بعد اسی دفتر میں جمع کروا سکتے ہیں۔ ضلعی بیت المال کمیٹی کا اجلاس ہر ماہ باقاعدگی سے منعقد ہوتا ہے۔ ان درخواستوں پر چھان بین کے بعد فیصلہ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ انجم سلطانہ: جی نہیں۔ میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب سمیع اللہ خان صاحب کا ہے--- تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا' اگلا سوال محترمہ خالدہ منصور صاحبہ کا ہے--- تشریف نہیں رکھتیں ' dispose of ہوا۔ اگلا سوال چودھری جاوید احمد صاحب کا ہے۔

چودھری جاوید احمد: سوال نمبر 1342۔

پاکپتن شریف میں بیت المال اور سوشل ویلفیئر کی امداد کی تقسیم

*1342- چودھری جاوید احمد: کیا وزیر سماجی بہبود' وومن ڈویلپمنٹ اور بیت المال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) 1999 سے آج تک پی پی 228 پاکپتن شریف اور ضلع پاکپتن شریف میں کتنے لوگوں کی امداد کی گئی' ان کے نام اور پتاجات سے آگاہ فرمائیں۔

(ب) تحصیل پاکپتن شریف پی۔پی 228 میں 1999 تا 2002 تک کے عرصہ کے دوران محکمہ سوشل ویلفیئر کی جانب سے کن کن اداروں/ سکولوں اور افراد کی امداد فی و معاشی کی گئی؛

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) 1999 سے آج تک حلقہ پی۔پی 228 پاکپتن میں 202 مستحق افراد اور ضلع پاکپتن میں 430 مستحق افراد کی ضلعی بیت المال کمیٹی پاکپتن شریف سے مالی امداد کی گئی۔ ان کے نام و پتاجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل پاکپتن شریف پی۔پی 228 میں 1999 تا 2002 تک کے عرصہ کے دوران ضلعی بیت المال کمیٹی پاکپتن کی طرف سے مختلف تعلیمی اداروں کے 136 طلباء کو تعلیمی وظائف اور 5 مستحق افراد کو قرض بلاسود کی شکل میں مالی امداد دی گئی۔ ان کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال۔

چودھری جاوید احمد، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف نے جز(ب) میں فرمایا ہے کہ میرے حلقہ ضلع پاکپتن کے سب سے پسماندہ علاقے پی پی 228 میں صرف 136 طلباء کو تعلیمی وظائف دیئے ہیں اور پانچ مستحق افراد کو قرض بلاسود دیا ہے۔ میرے حلقہ کی چار لاکھ کی آبادی میں سے انہیں صرف پانچ افراد مستحق ملے۔ میں اس سلسلے میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ ان کا کیا criteria ہے جس سے یہ قرض بلاسود دیتے ہیں؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ اس سوال کا جواب کون دینا چاہیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، معزز رکن اپنا سوال دہرائیں۔

چودھری جاوید احمد، جناب والا! میرا سوال یہ تھا کہ میرا حلقہ 228 ضلع پاکپتن کا سب سے پسماندہ حلقہ ہے۔ اس کی آبادی تقریباً چار لاکھ ہے اس میں سے انہوں نے طلباء کے لئے 136 وظائف دیئے اور قرض بلاسود صرف 5 افراد کو دیا گیا۔ کیا میرے حلقہ میں صرف پانچ افراد ہی مستحق تھے یا مستحق افراد کے لئے ان کا criteria کیا ہے اور یہ کس طرح قرض بلاسود دیتے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! ہمارے پاس جتنی درخواستیں آئی تھیں ان کو وظائف دے دیئے گئے۔ اب ہمارے منتخب نمائندے نئی درخواستیں داخل کریں گے اور اگر زیادہ درخواستیں آئیں گی تو زیادہ وظائف دے دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ میرا خیال ہے کہ چودھری صاحب مطمئن ہو گئے ہوں گے۔ اگلا سوال شیخ امجد عزیز صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال ملک اصغر علی قیصر صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال سید محمد مختار حسین شاہ صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال جناب قمر حیات کاظمیا صاحب کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ حمیرا اویس شاہد صاحبہ کا ہے۔

محترمہ حمیرا اویس شاہد، جناب والا! میرے سوال کا نمبر 1560 ہے۔

جناب سپیکر، محترمہ! کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جی' جناب والا! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

یونیسیف کی پنجاب سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے لئے گرانٹ

*1560۔محترمہ حمیرا اویس شاہد: کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک اخبار کی خبر کے مطابق یونیسیف کی طرف سے پنجاب سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کو 20 ملین روپے دیئے جا رہے ہیں' اگر ایسا ہے تو یہ رقم کس پراجیکٹ پر خرچ کی جائے گی' اس کی تفصیلات بتائی جائیں؟

(ب) اس پراجیکٹ پر عملدرآمد کی ذمہ داری کس کی ہو گی اور اس پراجیکٹ سے کون مستفید ہو گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ درست ہے کہ یونیسیف آفس لاہور نے محکمہ سوشل ویلفیئر حکومت پنجاب کے ساتھ ایک معاہدہ کیا ہے۔ جس کو پراجیکٹ آف ایکشن سی۔آر۔س/C.E.D.A.W' 2003 کا نام دیا گیا ہے۔ اس معاہدہ کے تحت محکمہ سوشل ویلفیئر کو صرف

57,41,000 روپے ملیں گے جس میں سے 31,75,000 روپے بچوں کی بہبود کے لئے اور 25,66,000 روپے عورتوں کی بھلائی کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ معاہدہ میں شامل دیگر محکمے اور این جی اوز کو یونیسیف براہ راست فنڈز جاری کرتا ہے جس میں محکمہ سوشل ویلفیئر کا کوئی عمل دخل نہ ہے۔

حکومت پاکستان نے بچوں کے حقوق کا عالمی معاہدہ دستخط کیا ہوا ہے جس کے تحت بچوں کے حقوق سے آگہی سے متعلق مختلف سیمینارز' ورکشاپس اور ٹریننگ پروگرام کا محکمہ سوشل ویلفیئر بندوبست کرتا ہے۔ اس معاہدہ کے تحت بچوں کے حقوق جن میں بچوں کی پیدائش کا اندراج' بچوں کی صحت' بچوں کی تعلیم' بچوں سے شفقت' نوعمر خطاکاروں کے لئے انصاف اور ایسے بچوں کو تحفظ فراہم کرنا ہے جو کہ لاوارث' گھروں سے بھاگے ہوئے' گم شدہ اور خصوصی بچے ہوں۔ یونیسیف کے منصوبہ عمل کے مطابق اس سال یونیسیف محکمہ سوشل ویلفیئر کو مندرجہ ذیل سرگرمیوں کے لئے فنڈز فراہم کرے گا۔

i- گمشدہ لاوارث بچوں کی حفاظت کے لئے قانون سازی اور نگہبانی سے آگہی۔

ii- یتیم خانہ جات کے سٹاف کی تربیت۔

iii- نوعمر خطاکاروں کے لئے انصاف کا قانون مجریہ 2000 کی آگہی کے لئے ٹریننگ ورکشاپس کا انعقاد۔

iv- صوبائی و ضلعی کمیشن برائے بہبود اطفال کی سرگرمیاں۔

v- بچوں کے حقوق کے لئے بچوں کے فورم اور بچوں کی اسمبلی کا قیام۔

vi- میڈیا کے لوگوں کو بچوں کے حقوق کے معاہدہ کے سلسلے میں آگہی فراہم کرنا۔

vii- بچوں سے ناروا سلوک کے سلسلے میں ڈاکٹرز' پیرامیڈیکل سٹاف اور این جی اوز کو تربیت فراہم کرنا۔

2۔ عورتوں کے حقوق کے بارے میں ٹریننگ برائے پولیس، کونسلرز اور نمائندگان این جی اوز

i۔ عورتوں سے متعلقہ resource center کے لئے امداد۔

ii عورتوں کے عالمی دن کے حوالے سے تقریبات منعقد کرنا۔

iii۔ عورتوں کے مسائل کے بارے میں مختلف کالجوں میں آگہی فراہم کرنا۔

iv۔ عورتوں کے خلاف مظالم کی بیخ کنی اور فیملی پروٹیکشن سنٹرز کا قیام۔

(ب) اس پراجیکٹ پر عملدرآمد کی ذمہ داری محکمہ سوشل ویلفیئر پنجاب کی ہو گی اور اس پراجیکٹ سے مختلف قسم کے لوگ جن میں گورنمنٹ افسران، این جی اوز کی نمائندہ، پولیس، جیل خانہ جات، عدالتی عملہ، وکیل، استاد، ماں، باپ، ڈاکٹر، نرسیں، طالب علم، بچے اور خصوصی طور پر نو عمر خطا کار مستفید ہوں گے۔

جناب سپیکر، آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ حمیرا اویس شاہد، جناب والا! مجھے صرف ایک وضاحت چاہئے کہ اس میں جو این جی اوز involve ہیں کیا یہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ خود recommend کرے گا یا یونیسیف والے اپنی این جی اوز خود choose کریں گے؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب والا! کیا سوال کو دہرا دیا جائے گا؟

جناب سپیکر، محترمہ آپ اپنے سوال کو دہرا دیں۔

محترمہ حمیرا اویس شاہد، میرا سوال یہ ہے کہ یونیسیف کی طرف سے پنجاب سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کو کچھ پیسے دیئے گئے ہیں۔ یہ رقم کس پراجیکٹ پر خرچ کی گئی، اس کی تفصیلات بتائی جائیں اور اس کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ اس پراجیکٹ پر عملدرآمد کی ذمہ داری کس کی ہو گی اور اس پراجیکٹ سے کون مستفید ہو گا؟ اس کے جواب میں انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ اس میں یونیسیف براہ راست این جی اوز کو فنڈز جاری کرے گی تو میں اس بات میں interested ہوں

کہ یہ این جی اوز کون recommend کرے گا اور کن این جی اوز کو کس criteria پر شامل کیا جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب والا! اس پراجیکٹ کی ذمہ داری سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کی ہو گی اور اس سے مستفید متعلقہ مستحقین ہوں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شگفتہ انور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شگفتہ انور، بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1606 ہے۔

جناب سپیکر، کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ شگفتہ انور، جی، پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

گوجرانوالہ میں دارالامان کے متعلق معلومات

*1606 محترمہ شگفتہ انور: کیا وزیر سماجی بہبود، وومن ڈویلپمنٹ اور بیت المال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا گوجرانوالہ میں کوئی دارالامان ہے؟ اگر ہے تو کس جگہ واقع ہے اور اس دارالامان میں اس وقت کتنی خواتین رہائش پذیر ہیں۔ ان میں سے کتنی خواتین کے cases عدالتوں میں pending ہیں۔ ان میں کتنی خواتین ورکنگ وومن اور کتنی گھریلو ہیں؟

(ب) اگر گوجرانوالہ شہر میں کوئی دارالامان نہیں ہے تو کیا حکومت کوئی ایسا ادارہ خواتین کی فلاح و بہبود اور رہائشی مسائل کے حل کے لئے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر ایسا ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) جی ہاں گوجرانوالہ میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام دارالامان نرسری چوک سینلائٹ ٹاؤن میں واقع ہے اور اس ادارے میں اس وقت 15 عورتیں اور 4 بچے

رہائش پذیر ہیں - 6 عورتوں کے کیس مختلف عدالتوں میں pending ہیں۔ ادارے میں 5 عورتیں ورکنگ وومن اور 4 عورتیں گھریلو ہیں۔

(ب) گوجرانوالہ میں دارالامان ہے۔ حکومت اس ادارے میں مقیم لڑکیوں کی فلاح و بہبود، رہائش اور طعام کا بندوبست کرتی ہے۔

جناب سپیکر، جی، آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شگفتہ انور، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک fact یہ ہے کہ اس میں 4 بچے اور 15 خواتین رہائش پذیر ہیں۔ اب یہ جو بچے دارالامان میں رکھے گئے ہیں کیا اس میں کوئی children wing علیحدہ بنایا گیا ہے یا وہ اپنی ماؤں کے ساتھ رہتے ہیں؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ اس کی ٹوٹل accommodation capacity کتنی ہے؟ تیسرا یہ کہ جو گھریلو خواتین ہیں کیا ان سے کسی قسم کی سروسز لی جاتی ہیں؟

جناب سپیکر، محترمہ! ضمنی سوال ایک ہی ہوتا ہے۔

محترمہ شگفتہ انور، جناب والا! معذرت چاہتی ہوں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کی ٹوٹل accommodation capacity کیا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! اس کی ٹوٹل capacity تقریباً 200 کے قریب ہے۔

جناب سپیکر، اگلا سوال جناب ظہور احمد خان ڈاہا کا ہے۔

جناب ظہور احمد خان ڈاہا، جناب والا! میرے سوال کا نمبر 1855 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

خانیوال میں بیت المال کی تقسیم کردہ امدادی رقوم کی تفصیل

*1855 جناب ظہور احمد خان ڈاھا، کیا وزیر سماجی بہبود، وومن ڈویلپمنٹ اور بیت المال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جولائی 2001 سے آج تک ضلع خانیوال کو کل کتنی رقم تقسیم برائے مستحقین کن مدوں میں دی گئی؟

(ب) یکم جولائی 2001 سے آج تک دی خانیوال امداد کے تمام مستحقین کی فہرست نام، پتا، شناختی کارڈ نمبر اور جس جس مد میں امداد دی گئی فراہم کی جائے؟

(ج) یکم جولائی 2001 سے آج تک کی وہ تمام انکوائریاں جو فنڈز کی تقسیم کے متعلق ہوئیں ان کی کارروائی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر موصلات و تعمیرات،

(الف) جولائی 2001 سے آج تک ضلعی بیت المال خانیوال کو جتنی رقم تقسیم برائے مستحقین مد وار کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی امداد	1436367
جہیز فنڈ	302610
وظیفہ طلباء	1125148
این۔جی۔اوز	1568151
قرض بلاسود	573074
علاج و معالجہ	253557
دیگر انتظامی اخراجات	139054
کل میزان	5397961

(ب) یکم جولائی 2001 سے آج تک دی جانے والی امداد کی تفصیل مدوار درج ذیل ہے۔

مالی امداد	1313000
جہیز فنڈز	301000
وظیفہ طلباء	905000
این۔جی۔اوز	489500
قرض بلاسود	3650000
علاج و معالجہ	299995
دیگر انتظامی خرچہ	53428
کل میزان	7011923

دی جانیوالی امداد کے تمام مستحقین کی فہرست مدوار نام' پتا' شناختی کارڈ نمبر اور جس جس مد میں امداد دی گئی علیحدہ علیحدہ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس دوران جو فنڈز تقسیم ہوئے ان سے متعلقہ کوئی انکوائری موصول نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر. جی' ضمنی سوال کریں۔

جناب ظہور احمد خان ڈاہا. جناب والا! میں صرف ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہوں گا کہ علاج معالجہ کے لئے -/253557 روپے انہوں نے وصول کئے اور انہوں نے خرچ میں بتایا ہے کہ -/299995 روپے ہے یعنی خرچ آمدن سے زیادہ ہوا ہے۔ یہ جو زائد خرچ کیا گیا ہے وہ رقم کہاں سے آئی ہے؟

جناب سپیکر. جی' وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات. جناب سپیکر سوال کو دہرا دیا جائے۔ (قہقہے)

جناب سپیکر. آرڈر پلیز' آرڈر پلیز۔ ڈاہا صاحب! آپ اپنا سوال دہرا دیں۔

جناب ظہور احمد خان ڈاھا، جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ علاج معالجہ کی مد میں -/253557 روپے حکومت کی طرف سے ان کو ملے لیکن انہوں نے اس مد سے -/299995 روپے خرچ کئے۔ یہ تقریباً پچاس ہزار روپے کے اضافی فنڈز کہاں سے آئے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! جو رقم ہمارے پاس پہلے سے موجود تھی وہ اس میں شامل کر لی گئی تھی۔

جناب ظہور احمد خان ڈاہا، جناب سپیکر! آمدنی صرف ایک مقررہ میعاد کے لئے پوچھی گئی تھی لہذا جو خرچ اور آمدن ہے وہ ایک مقررہ میعاد کے لئے ہے۔ اس سے پہلے کے پیسے اس میں شامل نہیں ہو سکتے۔

جناب سپیکر، اگلا سوال محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں، سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال ملک محمد اقبال چنڑ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، سوال dispose of ہوا۔

جناب سپیکر، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! جیسا کہ ابھی ایگریکلچر بل کی رپورٹ پیش ہوئی ہے۔ یہ انتہائی اہمیت کا حامل بل ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میں یہ تحریک پیش کروں۔۔۔

جناب سپیکر، میرے خیال میں ابھی کچھ سوالات رہتے ہیں ان کو مکمل ہو جانے دیں۔

وزیر قانون، جناب والا! سوالات ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ بطور N.G.O کب رجسٹرڈ ہوئی

*3-رانا آفتاب احمد خان: کیا وزیر سماجی بہبود، وومن ڈویلپمنٹ اور بیت المال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ ہذا کے تحت فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ سروس رجسٹرڈ کو بطور N.G.O کس تاریخ اور کس کے حکم کے تحت رجسٹرڈ کیا گیا؟

(ب) متذکرہ N.G.O کے منظور شدہ دستور اور حسابات کی آڈٹ رپورٹ اور اس کے قیام سے لے کر اب تک عہدیداران N.G.O اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ سوسائٹی کو محکمہ سماجی بہبود پنجاب میں بطور این۔جی۔او، رفاہی ادارہ جات کے (رجسٹریشن و کنٹرول) آرڈیننس مجریہ 1961 کے تحت رجسٹریشن نمبر 267/DDSW/RSD/94 مورخہ 19 جنوری 1994 کو رجسٹرڈ کیا گیا۔اس ادارے کی رجسٹریشن ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر فیصل آباد نے مروجہ قواعد و ضوابط کے تحت کی۔

(ب) فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ ایک فلاحی ادارہ ہے۔ یہ فیصل آباد میں رفاہی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اس کا باقاعدہ سالانہ آڈٹ منظور شدہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے کروایا جاتا ہے۔ اس کی آڈٹ رپورٹس تا سال 2001 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ مزید برآں ادارہ کے دستور کی منظور شدہ کاپی بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ سوسائٹی (رجسٹرڈ) کے مستقل ممبران /عہدیداران کی فہرست درج ذیل ہے۔

1۔ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر، فیصل آباد	صدر
2۔ ای ڈی او (ریونیو)، فیصل آباد	نائب صدر
3۔ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر، فیصل آباد	ممبر
4۔ ڈسٹرکٹ آفیسر (کوآرڈینیشن)، فیصل آباد	جنرل سیکرٹری /خزانچی
5۔ ای۔ڈی۔او (فنانس اینڈ پلاننگ)، فیصل آباد	ممبر
6۔ تحصیل میونسپل آفیسر، فیصل آباد	ممبر
7۔ ڈائریکٹر جنرل، فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی فیصل آباد	ممبر
8۔ ڈسٹرکٹ ٹرانسپورٹ آفیسر، فیصل آباد	ممبر
9۔ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)، فیصل آباد	ممبر
10۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)، فیصل آباد سٹی	ممبر
11۔ ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر، فیصل آباد	سیکرٹری نشر و اشاعت
12۔ ڈسٹرکٹ آفیسر (ایکسائز)، فیصل آباد۔	ممبر
13۔ ای ڈی او (ورکس)، فیصل آباد	ممبر
14۔ ایس پی (ٹریفک)، فیصل آباد	ممبر
15۔ ایڈمن آفیسر (ڈی سی او آفس)، فیصل آباد	ممبر
16۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)، فیصل آباد صدر	ممبر
17۔ اسسٹنٹ ڈی ای او (ریونیو)، فیصل آباد	ممبر
18۔ میاں کمال دین (ایڈمنسٹریٹر)، الائیڈ ہسپتال، فیصل آباد	ممبر
19۔ ایڈمنسٹریٹر (FUTS)، فیصل آباد	آفس سیکرٹری

صوبہ میں بے سہارا بزرگ شہریوں کے لئے رہائشی سہولتیں

*70۔ سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر سماجی بہبود، وومن ڈویلپمنٹ اور بیت المال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب میں بے سہارا بزرگ شہریوں کے لئے محکمہ نے کتنے رہائشی ادارے قائم کئے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں مقیم بے سہارا بزرگ شہریوں کو کیا سہولیات مہیا کی جاتی ہیں اور ان اداروں میں داخلہ کا کیا معیار ہے؟

(ج) آئندہ کس کس شہر میں مزید ادارے قائم کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے اور اگر کوئی منصوبہ نہیں تیار کیا گیا تو اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر، بہبود خواتین اور بیت المال پنجاب نے صوبہ میں بے سہارا بزرگ شہریوں کے لئے عافیت کے نام سے لاہور، ملتان، راولپنڈی میں ادارے قائم کر رکھے ہیں۔

(ب) ان اداروں میں مقیم بے سہارا شہریوں کو خوراک، رہائش، طبی سہولیات وغیرہ مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ان اداروں میں داخلہ کے لئے لازم ہے کہ:۔

i۔ اس کی عمر پچاس یا اس سے زائد ہو اور اس کی کفالت کرنے والا کوئی نہ ہو۔

ii۔ اس کے کوائف کی تصدیق متعلقہ علاقہ کا کوئی عوامی نمائندہ یا مجاز اداروں کے عہدیداران کریں۔

iii۔ اسے کوئی متعدی بیماری نہ ہو۔

(ج) چونکہ اب تعمیر و ترقی کا کام ضلعی سطح پر منتقل ہو چکا ہے۔ لہذا آئندہ ایسے منصوبے ضلعی حکومتیں تیار کریں گی۔

نشے کے عادی لاوارث بچے اور ان کی دادرسی

*531۔چودھری عبدالغفور خان، کیا وزیر سماجی بہبود، وومن ڈویلپمنٹ اور

بیت المال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور خصوصاً مال روڈ لاہور' داتا دربار اور اس کے گرد ونواح میں چھوٹے چھوٹے لاوارث بچے نشے کی حالت میں آوارہ گردی کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بچوں کی داد رسی کے لئے حکومت نے آج تک کوئی اقدام نہیں کیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی عدم توجہ کے باعث یہ بچے گدا گری کے پیشے کے ساتھ منسلک ہو رہے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان لاوارث بچوں کی داد رسی اور بہتر مستقبل کے لئے کیا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ حکومت نے اس سلسلہ میں کوئی اقدام نہیں کیا۔ اس ضمن میں داتا دربار کمپلیکس لاہور میں سماجی بہبود کا دفتر موجود ہے۔ یہ دفتر مختلف (رجسٹرڈ) غیر سرکاری فلاحی تنظیموں کی وساطت سے خدمات مہیا کر رہا ہے جس میں بہبود اطفال' بہبود خواتین' مریض' نادار' لاوارث لوگوں کی امداد وغیرہ کی خدمات شامل ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ حکومت کی عدم توجہی کے باعث بچے گدا گری کے پیشے سے منسلک ہو رہے ہیں۔ حکومت محدود وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر سرکاری تنظیموں (رجسٹرڈ) کے ساتھ مل کر مختلف پروگرام چلا رہی ہے تاکہ بچوں کو مختلف سماجی برائیوں سے بچایا جا سکے۔ ان کو زیور تعلیم سے آراستہ کریں اور روزگار مہیا کیا جائے تاکہ یہ کار آمد شہری بن سکیں۔ ان اقدامات میں پاکستان بیت المال نے غیر رسمی تعلیم کے لئے سکول کا اجراء کیا ہے جن میں بچوں کو تعلیم دی جا رہی ہے۔ اس ضمن میں رجسٹرڈ فلاحی تنظیمیں بھی خدمات مہیا کر رہی ہیں۔

(د) حکومت لاوارث، گھر سے بھاگے ہوئے، گم شدہ بچوں کی بازیابی، بحالی اور ان کے والدین/سرپرست تک پہنچانے کے حوالے سے "نگہبان" کے نام سے پنجاب کے آٹھ اضلاع میں خدمات مہیا کر رہی ہے۔ ان اداروں میں قیام کے دوران بچوں کی تعلیم، کھیل اور ذہنی تربیت کے مختلف پروگرام شامل ہیں۔ ایسا ہی ایک مثالی ادارہ لاہور عتب ایل۔او۔ ایس کام کر رہا ہے جو بچوں کے حوالے سے خدمات مہیا کر رہا ہے۔

<u>وضاحتی نوٹ:</u>

"نگہبان" لاہور کے زیر اہتمام دو ذیلی سنٹر داتا دربار اور بادامی باغ میں قائم ہیں جو انہی خطوط پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان سرکاری اداروں کے علاوہ مختلف رجسٹرڈ غیر سرکاری فلاحی تنظیمیں بھی بچوں کی فلاح و بہبود کے حوالے سے مختلف خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی تفصیلات

*695۔جناب بلال یاسین: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کہاں واقع ہے؟

(ب) سال 1999 سے آج تک اس انسٹیٹیوٹ کو کتنی گرانٹ کس کس مد میں فراہم کی گئی ہے اور یہ کس کس مد میں خرچ کی گئی ہے؟

(ج) اس انسٹی ٹیوٹ میں کس کس قسم اور کن کن افراد کو ٹریننگ دی جاتی ہے، سال 1999 سے آج تک کتنے افراد کو ٹریننگ دی گئی اور ان کی ٹریننگ پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(د) اس انسٹی ٹیوٹ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور ان کی سالانہ تنخواہ کتنی ہے؟

وزیر زراعت،

(الف) پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا دفتر 184۔ ایم گلبرگ III لاہور میں واقع ہے۔

(ب) انسٹیٹیوٹ کے سٹاف کی تنخواہ و الاؤنسز، کرایہ برائے عمارت دفتر، سفری و یومیہ خرچ الاؤنس، بجلی، ٹیلی فون، گیس، پانی، پٹرول، گاڑیوں کی مرمت، رسائل کتابیں و اخبارات، سٹیشنری، طباعت، طبی علاج برائے ملازمین، متفرق / اتفاقی ضروریات کے مقاصد کے لئے گرانٹ ملی اور انہی مدات پر خرچ کی گئی۔ 1999 سے آج تک ملنے والی گرانٹ مندرجہ ذیل ہے۔

سال	رقم گرانٹ (روپوں میں)
2000-1999	6545700/-
2001-2000	7273000/-
2002-2001	7273000/-
2003-2002 (ماہ جنوری تک)	4250000/-

(ج) اس انسٹیٹیوٹ کے بنیادی مقاصد میں مندرجہ ذیل مقاصد سر فہرست ہیں۔

1۔ اہم معاشی و سماجی مسائل پر تحقیق کرنا اور مطالعاتی رپورٹ شائع کرنا۔

2۔ حکومت کو معاشی پالیسیوں پر مشورہ دینا اور سفارشات مرتب کرنا۔

3۔ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کی مسائل حاضرہ کے تجزیہ میں معاونت کرنا۔

حکومت کی ہدایت کے مطابق انسٹیٹیوٹ معاشی تحقیق اور آبادی کے مسائل کے تجزیہ کے متعلق ٹریننگ بھی دے سکتی ہے تاہم مناسب عملے کی کمی کی وجہ سے مذکورہ سالوں میں اس قسم کی ٹریننگ کا اہتمام نہیں کیا گیا اور اس مقصد کے لئے کوئی خرچ نہیں ہوا۔

(د) پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں 45 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

بہاولپور کے چکوک کے درمیان رابطہ سڑک کی تعمیر

*714-چودھری محمود احمد، کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی بہاول پور نے برجی نمبر 46000 سے چک 187/7-R تک 5 کلومیٹر سڑک منظور کی ہے جو بن رہی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کی ضرورت نہ تھی بلکہ چک 186/7-R اور چک 174/7-R کو ملایا جاتا تو چک 187/7-R کو سڑک مل سکتی تھی اور تعمیر سڑک صرف اڑھائی کلومیٹر بنانے سے مسئلہ حل ہو جاتا تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس طرح اڑھائی کلومیٹر زائد سڑک تعمیر کرنے سے خواہ مخواہ کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ چولستان میں زیادہ آبادی والے چکوک کو تاحال کول راستہ ابھی تک نہ ملا ہے؟

وزیر زراعت،

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) جز (الف) کے جواب کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) جز (الف) کے جواب کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(د) درست ہے۔

یونین کونسل 178 بہاول پور میں سڑک کی تعمیر

*715-چودھری محمود احمد، کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا بہاولپور (چولستان) ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے 178 یونین کونسل تحصیل لیاقت پور میں تعمیر تارکول روڈ 37000 RD سے چک 176/7-R تک تعمیر کی منظوری دی ہے جبکہ سڑک میں اب 176/7-R سے آگے ایک اکیلے ڈیرہ خورشید بیتھلہ کے گھر تک تقریباً 2 کلومیٹر صرف ایک بندہ کو نوازنے کے لئے توسیع ہوئی ہے؛

(ب) کیا یہ منظور شدہ اضافی سڑک کسی اور چک یا آبادی کو فائدہ دے گی؛

(ج) کیا لاکھوں روپے صرف ایک آدمی کو نوازنے کے لئے خرچ کئے جا رہے ہیں؛

(د) کیا یہ فنڈز کا صحیح استعمال ہے؟

وزیر زراعت:

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) جز(الف) کے جواب کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) جز(الف) کے جواب کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے

(د) درست ہے۔

ترقیاتی فنڈز کی فراہمی میں ارکان اسمبلی سے امتیازی سلوک

*1144۔جناب محمد یار مونکا: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناب وزیراعلیٰ پنجاب نے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے بعد اپنی تقریر میں ہاؤس کے فلور پر اعلان کیا تھا کہ وہ اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلیں گے اور تمام ممبران کو ہر سطح پر برابر ترقیاتی فنڈز دیں گے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع بہاولنگر کے مخصوص ممبران اسمبلی کو Dera Programme سے فنڈ مختص کر کے سکیمیں بذریعہ D.C.O/E D.O-(Finance) منگوالی گئی ہیں؛

(ج) اگر جزِ بالا کا جواب ہاں میں ہے تو کیا جناب وزیر اعلیٰ حسب وعدہ نظر انداز کئے جانے والے ممبران کو Dera Programme سے ترقیاتی فنڈ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں' اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر زراعت:

(الف) درست ہے۔

(ب) Dera کے فنڈز جولائی 2001 میں چند مخصوص اضلاع کو جو خشک سالی سے زیادہ متاثر تھے مختص کر دیئے گئے تھے اور متعلقہ اضلاع نے اس کے مطابق سکیمیں بنا کر کام بھی شروع کر دیا تھا۔ تاہم موجودہ حکومت کے دور اقتدار میں Dera میں کچھ بچت سامنے آئی تھی جو متعلقہ اضلاع کے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسرز کو اس شرط کے ساتھ بھجوا دی تھی کہ اس رقم کے مساوی سکیمیں ایم۔پی۔اے حضرات کے باہمی مشورہ سے تیار کی جائیں۔

(ج) Dera نے مخصوص حالات کے تحت پنجاب کے صرف 15 اضلاع بشمول بہاولنگر میں جولائی 2001 سے کام شروع کیا تھا جب کہ موجودہ حکومت معرض وجود میں نہیں آئی تھی۔ لہٰذا جناب وزیر اعلیٰ صاحب' وزارت اعلیٰ کا قلمدان سنبھالنے سے پہلے کے جاری پروگرام میں سے یکساں فنڈز دینے کے پابند نہیں ہیں Dera Programme پنجاب کے 34 اضلاع میں سے صرف 15 اضلاع میں شروع کیا گیا ہے اور بہاولنگر سے پسماندہ تر اضلاع مثلاً مظفر گڑھ' جھنگ' نارووال' پاکپتن وغیرہ جیسے اضلاع بھی شامل نہیں کئے گئے۔ لہٰذا اگر مساوی فنڈز کی تقسیم کی بات کی جائے تو یہ اضلاع Dera فنڈز کے زیادہ حقدار ہیں۔

البتہ فاضل رکن اسمبلی کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ Dera-II Programme کے شروع کرنے کے کافی امکانات ہیں۔ اگر یہ پروگرام شروع کیا گیا تو جو پالیسی وزیر اعلیٰ صاحب کی منظوری سے تشکیل دی جائے گی اس کے مطابق تمام ارکان اسمبلی کو ساتھ لے کر چلا جائے گا اور تمام ارکان کو فنڈز مختص کرنے کی کوشش

کی جائے گی۔

بیت المال کی سکیمیں اور ان سے امداد حاصل کرنے کا طریقہ

*1206: جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر سماجی بہبود، وومن ڈویلپمنٹ اور بیت المال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بیت المال کے فنڈ سے مستحق افراد کی مالی امداد مختلف سکیموں کے ذریعے کی جا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بیت المال کے فنڈ سے مستحق افراد کی مالی امداد کے لئے بعض سکیمیں زیر غور ہیں؟

(ج) اگر جز (الف) اور (ب) درست ہیں تو جاری اور زیر غور سکیموں کی تفصیل بیان کی جائے نیز ان سکیموں سے مالی امداد حاصل کرنے کا طریقہ کار بیان کیا جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) جی ہاں۔ پنجاب بیت المال فنڈ سے درج ذیل مدوں کے تحت مستحق افراد کی مالی امداد کی جاتی ہے۔

1۔ رفاہی اداروں کو ان کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے مالی امداد۔
2۔ مستحق طلباء کو تعلیمی وظائف۔
3۔ ہنر مند افراد/بیواؤں کو بلاسود قرضہ جات۔
4۔ نادار اور معذور افراد کو یکمشت امداد۔
5۔ غریب خاندانوں کی بچیوں کے لئے مالی امداد۔
6۔ غریب مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے مالی امداد۔

(ب) پنجاب بیت المال کونسل نے اپنی حالیہ میٹنگ منعقدہ 3-مارچ 2003 میں تشدد کا شکار غریب تر خواتین کی پلاسٹک سرجری کے لئے صوبائی سطح پر محدود تعداد میں ایسی خواتین کی بیت المال سے مالی امداد کا فیصلہ کیا ہے۔ ضلع شیخوپورہ میں بگور سے متاثرہ خاندانوں کو فی خاندان پانچ ہزار روپے کے حساب سے مدد کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ کونسل نے اسی اجلاس میں تعلیم کے میدان میں مصروف عمل رفاہی اداروں کے مفاد عامہ کے جاری یا نئے / توسیعی منصوبوں کے لئے بیت المال فنڈ سے طویل المدت امداد دینے کا اصولی فیصلہ کیا ہے بشرطیکہ وہ ایک مقررہ معیار پر پوری اترتی ہوں۔

(ج) (الف) جاری سکیمیں

رفاہی اداروں کی مالی امداد۔

ضلعی بیت المال کمیٹی کی طرف سے رفاہی اداروں کو مالی امداد کی آخری حد پچاس ہزار روپے ہے اور پنجاب بیت المال کونسل کی طرف سے امداد کی کوئی حد نہیں۔

امداد کے لئے شرائط

1۔ ادارہ غیر تجارتی بنیادوں پر کام کر رہا ہو۔

2۔ محکمہ معاشرتی بہبود، ترقی خواتین و بیت المال پنجاب کے ساتھ رجسٹرڈ ہو۔

3۔ منصوبہ جس کے لئے امداد درکار ہے علاقہ میں اس کی ضرورت محسوس کی جاتی ہو۔

4۔ گوشوارہ آمدن و خرچ برائے آخری سال درخواست کے ساتھ منسلک کیا جائے۔

5۔ رفاہی ادارہ منظور شدہ امداد کا 1/3 حصہ اپنی طرف سے جمع کروانے کا پابند ہے۔

6۔ امداد کی شرائط پوری نہ کرنے یا امدادی رقم کے غلط استعمال پر ضلعی بیت المال کمیٹی / پنجاب بیت المال کونسل رفاہی ادارہ سے امدادی رقم واپس لینے کا اختیار رکھتی ہے۔

مستحق طلباء کو تعلیمی وظائف

وظائف

	ہوسٹل	بغیر ہوسٹل
پرائمری سے اوپر چھٹی تا دسویں کلاس	150/-	100/-
کالج لیول	1000/-	500/-
یونیورسٹی لیول	1000/-	500/-
صنعتی تعلیم	800/-	500/-

آخری امتحان میں 50 فیصد نمبر لینے والا طالب علم وظیفہ کا اہل ہوتا ہے۔

معذوروں اور لڑکیوں کے لئے اس مد میں فنڈز کی بالترتیب 2 اور 10 فیصد رقم مختص ہے۔

سرکاری تعلیمی اداروں یا تعلیمی بورڈ سے الحاق شدہ تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم طلباء کو امداد دی جاتی ہے۔

ہنر مند افراد /بیوائوں کے لئے بلاسود قرضہ جات

بلاسود قرضہ کی آخری حد -/25000 روپے فی مستحق ہے۔ مستحق ہنر مند، بے آسرا ہو اور خود کوئی کام کرنا چاہتا ہو۔ ایک چھوٹے گھر کے علاوہ کوئی جائیداد نہ ہو۔ بے روزگار ہو اور فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے بحالی نہ ہو رہی ہو۔ قرض کی واپسی 40 آسان قسطوں میں کی جاتی ہے۔

نادار اور معذور افراد کو یکمشت امداد

امداد کی کم از کم حد -/3000 روپے اور زیادہ سے زیادہ حد -/10000 روپے ہے۔ وہ افراد جو بے آسرا ہیں اور کسی ہنگامی مالی مشکل سے دو چار ہیں۔ جو زکوٰۃ یا پاکستان بیت المال سے امداد نہیں لے رہے وہ پنجاب بیت المال سے امداد کے مستحق ہیں۔

نوجوان یتیموں، ناداروں اور معذور افراد کو دوسروں پر ترجیح دی جاتی ہے۔

غریب خاندانوں کی بچیوں کے لئے مالی امداد

وہ غریب خاندان جو اپنی بچیوں کی شادی کے اخراجات برداشت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ امداد کی حد -/5000 روپے (ایک بچی کے لئے) ہے۔ درخواست کے ہمراہ نکاح نامہ منسلک کرنا ضروری ہے۔ بیواؤں، یتیم بچیوں کے غریب سرپرستوں اور غریب و نادار والدین کو ترجیح دی جاتی ہے۔

غریب مریضوں کے علاج کے لئے مالی امداد۔

علاج کے اخراجات مریض کی پہنچ سے باہر ہوں۔ ایک مریض کے علاج کے لئے زیادہ سے زیادہ امداد -/10000 روپے دی جاتی ہے۔ علاج سرکاری ہسپتال یا کسی این۔جی۔او کے ہسپتال میں کروانے پر امداد مہیا کی جاتی ہے۔ بیرون ملک علاج کے لئے امداد نہیں دی جاتی۔ مریض کے رہائشی ضلع میں مریض کے علاج کی سہولت نہ ہونے پر مریض کا علاج کسی دوسرے ضلع کے ہسپتال میں کروانے کی سہولت موجود ہے۔

(ب)زیر غور/زیر عمل سکیمیں

تعلیم کے میدان میں مصروف عمل رفاہی اداروں کے لئے

طویل المدت امداد کے لئے معیار

رفاہی ادارہ محکمہ معاشرتی بہبود ترقی خواتین و بیت المال کے ساتھ رجسٹرڈ ہو۔

رفاہی ادارہ کے تحت کم از کم ایک سکول تسلی بخش حد تک سے غیر تجارتی بنیادوں پر چل رہا ہو۔ رفاہی ادارہ کا سالانہ بجٹ دو لاکھ روپے یا زیادہ ہو۔ رفاہی ادارہ ہر سال کسی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے اپنے حسابات کا آڈٹ کرواتا ہو۔ درخواست کے ساتھ منصوبہ کے قابل عمل ہونے کی رپورٹ منسلک ہو خصوصاً۔

سکول کی عمارت/جگہ کے بارے تفصیل۔

اس علاقہ میں طلباء کی آبادی۔ مجوزہ فیسوں کی شرح۔ غیر نصابی سرگرمیوں کے لئے میدان کی فراہمی۔ منصوبہ کی آمدن و خرچ کا تخمینہ۔ اساتذہ کی دستیابی اور تربیت

کے انتظامات۔ رفاہی ادارہ ٹھوس وعدہ کرے گا کہ وہ امداد کی بندش کے بعد اپنی مدد آپ کے تحت منصوبہ کو جاری رکھے گا۔ رفاہی ادارہ یقین دہانی کروائے گا کہ دوران معاہدہ امدادی رقم سے خریدی گئی جائیداد / ساز و سامان کو بیچا یا کسی کو منتقل نہیں کیا جائے گا۔ رفاہی ادارہ کی انتظامیہ اچھی شہرت کی حامل ہو اور اس کا چناؤ رفاہی ادارہ کے دستور العمل کے مطابق عمل میں آیا ہو۔ رفاہی ادارہ امدادی رقم اور اپنی طرف سے جمع کی گئی رقم پر مشتمل ایک کھاتہ مقامی بنک میں کھلوائے گا اور اسی کھاتہ سے منصوبہ کے تمام اخراجات کر کے علیحدہ رجسٹر میں اس کا حساب رکھے گا اور پنجاب بیت المال کونسل کے نمائندہ کے دورہ یا خواہش پر حسابات کا معائنہ کروانے کا پابند ہو گا۔

(الف) اور (ب) میں درج سکیموں کے لئے مالی امداد کے حصول کا طریقہ کار

پنجاب بیت المال فنڈز کی تقسیم پورے صوبہ میں قائم ضلعی بیت المال کمیٹیوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔ ہر مد میں امداد کے حصول کے لئے الگ الگ درخواست فارم ضلعی بیت المال کمیٹیوں کے پاس دستیاب ہیں۔ مستحقین / رفاہی ادارے یہ فارم دفتری اوقات کار میں ان کمیٹیوں کے دفاتر سے بلا معاوضہ حاصل کر سکتے ہیں۔ درخواست کی وصولی کے بعد ضلعی کمیٹی درخواست میں درج کوائف کی مناسب چھان بین کرواتی ہے اور پھر افراد کی درخواستوں کی صورت میں اپنے اجلاس میں درخواستوں پر فیصلہ کر کے امدادی چیک جاری کر دیتی ہے یا نامنظوری کی اطلاع درخواست دہندہ کو کی جاتی ہے۔ N.G.O کی درخواستوں کی صورت میں' پچاس ہزار روپے کی امداد کی صورت میں خود فیصلہ اور عمل درآمد کا اختیار رکھتی ہے اور پچاس ہزار سے زائد امداد کی صورت میں اپنی سفارش ارفاہی ادارہ کی درخواست پنجاب بیت المال کونسل کے ریجنل ممبر کو برائے سفارش بھجواتی ہے جو کارروائی کے بعد پنجاب بیت المال کونسل کے صدر دفتر کو ارسال کرتا ہے اور پھر کونسل کی

انتظامی کمیٹی / کونسل اس پر حتمی فیصلہ کر کے اس پر عمل درآمد کے لئے واپس متعلقہ ضلعی کمیٹی کو کیس بھجوا دیتی ہے۔

N.G.O کے ممبران اور اس کے زیر انتظام چلنے والی ٹرانسپورٹ کی آمدن و خرچ کی تفصیل

*1330 **محترمہ خالدہ منصور:** کیا وزیر سماجی بہبود، وومن ڈویلپمنٹ اور بیت المال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ ایک رجسٹرڈ N.G.O کے طور پر چل رہی ہے؟

(ب) اس کے ممبران کون سے ہیں، کیا تمام ارکان سرکاری ہیں؟

(ج) اس کی سالانہ آمدن کیا ہے اور کہاں خرچ ہوتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ سوسائٹی کو محکمہ سوشل ویلفیئر میں بطور این۔جی۔او / رفاہی ادارہ جات کے رجسٹریشن و کنٹرول آرڈیننس مجریہ 1961 کے تحت رجسٹریشن نمبر 267/DDSW/FSD/94: مورخہ 19۔جنوری 1994 کو رجسٹرڈ کیا گیا اور یہ رجسٹرڈ این۔جی۔او کے طور پر چل رہی ہے۔

(ب) فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ سروس (رجسٹرڈ) کے مستقل ممبران / عہدیداران کی فہرست درج ذیل ہے۔ اس کے مطابق 17 ممبران سرکاری آفیسرز ہیں جبکہ ایڈمنسٹریٹر تنخواہ دار ہے اور پانچ ممبران غیر سرکاری ہیں۔ ممبران کی کل تعداد 23 ہے۔

1۔	ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر فیصل آباد	صدر
2۔	ای۔ڈی۔او (ریونیو) فیصل آباد	نائب صدر
3۔	ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر فیصل آباد	ممبر
4۔	ای۔ڈی۔او (فنانس اینڈ پلاننگ) فیصل آباد	ممبر

5۔	ڈسٹرکٹ آفیسر (کوآرڈینیشن) فیصل آباد	جنرل سیکرٹری اعزازی
6۔	تحصیل میونسپل آفیسر فیصل آباد	ممبر
7۔	ڈائریکٹر جنرل فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی فیصل آباد	ممبر
8۔	ڈسٹرکٹ ٹرانسپورٹ آفیسر فیصل آباد	ممبر
9۔	ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) فیصل آباد	ممبر
10۔	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) فیصل آباد سٹی	ممبر
11۔	ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر، فیصل آباد	سیکرٹری نشر و اشاعت
12۔	ڈسٹرکٹ آفیسر (ایکسائز) فیصل آباد	ممبر
13۔	ای۔ڈی۔او (ورکس) فیصل آباد	ممبر
14۔	ایس۔پی (ٹریفک) فیصل آباد	ممبر
15۔	ایڈمن آفیسر (ڈی۔سی۔او آفس) فیصل آباد	ممبر
16۔	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) فیصل آباد صدر	ممبر
17۔	اسسٹنٹ ڈی۔ای۔او (ریونیو) فیصل آباد	ممبر
18۔	میاں کمال دین (ایڈمنسٹریٹر) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد، 5 سول لائن فیصل آباد	لائف ممبر
19۔	ایڈمنسٹریٹر (FUTS) فیصل آباد	آفس سیکرٹری
20۔	چودھری محمد انور ولد فقیر محمد Y-12 مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد	غیر سرکاری ممبر / سوشل ورکر
21۔	چودھری فقیر محمد، داؤد کالونی فیصل آباد	ایضاً۔
22۔	چودھری شہباز خان ناگرہ، بلیک کالونی فیصل آباد	ایضاً۔
23۔	ریاض احمد گل، مین ٹرینل کوتوالی روڈ، فیصل آباد	ٹیکنیکل ممبر FUTS

(ج) فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ سوسائٹی کی سال 2001-2002 میں کل آمدن 1,95,94,500/- روپے ہے جبکہ اسی مالی سال میں اس کے اخراجات 86,71,612/- روپے ہیں۔ این۔جی۔او کی آمدن میں گاڑیوں کی تعداد کے مطابق کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اس کی آمدن میں سے تقریباً 50 لاکھ ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوتا ہے جبکہ بقایا رقم مختلف فلاحی منصوبہ جات پر آئین کے مطابق خرچ کی جاتی ہے جس میں سڑکوں کی حالت بہتر بنانا اور فیصل آباد میں تعلیمی ادارہ جات کی مالی اعانت شامل ہے۔

لاہور میں بیت المال کے فنڈز اور دیگر تفاصیل

*1362۔شیخ امجد عزیز: کیا وزیر سماجی بہبود' وومن ڈویلپمنٹ اور بیت المال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حکومت نے ضلع لاہور بیت المال کو جنوری 2001 تا دسمبر 2002 کتنے فنڈز فراہم کئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں بیت المال سے کتنے لوگوں کی کن بنیادوں پر امداد کی گئی' میرٹ یا سفارش' اگر میرٹ پر دی گئی تو اس کا معیار کیا تھا؟

(ج) جس اتھارٹی نے یہ منظوری دی ان کے نام و عہدوں سے آگاہ کیا جائے؟

(د) اس وقت ضلع لاہور بیت المال میں کتنے فنڈز موجود ہیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ اکثر مستحق غریب اور بے روزگار ہنرمند افراد کو یہ کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے کہ فنڈز نہیں ہیں اور گورنمنٹ مزید فنڈز مہیا نہیں کر رہی۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت ضلع لاہور بیت المال کو مزید فنڈز فراہم کرنے کو تیار ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) ضلع لاہور میں دو ضلع بیت المال کمیٹیاں کام کر رہی ہیں۔ پنجاب بیت المال کونسل کی طرف سے ضلع بیت المال کمیٹی نمبر 1 لاہور کو جنوری 2001 تا دسمبر 2002 کل -/6,012,106 روپے فراہم کئے گئے اور اسی مدت کے دوران ضلع بیت المال کمیٹی نمبر 2 لاہور کو -/7,762,090 روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے۔ اس طرح لاہور کی دونوں بیت المال کمیٹیوں کو کل -/13,774,196 روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں ضلع بیت المال کمیٹی نمبر 1 لاہور نے 719 افراد اور 5 غیرسرکاری رفاہی اداروں (این جی اوز) کی مالی مدد کی جبکہ ضلع بیت المال کمیٹی نمبر 2 لاہور نے اسی مدت کے دوران 881 افراد اور 18 غیرسرکاری رفاہی اداروں کی مالی مدد کی۔ اس

طرح ضلع لاہور میں اس عرصہ میں 1600 مستحق افراد اور 23 این۔جی۔اوز کی مالی امداد کی گئی۔ امداد کی منظوری صرف اور صرف میرٹ کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ یعنی پنجاب بیت المال کونسل کے قواعد وضوابط میں امداد کی مختلف مدوں کے لئے جو علیحدہ علیحدہ شرائط درج کی گئی ہیں اگر کوئی درخواست گزار ان شرائط کو پورا کرتا ہے تو وہ بیت المال فنڈز سے امداد کا مستحق قرار پاتا ہے اور ضلع بیت المال کمیٹیوں پر لازم ہے کہ وہ فنڈز کی دستیابی' پہلے آؤ اور پہلے پاؤ کی بنیاد پر مختص فنڈز کو شفاف اور منصفانہ طریقے سے پورے سال میں اس طرح تقسیم کریں کہ تمام ضلع کے حقیقی مستحقین کو فائدہ پہنچے۔

ضلع بیت المال کمیٹی نمبر 2 لاہور کی موجودہ تفصیل

1۔ چودھری محمد اسماعیل	چیئرمین
2۔ کرنل (ر) اشتیاق خان	وائس چیئرمین
3۔ اے۔ڈی۔سی(جی)	سرکاری ممبر
4۔ راؤ محمد اکرم	ممبر
5۔ قلب لال	ممبر
6۔ ملک آفتاب	ممبر
7۔ محمد بشیر بخش	ممبر
8۔ سید علی اسد بخاری	ممبر
9۔ شعیب صدیقی	ممبر
10۔ میاں ملک حق نواز	ممبر
11۔ مسز فاطمہ خان	ممبر
12۔ انیس الرحمٰن	ممبر
13۔ ڈاکٹر امجد چشتی	ممبر

14۔ چودھری اللہ بخش	ممبر
15۔ پادری معراج مسیح	ممبر
16۔ خالد سندھو	ممبر
17۔ پیٹر ایم گل	ممبر
18۔ بیگم منور سلطانہ	ممبر
19۔ عبدالسلام پتا	ممبر
20۔ خالد پرویز	ممبر
21۔ ملک امین الاسلام	ممبر
22۔ الحاج صوفی محمد اکبر	ممبر
23۔ ثناء اللہ خان	ممبر
24۔ راجہ جبار	ممبر
25۔ ڈاکٹر ظفر احمد ہاشمی	ممبر
26۔ ڈسٹرکٹ آفیسر معاشرتی بہبود	ممبر اسیکرٹری

(ج) پورے صوبہ میں قائم ہر ضلع بیت المال کمیٹی کو اختیار ہے کہ وہ درخواستیں وصول کر کے مناسب چھان بین کے بعد بحیثیت مجموعی امداد منظور یا نامنظور کرے۔

(الف) ضلع بیت المال کمیٹی نمبر 1 لاہور کی موجودہ تفصیل

1۔ ڈاکٹر نسیم الدین خواجہ	چیئرمین
2۔ محمد عارف خاں	وائس چیئرمین
3۔ اے۔ڈی۔سی (جی)	سرکاری ممبر
4۔ مصطفےٰ اشرف رضوی	ممبر
5۔ چودھری محمد حسین	ممبر
6۔ زاہد احمد خان	ممبر

7۔ ڈاکٹر سلیمان سراج	ممبر
8۔ چودھری ذوالفقار	ممبر
9۔ نصراللہ قادری	ممبر
10۔ عثمان نوری	ممبر
11۔ حاجی منیر	ممبر
12۔ ڈاکٹر نصیر احمد شیخ	ممبر
13۔ مسز زرین حسین	ممبر
14۔ ملک آصف	ممبر
15۔ محمد اقبال	ممبر
16۔ ملک قیصر	ممبر
17۔ سموئیل کھوکھر	ممبر
18۔ خالد اشرفی	ممبر
19۔ پیر امین ساجد	ممبر
20۔ چودھری ادریس	ممبر
21۔ مسز شاہیمہ رحمان	ممبر
22۔ ڈاکٹر غلام فرید	ممبر
23۔ منظور حسین	ممبر
24۔ حاجی محمد یوسف	ممبر
25۔ ڈاکٹر بہادر خان	ممبر
26۔ ثناء اللہ خان	ممبر
27۔ میاں محمد یوسف	ممبر
28۔ ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر	ممبر اسیکرٹری

(د) 31۔اکتوبر 2002 تک ضلع بیت المال کمیٹی نمبر 1 لاہور کے پاس -/1584394 روپے موجود تھے جبکہ دسمبر 2002 تک ضلع بیت المال کمیٹی نمبر 2 کے پاس -/1894692 روپے موجود تھے۔

(ہ) یہ بات درست نہیں۔ تاہم درخواست گزاروں کی تعداد بہت زیادہ اورفنڈز محدود ہونے کے سبب ہر درخواست گزار کی مدد کرنا ممکن نہیں کیونکہ حکومت کی طرف سے پنجاب بیت المال کو سالانہ 5 کروڑ روپے کے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں جو صوبہ کی 35 ضلعی بیت المال کمیٹیوں میں مستحقین کی امداد کے لئے تقسیم کر دیئے جاتے ہیں۔ حکومت سے پنجاب بیت المال کو سالانہ گرانٹ میں خاطر خواہ اضافہ کرنے کے لئے پہلے ہی استدعا کی جا چکی ہے' جواب کا تاحال انتظار ہے۔

محکمہ کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے قوانین' سیکرٹری اور وزارت کی تفصیلات

*1432۔ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر سماجی بہبود' وومن ڈویلپمنٹ اور بیت المال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) بمطابق Devolution Plan ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر' کمیونٹی ڈویلپمنٹ جو کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں تعینات ہوتے ہیں' وہ پنجاب کے کون سے محکمہ کے زیر انتظام ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ محکمہ کا سیکرٹری کسی کو بنایا گیا ہے؟

(ج) کیا مذکورہ محکمہ کی وزارت کا قلمدان کسی وزیر کے پاس ہے؟

(د) کیا مذکورہ محکمہ کے قوانین وضع کئے گئے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) بمطابق Devolution Plan ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر کمیونٹی ڈویلپمنٹ ضلعی سطح پر تین مختلف محکموں کے گروپ کا انچارج ہے جس میں محکمہ سماجی بہبود، محکمہ کوآپریٹوز اور محکمہ محنت شامل ہیں۔ تاہم مذکورہ آفیسران کی تعیناتی سروسز جنرل ایڈمنسٹریشن کرتا ہے جبکہ ان کو کسی ایک محکمہ کے ماتحت نہ رکھا گیا ہے۔

(ب) صوبائی سطح پر تینوں محکموں کے الگ الگ سیکرٹری اور وزیر تعینات ہیں۔

(ج) محکمہ محنت اور امداد باہمی کے وزراء موجود ہیں جبکہ وزیر سماجی بہبود کی فی الحال تقرری نہ ہوئی ہے۔

(د) تینوں محکموں کے علیحدہ علیحدہ قوانین وضع کئے گئے ہیں۔

خانیوال میں بیت المال کی گرانٹ کی تفصیل

*1458، مخدوم سید محمد مختار حسین، کیا وزیر سماجی بہبود، وومن ڈویلپمنٹ اور بیت المال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) بیت المال ضلع خانیوال کو سال 2001-2002 میں کل کتنی گرانٹ دی گئی، اس کی تقسیم کا طریقہ کار کیا تھا؛ استفادہ کنندگان کے نام، پتا جات، ولدیت مع شناختی کارڈ نمبر کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) نیز کیا پی۔پی 212 اور دیگر علاقہ کے فنڈز کی تقسیم مساوی ہوئی؛

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) ضلع بیت المال کمیٹی خانیوال کو سال 2001 میں پنجاب بیت المال کونسل سے 1332439/- روپے اور سال 2002 میں 1407000/- روپے کی گرانٹ دی گئی۔ اس کمیٹی نے سال 2001 میں 77 مستحق افراد جب کہ سال 2002 میں 470

مستحق افراد اور 19 غیر سرکاری رفاہی اداروں کو مالی امداد فراہم کی۔ درخواست گزار کو جس مقصد کے لئے امداد مطلوب ہوتی ہے اس سے متعلقہ فارم درخواست اپنے ضلع کی ضلعی بیت المال کمیٹی سے حاصل کرتا ہے اور اس کو مکمل کر کے اسی کمیٹی کے پاس جمع کرواتا ہے۔ ضلعی بیت المال کمیٹی کی ایک ذیلی کمیٹی جسے سکروٹنی کمیٹی کہا جاتا ہے درخواست کی چھان بین کے بعد درخواست پر اپنی سفارش تحریر کر کے اسے ضلعی بیت المال کمیٹی کے حوالے کر دیتی ہے۔ اس کے بعد ضلعی بیت المال کمیٹی اپنے اگلے ماہانہ اجلاس میں درخواست پر مناسب فیصلہ کر کے امداد کی منظوری کی صورت میں امدادی چیک درخواست گزار کو دیتی ہے یا نامنظوری کی اس کو اطلاع کر دیتی ہے۔ ضلعی بیت المال کمیٹی سے مستفید ہونے والے مستحقین اور غیر سرکاری رفاہی اداروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب بیت المال کونسل کے قواعد و ضوابط کے مطابق صوبہ کی تمام ضلعی بیت المال کمیٹیوں (بشمول ضلعی بیت المال کمیٹی خانیوال) کو بجٹ کا 80 فیصد ضلع آبادی کی بنیاد پر اور بقیہ 20 فیصد مساوی طور پر فراہم کیا جاتا ہے اور ضلع بیت المال کمیٹیوں پر لازم ہے کہ مختص فنڈز کو پورے سال میں اور پورے ضلع کی بنیاد پر پہلے آؤ اور پہلے پاؤ کے اصول پر مستحقین میں شفاف اور منصفانہ طریقے سے تقسیم کریں۔

پی اینڈ ڈی کا محکمانہ سٹیٹس

*1490۔ جناب محمد قمر حیات کاٹھیا: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا پی اینڈ ڈی (رولز آف بزنس) کے مطابق سیکرٹریٹ کا انتظامی محکمہ ہے یا کہ بورڈ' اس امر کا فیصلہ کتنے عرصہ میں ہو گا؟

(ب) اگر پی اینڈ ڈی ایک انتظامی محکمہ ہے تو اس کے ملازمین کو ترقی کے مواقع S&GAD کے مطابق کیوں نہیں ہیں؟

(ج) S&GAD نے اپنے مراسلہ نمبری SOS.IX(S&GAD)6-1/84 P-II مورخہ 14-06-1988 کی روشنی میں پی اینڈ ڈی کے ملازمین کے مستقبل کے بارے میں ابھی تک فیصلہ کیوں نہیں کیا؟

(د) کارروائی اجلاس / میٹنگ 9-4-2002 کی روشنی میں حکومت پنجاب نے محکمہ پی اینڈ ڈی کے ملازمین کے مستقبل کے بارے میں کیا پیش رفت کی ہے؛

وزیر زراعت:

(الف) حکومت پنجاب کے رولز آف بزنس مجریہ 1974 کے مطابق پی اینڈ ڈی ایک محکمہ ہے۔ اس محکمہ کا انتظامی سربراہ سیکرٹری پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہے جو دیگر محکموں کے سیکرٹری صاحبان کی طرح مالی اور انتظامی معاملات نمٹانے کے لئے حکومت کے تفویض کردہ اختیارات استعمال کرتا ہے۔ تاہم یہ محکمہ دوسروں سے اس طرح ممتاز ہے کہ اس میں غیر انتظامی امور' منصوبہ بندی اور ترقی سے متعلقہ پالیسی معاملات میں حکومت کی اعانت کے لئے سیکرٹری کے علاوہ چیئرمین اور ممبران کا تقرر بھی کیا جاتا ہے۔ اس طرح چیئرمین پی اینڈ ڈی بورڈ ادارہ کا سربراہ ہوتا ہے اور سیکرٹری اس کی نگرانی میں اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔

(ب) پی اینڈ ڈی کے ملازمین کو اپنے قواعد و ضوابط کے مطابق ترقی کے مواقع حاصل ہیں جبکہ S&GAD کے ملازمین کو ان کے اپنے قواعد و ضوابط کے مطابق ترقی کے مواقع حاصل ہیں۔

(ج) S&GAD نے اس سلسلہ میں اپنے مؤقف سے آگاہ کر دیا ہے' جس کا جواب جز(د) میں تفصیل سے دیا جا رہا ہے۔

(د) محکمہ پی اینڈ ڈی کے ماتحت سٹاف کا یہ دیرینہ مطالبہ ہے کہ انہیں S&GAD کے ماتحت سٹاف کے ساتھ ضم کر دیا جائے۔ اس معاملہ پر محکمہ پی اینڈ ڈی اور محکمہ S&GAD میں طویل مشاورت رہی۔ 09-04-2002 کی میٹنگ بھی اسی سلسلہ کا ایک حصہ ہے۔ اس سلسلے میں S&GAD کا موقف درج ذیل ہے۔

i۔ محکمہ پی اینڈ ڈی کے ماتحت ملازمین محکمہ پی اینڈ ڈی نے اپنے قواعد و ضوابط کے تحت بھرتی کئے جبکہ S&GAD کے ماتحت ملازمین پنجاب منسٹیریل رولز 1982 کے تحت بھرتی کئے جاتے ہیں۔ سیکرٹریٹ کے ملازمین صرف سیکرٹریٹ کے لئے ہوتے ہیں جبکہ محکمہ پی اینڈ ڈی اپنے ملازمین کو ضلعی دفاتر میں بھی تعینات کرتا ہے۔ دونوں اپنے اپنے قواعد و ضوابط کے تحت کام کرتے ہیں اور ترقی پاتے ہیں۔

ii۔ پی اینڈ ڈی بورڈ کے تحت بھرتی کردہ ملازم پی اینڈ ڈی بورڈ کا حصہ ہیں اور محکمہ پی اینڈ ڈی کا حصہ نہ ہیں اس لئے پہلے پی اینڈ ڈی اس بات کا حکومت سے فیصلہ کرائے کہ وہ بورڈ ہے یا کہ محکمہ؛

iii۔ اگر ان ملازمین کو S&GAD میں ضم کیا جائے تو سنیارٹی کے تعین کے مسائل اور لاہور سے باہر تعیناتی کے مسائل پیدا ہو جائیں گے جو بہت پیچیدگیاں پیدا کریں گے۔

iv۔ محکمہ پی اینڈ ڈی اس بات پر غور کرے کہ کیا وہ اپنے گزیٹڈ ملازمین کے کیڈر میں ان کے لئے ترقی کے مواقع پیدا کر سکتا ہے۔

محکمہ پی اینڈ ڈی محکمہ S&GAD سے ایک طویل مشاورت کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ بیشک محکمہ پی اینڈ ڈی کے ملازمین کی محکمہ S&GAD میں انضمام ان کے لئے بطور سیکشن آفیسر ترقی کے راستے کھول دے گا لیکن اس سے نہ صرف سنیارٹی کے بے شمار جھگڑے پیش آئیں گے بلکہ ضلعوں میں تعیناتی و تبادلہ کے مسائل بھی پیدا ہوں گے کیونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی کے سیکرٹریٹ اور ضلعوں میں تعینات

عہدہ کی سنیارٹی مشترکہ ہے۔ S&GAD میں انضمام کی صورت میں ایک تو ان ملازمین کی لاہور سے باہر دیگر ضلعوں میں ٹرانسفر کرنے میں مشکلات پیش آئیں گی۔ دوسرا ضلعوں میں تعینات وہ عملہ جو لاہور سیکرٹریٹ میں ملازمت نہیں کرنا چاہتا ان کو واپس لاہور آنا پڑے گا کیونکہ وہ سیکرٹریٹ کے ملازمین بن جائیں گے۔ لہذا اب اس بات پر مزید زور دینا مناسب نہ ہو گا۔ تاہم محکمہ پی اینڈ ڈی اس بات پر غور کرنے کے لئے تیار ہے کہ وہ کیا شرائط ہوں جن کے تحت اس کا ماتحت عملہ گزیٹڈ عہدوں پر ترقی پا سکے۔

ملتان میں بیت المال فنڈ کی تقسیم اور مستحقین کی تفصیل

*1871۔محترمہ زیب النساء قریشی: کیا وزیر سماجی بہبود، وومن ڈویلپمنٹ اور بیت المال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ بیت المال ضلع ملتان کس بنیاد پر مالی امداد فراہم کرتا ہے، کس معیار / میرٹ پر مالی امداد دی جاتی ہے، اس کی تفصیل مہیا کی جائے؟

(ب) جنوری 2002 تا دسمبر 2002 میں کن کن افراد کو مالی امداد دی گئی، کتنی کتنی امداد دی گئی، ان کے نام و پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) ضلعی بیت المال کمیٹی ملتان کی طرف سے مالی امداد غریب، لاوارث ضعیف، معذور، بیوگان اور یتیموں کی بحالی کے لئے دی جاتی ہے۔ درخواست گزار سے طبع شدہ فارم پر درخواست مندرجہ ذیل دستاویزات کے ساتھ لی جاتی ہے۔

1۔ معذور — شناختی کارڈ کی مصدقہ فوٹو کاپی، معذوری کا سرٹیفکیٹ

2۔ بیوہ — شناختی کارڈ کی مصدقہ فوٹو کاپی، شوہر کی فوتیدگی کا سرٹیفکیٹ

3۔ یتیم — شناختی کارڈ کی مصدقہ فوٹو کاپی، والد کی فوتیدگی کا سرٹیفکیٹ

4۔ غریب، لاوارث — شناختی کارڈ کی مصدقہ فوٹو کاپی۔

ضعیف

درخواست وصول کرنے کے بعد یہ درخواست ضلعی بیت المال کمیٹی کے ممبر کو برائے پڑتال بین استعارش کی جاتی ہے۔ متعلقہ ممبر کی سفارش کے بعد اسے کمیٹی کے اجلاس میں پیش کیا جاتا ہے۔ استحقاق کی بنیاد پر فٹ ہونے کی صورت میں زیادہ سے زیادہ -/10000 روپے تک بذریعہ کراس چیک مالی امداد جاری کی جاسکتی ہے۔

1999 سے چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ترقیاتی منصوبہ جات کی تفصیل

*1945، ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) سال 1999 سے آج تک چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے کتنے ترقیاتی منصوبے کس کس جگہ، کتنی کتنی لاگت سے مکمل کئے ہیں اور کتنے ابھی تک زیر تکمیل ہیں؛

(ب) یہ منصوبہ جات کن کن کی سفارشات پر شروع ہوئے ہیں؛

(ج) ان منصوبہ جات کی افادیت بیان فرمائیں؛

(د) ان منصوبہ جات کی منظوری دینے والی مجاز اتھارٹی کا نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ہ) آئندہ سال کے دوران چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کون کون سے ترقیاتی منصوبے مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؛

وزیر زراعت:

(الف) 1999 سے اب تک چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے تکمیل شدہ اور زیر تکمیل ترقیاتی منصوبہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا منصوبہ جات پبلک ڈیمانڈ اور عوامی نمائندگان کی سفارشات پر اور علاقے کی حقیقی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے شروع کئے گئے۔

(ج) مذکورہ بالا منصوبہ جات علاقہ چولستانی لوگوں کی فلاح اور بنیادی ضروریات مثلاً آب نوشی/ آبپاشی، تعلیم، ذرائع آمدورفت، صحت، ذرائع آمدنی و روزگار کی فراہمی کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(د) ان منصوبہ جات کی منظوری صوبائی سطح پر مجاز اتھارٹی P.D.W.P اور چولستان کی ذیلی ترقیاتی کمیٹی اندریں سربراہی وائس چیئرمین / منیجنگ ڈائریکٹر بہاول پور نے مروجہ قواعد و ضوابط کے تحت دی تھی۔

(ہ) سالانہ ترقیاتی پروگرام 2003-2004 کی حتمی منظوری ابھی تک نہ ہوئی ہے۔ لہذا ایسے منصوبہ جات کی تفصیل مہیا کرنا ممکن نہ ہے۔

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق کو لیتے ہیں۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں یہی گزارش کرنا چاہتا تھا۔ میں ایوان کی کارروائی ملتوی کرانا چاہتا تھا اور آپ سے گزارش کرنا چاہتا تھا کہ بقایا business کو pend فرما کر فوری طور پر اس بل کو take up کیا جائے۔

جناب سپیکر، میری گزارش ہے کہ صرف پانچ منٹ کے بعد take up کرتے ہیں۔ یہ privilege motion ہے محترمہ بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کی 'not moved' motion next motion No 29 ۔ ہوئی dispose of 'not moved' محترمہ بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ next motion No 30 ۔ ہوئی motion dispose of not 'moved' شیخ امجد عزیز صاحب next motion No 31 ۔ ہوئی motion dispose of 'not moved' سید احسان اللہ وقاص next motion No 32 ۔ ہوئی motion dispose of ڈاکٹر سید وسیم اختر، چودھری محمد شوکت، مولانا غلام فرید ہزاروی، جناب فیاض الحسن چوہان، محترمہ زیب النساء قریشی 'not moved' motion dispose of ہوئی ۔ محترمہ انجم سلطانہ صاحبہ next motion No 33 'not moved' motion dispose of ہوئی۔ چودھری عبدالغفور صاحب next motion No 34 'not moved' motion dispose of شیخ امجد عزیز next motion No 35 'not moved' motion dispose of ہوئی۔ جی، وزیر قانون!

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ 234 کے تحت مسودہ قانون پنجاب زرعی انکم ٹیکس (ترمیم) مصدرہ 2003 پر بحث کے لئے متعلقہ قواعد کی مقتضیات کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW: Sir, I request that the requirement of relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be dispensed with under rule 234 of the said rules for taking up the Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill, 2003 (Bill No. XII of 2003), for consideration and passage at once.

MR SPEAKER: Thank you. Motion for suspension of rules Minister for Law has given a notice that requisite rules be suspended

and the Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill, 2003 as recommended by the Special Committee No 2, be taken into consideration at once and be passed.

(The motion was carried)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) زرعی انکم ٹیکس پنجاب مصدرہ 2003

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill, 2003. Minister for Law

MINISTER FOR LAW: Sir, I move -

> "That the Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill, 2003, as recommended by the Special Committee No 2, (Bill No XII of 2003), be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is -

> "That the Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill, 2003, as recommended by the Special Committee No. 2, (Bill No. XII of 2003), be taken into consideration at once "

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is -

"That the Punjab Agricultural Income Tax , (Amendment) Bill , 2003 , as recommended by the Special Committee No 2, be taken into consideration at once. "

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause.

CLAUSE-2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is -

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE-3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is -

'That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill. "

(The motion was carried)

CLAUSE-1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is -

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, The Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:-

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, The Long Title of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is.-

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

Minister for Law!

MINISTER FOR LAW: Sir, I move.-

"That the Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill, 2003 (Bill No XII of 2003) be passed, "

MR SPEAKER: The motion moved is:-

"That the Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill, 2003 (Bill No. XII of 2003) be passed."

The motion moved and the question is -

"That the Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill, 2003 (Bill No. XII of 2003) be passed."

(The motion was carried)

The Bill is passed.

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! انتہائی افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم ان لوگوں میں تھے جو یہ چاہتے تھے کہ کسی اچھے فارمولے پر یہاں اکٹھے بیٹھ کر کام کریں لیکن آج اسمبلی میں آ کر جو صورتحال دیکھی مجھے اس پر مزید افسوس ہوا کل آپ کی موجودگی میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ہمارے جو راہنما گرفتار ہیں انہیں رہا کر دیا جائے اور آپ نے یہ مہربانی کی تھی کہ ٹھیک ہے میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ پولیس ان کو پکڑے۔

جناب سپیکر: جی' بالکل میں نے انہیں پکڑنے کا نہیں کہا تھا۔

جناب ارشد محمود بگو: یہ فیصلہ ہوا تھا کہ انہیں چھوڑ دیا جائے۔ ہم نے کہا کہ اس کے بعد مذاکرات کریں گے۔ آج ہماری Avari Hotel میں میٹنگ تھی۔ صبح وہاں پر حکومت کی طرف سے ملتان سے تعلق رکھنے والے ایک ایم پی اے' جو ہمارے دوست ہیں' کل بھی وہ بڑا اچھا رول کر رہے تھے' وہ اس میٹنگ میں گئے ہیں اور راجہ بشارت صاحب کی طرف سے انہوں نے ہمیں یعنی اپوزیشن کو پیغام دیا کہ آپ P. C. Hotel میں آئیں' ہم وہاں بیٹھ کر مذاکرات کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ارشد محمود بگو: راجہ صاحب! مجھے بات کرنے دیں پھر آپ جواب دیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! پلیز بات کرنے دیں۔ سن لیں کوئی بات نہیں۔ جی' ارشد محمود بگو

صاحب۔ (قطع کلامیاں)

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ہاؤس کو in order کر دیں میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ جی

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! دنیا نے جمہوریت کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ اپوزیشن ہمیشہ اس ہاؤس کا ایک حصہ ہوتی ہے اور ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ اگر پرسوں ہم نے بدتمیزی کی ہے تو کل ہمارے حزب اقتدار کے دوستوں نے بھی کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ ہم کل بھی وہی role ادا کر رہے تھے جو ہمیں کرنا چاہئے تھا۔ میں گیلانی صاحب' کچھ دوسرے وزراء اور ممبر صاحبان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنھوں نے کل یہاں پر بڑا اچھا role play کیا ہے۔ طاقت سے کبھی حکومتیں نہیں چلتیں۔ آپ نے ہمیں یہ سیٹیں الاٹ کی ہوئی ہیں اور حالت یہ ہے کہ یہاں ہماری سیٹوں پر حکومتی اراکین براجمان ہیں۔ most welcome یہ یہاں بیٹھیں' ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے' یہ ہمارے بھائی ہیں لیکن نہ یہ اچھی روایت ہے اور نہ ہی اچھی بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اتنا بڑا issue نہیں تھا کہ ہم آپس میں مل بیٹھ کر اس کو حل نہ کر سکتے۔ یہ definitely آج حل ہو جاتا' definitely ہم آج آپ کے ساتھ مل کر یہاں پر بات کرتے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج وہی ڈرامہ دہرایا گیا ہے جو کل کیا گیا ہے۔ اسمبلی کے باہر ہمارے لیڈران اور ممبران کو پولیس نے گرفتار کیا ہے' ان کے ساتھ بدتمیزی کی ہے۔ آپ اس ہاؤس کے custodian ہیں۔ ہم آپ سے بات بھی کر سکتے ہیں' آپ سے request بھی کر سکتے ہیں اور ہمیں آپ پر مان ہے۔ ہم آپ کی عزت اور احترام میں کوئی فرق نہیں لانا چاہتے۔ آپ ہمارے لئے ایک باپ کی مانند ہیں اور ایک باپ کے لئے اس کی اولاد برابر ہوتی ہے' چاہے وہ بُری ہو' چاہے وہ اچھی ہو۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ معزز ممبر کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے کہ حکومت کسی اور طریقے سے' شاید طاقت سے چاہتی ہے کہ یہ مسئلہ حل کیا جائے حالانکہ طاقت سے ایسے مسئلے حل نہیں ہوتے۔

جن لوگوں نے طاقت استعمال کی وہ آج کہاں گئے؟ آج میرے دوستوں نے مجھ پر ذمہ داری ڈالی ہے کہ آپ ہماری طرف سے بات کریں لہذا میں آپ سے درخواست کروں گا کہ طاقت سے یہ مسئلے حل نہیں ہوں گے۔ میں انتہائی افسوس کے ساتھ اور انتہائی غم زدہ حالت میں کہتا ہوں کہ آج پھر ہمارے دوستوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے لہذا ہم ہاؤس سے احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ارشد محمود بگو صاحب! میری صرف اتنی گزارش ہے کہ آپ پہلے وزیر قانون کا موقف سن لیں بعد میں بے شک واک آؤٹ کر جائیں۔ جی، وزیر قانون صاحب!

معزز ممبران حزب اختلاف، وزیر قانون کا موقف ہمارے قابل سنیں گے۔ پہلے انھیں رہا کیا جائے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! صحافیوں کو بھی آج مارا گیا ہے۔ ہمارے ممبران اور پریس کے ساتھ جو ظلم ہوا ہے ہم اس پر احتجاجاً ہاؤس سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف شیم شیم کے نعرے لگاتے ہوئے ہاؤس سے واک آؤٹ کر گئے)

(اس مرحلے پر پریس گیلری کے صحافی حضرات بھی واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: رائے صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

رپورٹیں

مجلس ایوان کی رپورٹ نمبر 1

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئی)

RAI RAB NAWAZ: Sir, I, Rai Rab Nawaz, Chairman of the House Committee, lay-

"The report of the House Committee in respect of Revision of the Provincial Assembly of the Punjab Hostel Rules 2002 on the table of the House "

MR SPEAKER: The Report of the House Committee in respect of Revision of the Provincial Assembly of the Punjab Hostel Rules 2002 has been laid on the table of the House

(رپورٹ پیش ہوئی)

مجلس ایوان کی رپورٹ نمبر 2

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئی)

RAI RAB NAWAZ: Sir, I, Rai Rab Nawaz, Chairman of the House Committee, lay

"The report of the House Committee in respect of preparation and issuance of the Plates (MPA) to be displayed on the vehicles of the MPAs on the table of the House "

MR SPEAKER: The report of the House Committee in respect of preparation and issuance of the Plates (MPA) to be displayed on the vehicles of the MPAs has been laid on the table of the House

(رپورٹ پیش ہوئی)

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹیں

برائے سال 2001اور 2002

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

جناب سپیکر : جی، وزیر قانون!

MINISTER FOR LAW: Sir, I lay

The annual reports of the Punjab Public Service Commission for the years 2001 and 2002

MR SPEAKER: The annual reports of the Punjab Public Service Commission for the years 2001 and 2002 have been laid on the table of the House

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر ۔ کیا آپ آج wheat procurement پر بحث کرنا چاہیں گے؟

وزیر قانون : جناب والا! اس کے لئے کوئی اور تاریخ مقرر کر لیں گے۔

جناب سپیکر : ٹھیک ہے۔ آج کے اجلاس کا جو ایجنڈا تھا وہ مکمل ہوا۔ اب ہاؤس کل صبح 9:00 بجے تک کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ : 29 ۔منی 2003

1۔ سوالات (محکمہ جات بہبود آبادی' امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ اور تحفظ ماحولیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

2۔ سرکاری کارروائی

(i) تحریک زیر قاعدہ 244-A قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997

(ii) خوراک اور گندم کی سرکاری خریداری پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس)

جمعرات ' 29 ۔ مئی 2003

(یوم الخمیس' 27۔ ربیع الاوّل' 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز ' لاہور میں صبح 11 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ⑪

سورۃ الحجرات آیت۔ 11

مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ اُن سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دُوسرے کا بُرا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد بُرا نام (رکھنا) گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں○

وماعلینا الاالبلاغ○

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے کے مطابق محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، تحفظ ماحولیات اور بہبود آبادی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

حزب اختلاف کے قائدین و اراکین کی عدم موجودگی میں اجلاس کی کارروائی کا چلایا جانا

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! کئی دنوں سے آپ اسمبلی اور صوبے کے حالات دیکھ رہے ہیں کہ اسمبلی بغیر اپوزیشن لیڈر، بغیر ڈپٹی اپوزیشن لیڈر اور دیگر 27۔ اپوزیشن ممبران کے بغیر چل رہی ہے جس کی وجہ سے پورے صوبے کے اندر ابھی خاصی تشویش پائی جاتی ہے اور خود اسمبلی کے اندر بھی یہ بات کوئی اچھی محسوس نہیں کی جا رہی اور میڈیا کے اندر بھی ہمارا اور اسمبلی کا وقار کوئی بہتر طریقے سے نظر نہیں آ رہا۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ہم اپنی حدوں کو پار کر جائیں تو اس کا کوئی حل نکالیں کہ ان ممبران کو، ان قائدین کو اسمبلی کے اندر آنے کی اجازت دیں تاکہ یہ ایوان بہتر طریقے سے، منظم طور پر اور احسن طریقے سے چل سکے۔ یہی بات ہمارے لئے اور ایوان کے لئے بھی وقار کا باعث بنے گی۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اور آپ کی وساطت سے حکومت پنجاب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ان معاملات کو ڈائیلاگ کے ذریعے سے حل کیا جائے نہ کہ کھینچا تانی کے ذریعے سے۔ اس کا کوئی راستہ نکالیں۔ ممبران کو یہاں بلایا جائے تاکہ ان کی موجودگی میں اسمبلی کی تمام کارروائی اور

business چلے۔ یہی میری درخواست ہے کہ اس کا کوئی نہ کوئی راستہ نکالیں۔

جناب سپیکر، شکریہ' مہربانی۔ چودھری صاحب! آپ کی ماشاء اللہ بڑی اچھی تجویز ہے۔ جہاں تک اس ایوان کو چلانے کا تعلق ہے۔ آپ کی یہ بات درست ہے کہ اپوزیشن لیڈر اس اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ صرف 27 اراکین' جن کے بارے میں' میں نے آرڈر کیا تھا' ان کے علاوہ دوسرے دوستوں کو اجلاس میں آنے سے قطعاً نہیں روکا گیا۔ جہاں تک اس ایوان کی حاضری کا پچھلے دنوں سے تعلق ہے تو دو تہائی سے زائد ممبران کی حاضری میں اجلاس ہوتے ہیں۔ وہ حاضری آپ کے سامنے تھی اور کوئی بھی business جلد بازی میں نہیں کیا گیا۔ کل جو قرار داد تھی اور جو بل تھا' اجلاس 9-00 بجے شروع ہونا تھا 10-30 بجے تک انتظار کیا گیا اور جب اپوزیشن والے دوست تشریف لے آئے تو ان کی موجودگی میں اجلاس چلتا رہا۔ بہر حال جہاں تک ہاؤس کے smoothly چلانے کا تعلق ہے' یہ میری ذمہ داری بھی بنتی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کا تقدس' اس ہاؤس کا وقار اور اس ہاؤس کی عزت بحال رہے۔ اس میں قطعاً میری کوئی ذاتی پسند یا ناپسند نہیں ہے۔ میں آج بھی ہاؤس کے فلور پر حلفاً آپ کو کہتا ہوں اور اپوزیشن والے دوست بھی بیٹھے ہیں کہ یہ میرا پانچواں tenure بطور ایم پی اے ہے۔ مجھے اپوزیشن میں بھی بیٹھنے کا موقع ملا اور حکومتی پارٹی میں بھی بیٹھنے کا موقع ملا۔ کوئی ممبر میرا پچھلے پانچ tenures کا ریکارڈ اس اسمبلی کا چیک کر کے اگر یہ ثابت کر دے کہ میں نے کبھی کسی پارٹی کی قیادت کے بارے میں یا کسی معزز رکن کے بارے میں ایک جملہ بھی غلط کہا ہو تو میں حلفاً کہتا ہوں کہ میں اپنی سیٹ سے resign کر دوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین) میں دوسری پارٹیوں کی قیادت کی عزت کرتا ہوں۔ معزز اراکین اسمبلی کی تفریق کئے بغیر کہ کس کا تعلق اپوزیشن سے ہے' کس کا تعلق حکومتی پارٹی سے ہے' سب کی عزت کرتا ہوں اور یہ حقیقت ہے اور یہ آٹھواں اجلاس ہے' کوئی پہلا اجلاس نہیں ہے۔ پچھلے جو سات اجلاس ہوئے ہیں' حکومت کے معزز اراکین اسمبلی کا یہ گلہ رہا کہ سپیکر صاحب اپوزیشن کو زیادہ ٹائم

دیتے ہیں۔ ہمارے منسٹر بھی اگر بات کرنا چاہتے ہیں تو ان کو خائم نہیں ملتا لیکن اپوزیشن کا رکن اسمبلی کھڑا ہوتا ہے تو اس کو یہ فوری طور پر خائم دیتے ہیں۔

رانا مقبول اللہ کا وقوعہ ہوا پورا دن ہم نے اس پر بحث کروائی لیکن افسوس کہ آپ نے نہ صرف حکومتی پارٹی پر تنقید کی اور اس دن جو بدمزگی ہوئی بلکہ سپیکر کا بھی اپوزیشن نے گھیراؤ کیا۔ اگر یہ معاملہ صرف میری حد تک ایوان کے اندر اپوزیشن اور حکومتی بنچوں تک ہوتا تو ایک آدھ دن میں ہی یہ مسئلہ حل ہو جانا تھا۔ آپ نے تو مجھے بھی پارٹی بنا دیا۔ بہرحال آپ کی یہ اچھی تجویز ہے۔ اس سے اتفاق کرتا ہوں اور میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اپوزیشن اور حکومتی پارٹی آپس میں مل بیٹھ کر یہ طے کرلیں اور مجھے یہ assurance دلوا دیں کہ ہاؤس smoothly چلے گا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میں آپ کی اس تجویز کو welcome کرتا ہوں اور مجھے آپ کی تجویز سے سو فیصد اتفاق ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! ہم تو یہ کبھی بھی نہیں چاہتے کہ ایوان کا تقدس مجروح ہو، سپیکر کے احترام میں کوئی فرق آئے۔ اپوزیشن کے لوگ کبھی بھی یہ پسند نہیں کریں گے، نہ پہلے کرتے تھے، نہ اب کریں گے اور نہ آئندہ کریں گے (انشاء اللہ)۔ ہمیں ایوان کا تقدس مطلوب ہے۔ آپ کا تقدس مطلوب ہے۔ ہم ایوان کی عزت کرتے ہیں اور سپیکر کی عزت کرتے ہیں لیکن میں ایوان سے آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ ہمارے اپوزیشن لیڈر باہر آئے ہوئے ہیں انہیں اندر آنے کی اجازت دی جائے۔ میں گورنمنٹ سے آپ کی وساطت سے گزارش کرتا ہوں کہ اس انا میں کچھ نہیں پڑا ہوا۔ وہ اپوزیشن کے لیڈر ہیں، ایم پی ایز ہیں اور آپ ہی کی طرح ہیں۔ اگر وہ ایوان کے اندر آجائیں گے تو میں اس چیز کی گارنٹی on the floor of the House دیتا ہوں کہ وہ ایوان کا تقدس بھی بحال رکھیں گے اور آپ کا تقدس بھی بحال رکھیں گے لیکن ان کو اندر آنے کی اجازت دی جائے اس میں آپ کا وقار بھی ہے اور ایوان کا وقار بھی ہے۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ جو تجویز چودھری صاحب نے دی ہے اس کے بارے میں لاء منسٹر صاحب، آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ جناب سپیکر! جو کچھ میرے بھائی نے کہا ہے۔ میں ان کے جذبات کا احترام کرتا ہوں لیکن اس سے پہلے کہ میں کچھ اور عرض کروں میں اپنے معزز ساتھیوں اور حکومت کی طرف سے اس عزم کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کو پارلیمانی روایات کے مطابق اور اس ایوان کے تقدس کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے، اس ایوان کی کارروائی چلانے کی زیادہ ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے اور ہمیں اس بات کا احساس ہے۔

جناب سپیکر! ہماری ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے اور آپ نے دیکھا ہے کہ اپوزیشن کے اراکین ہمیشہ بات کرتے رہے ہیں اور ہم ان کا جواب دیتے رہے ہیں لیکن ہم نے کوشش کی ہے کہ اس ایوان کی کارروائی کو افہام و تفہیم سے آگے بڑھایا جائے۔

جناب سپیکر! احتجاج ان کا جمہوری حق ہے۔ اس سلسلے میں ہم کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرنا چاہتے لیکن ایسا احتجاج جس سے اس ایوان کا تقدس مجروح نہ ہو اور جناب کا جو احترام ہے، اس میں کسی قسم کی کوئی کمی واقع نہ ہو۔ آپ نے گزشتہ دو دنوں میں دیکھا کہ ایوان میں جو ماحول پیدا کیا گیا، میں سارے معزز اراکین کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم دیر سے ایوان میں حاضر ہوئے ہیں تو صرف اسی لئے کہ ہماری یہ سوچ تھی کہ ہم اس ایوان کو احسن طریقے سے چلانا چاہتے ہیں اور ہم نے چند اصول وضع کرنے کی کوشش کی کہ ہم ان کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس ایوان کو چلائیں گے لیکن جس طرح ابھی میری بہنیں اور بھائی باہر سے نعرے لگاتے ہوئے آئے ہیں۔۔۔ اگر ایک بات طے کر لی جائے کہ ہم نے اس ایوان کو جمہوریت کے مطابق چلانا ہے، جمہوری اور پارلیمانی روایات کو قائم رکھنا ہے اور اس ہاؤس کے تقدس کو قائم رکھنا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان سے پہلے ہم دو قدم آگے جانے کے لئے تیار ہیں لیکن خدا کے لئے کسی کام کی ابتداء تو کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج پورا ایوان بیٹھا ہوا ہے۔ چلیں ہم ایک گھنٹے کے لئے آج یہی بات طے کرلیں اور پورے پنجاب کے عوام کے لئے ایک مثال پیدا کر دیں کہ ہم نے اس ماحول کو پرامن رکھنا ہے۔ پھر اس کے بعد ہماری ذمہ داری ہے کہ اس ماحول کو مزید پرامن بنانے کے لئے ہم کیا اقدامات کرتے ہیں لیکن اس کی ابتداء تو کریں۔ یہاں ہوتا یہ ہے کہ اگر points score کرنے والی بات ہے تو پھر اپوزیشن اپنے points score کرتی رہے گی۔ حکومت ہر وہ اقدام کرے گی کہ جس میں ہم سمجھیں گے کہ ہم نے point score کرنا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے اس وقت two-third majority ہمارے پاس موجود ہے۔ اس صوبے کی 75 فیصد آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے اور اس 75 فیصد آبادی میں سے 90 فیصد آبادی ایسی ہے کہ جس کا ذریعہ معاش زراعت پر ہے۔ کل ہم نے ان کے لئے اسی ایوان میں ٹیکس کی معافی کا بل پاس کیا اور آج ہم صوبے میں یہ تاثر دینے میں کامیاب رہے ہیں کہ یہ اراکین صوبے کے عوام کو ریلیف دینے کی بات کر رہے تھے اور باہر نعرے لگائے جا رہے تھے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔

سید ناظم حسین شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! آپ ہمیں بھی سنیں۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اگر وہ تقریر کرتے ہیں تو ہمیں بھی کرنے دیں۔ وہ عوام کے ٹھیکیدار نہیں ہیں۔ ہم بھی عوام کے ووٹوں سے یہاں پر آ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم احتجاج کریں گے۔ یہ discretion آپ کے پاس ہے، ٹھیک ہے۔ اگر ہمارے ساتھ انصاف ہو گا تو ہم آپ کا ساتھ دیں گے، اگر ہمارے ساتھ ناانصافی ہو گی تو ہم احتجاج کریں گے اور ہر طریقے سے کریں گے۔ prerogative ہمیشہ اپوزیشن کا ہوتا ہے کہ وہ ہاؤس کو احسن طریقے سے چلائے۔ گورنمنٹ ہمیشہ concede

کرتی ہے۔ اتنی لمبی باتیں ہمیں بھی کرنی آتی ہیں۔ آپ پورے ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں۔ آپ ایک precedent ایسا پیدا کر رہے ہیں جو آج تک نہیں ہوئی۔ حکمران کا ہر اقدام تاریخ مرتب کرتا ہے۔ آپ کے ہر اقدام سے ایک تاریخ مرتب ہو رہی ہے۔ تاریخ کیا مرتب ہو رہی ہے کہ تقریباً one-third ممبرز کو ہاؤس میں آنے کی اجازت نہیں ہے۔ اصغر صاحب نے جو درخواست کی ہے آپ مہربانی کر کے اس کا واضح جواب دیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ لاء منسٹر صاحب! آپ یہ فرمائیں کہ آپ اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ کر یہ معاملہ طے کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر قانون، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں نے ابتداء میں کہا ہے کہ ہم پر ذمہ داری زیادہ عائد ہوتی ہے کہ ہم اس ایوان کی کارروائی کو پرامن طریقے سے چلانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ جس طرح اصغر صاحب نے فرمایا ہے' اگر اپوزیشن بات کرنا چاہتی ہے تو ہم نے کبھی مذاکرات کے دروازے بند نہیں کئے۔ ہم تیار ہیں' آئیں اور ہمارے ساتھ بات کریں لیکن کچھ اصولوں پر بات ہونی چاہئے اور آئندہ کے لئے اگر وہ کوئی مثبت لائحہ عمل طے کرنا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' چودھری صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! میں وزیر قانون کا بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہم سے مذاکرات کرنے کی بات کی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ اپوزیشن کو ریلیف دینے میں پہل کریں۔ انہوں نے اس وقت تک 27 آدمیوں پر پابندی لگائی ہوئی ہے۔ اپوزیشن لیڈر اس وقت باہر پولیس کے نرغے میں behind the bars موجود ہیں۔ انہیں کیا فرق پڑتا ہے کہ اگر وہ کہہ دیں کہ وہ ایوان میں نہیں تو کم از کم اپنے چیمبر میں آ کر بیٹھ جائیں۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! آپ لابی میں یا چیمبر میں بیٹھ کر ان سے بات کر لیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! ہمیں بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں اور ہم سب کی یہ خواہش ہے کہ ہم ڈائیلاگ کریں لیکن ان کا جو legally حق ہے --- وہ ہاؤس میں نہیں آ سکتے تو کم از کم انہیں اپنے چیمبر میں تو آنے دیں۔ ہم وزیر قانون کے چیمبر میں چلے جاتے ہیں۔ آپ جس کے چیمبر میں کہیں ہم وہاں بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن باہر کھڑے ہیں۔ انہیں وزیر قانون کے یا اپنے چیمبر تک آنے کی اجازت دے دیں۔ یہ تو ان کا قانونی حق ہے۔ اسمبلی بلڈنگ کے اندر آنے کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ لہذا آپ مہربانی کریں۔

جناب سپیکر، بالکل کوئی پابندی نہیں ہے۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! میرے خیال میں چودھری صاحب میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔ ہم آپس میں لائحہ عمل طے کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! آپ لاء منسٹر صاحب کے چیمبر میں بیٹھ کر بات کر لیں۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جناب قاسم ضیاء صاحب سے کہیں کہ وہ آئیں۔ ہم وزیر قانون صاحب سے بھی مذاکرات کرنے کے لئے تیار ہیں اور ان کے چیمبر میں بھی آنے کے لئے تیار ہیں ' Till then, the House should be adjourned

جناب سپیکر، جب آپ واپس آئیں گے اور مجھے بتائیں گے تو پھر ملتوی کر لیں گے۔ شاہ صاحب! آپ ہاؤس کو چلنے دیں۔

سید ناظم حسین شاہ، یہ ہاؤس ملتوی کر دیں۔ ان کو اندر آنے دیں اور ہماری طرف سے کمیٹی بنی ہوئی ہے ہم جا کر مذاکرات کرتے ہیں۔ پندرہ بیس منٹ یا آدھے گھنٹے کے لئے' یہ آپ کی discretion ہے' آپ ہاؤس ملتوی کر دیں' ہم مذاکرات کرتے ہیں۔ اگر مذاکرات نہیں ہوں گے تو پھر بھی آپ فیصلہ فرما سکتے ہیں۔ اگر مذاکرات کامیاب ہوتے ہیں تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہاؤس احسن طریقے سے چلے گا۔

جناب سپیکر، جی' لا منسٹر صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں تو اس بات پر حیران ہوں کہ ہم ہاؤس کو چلانے کے لئے ہی تو مذاکرات کر رہے ہیں۔ پہلے ہاؤس کو بند کر دیں اور پھر مذاکرات شروع کریں؟ میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ خدا کے لئے اسے اپنی انا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ اگر آپ کے ذہن میں اس ایوان کا تقدس موجود ہے اور اگر آپ اس ایوان کے تقدس کے لئے کچھ مثبت پیش رفت کرنا چاہتے ہیں تو آئیں میں آپ سے بات کرتا ہوں' ہم لائحہ عمل طے کرتے ہیں۔ ایوان کو routine کے مطابق چلنے دیں' اس ایوان کو اپنی انا کا تابع نہ بنائیں۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! راجہ بشارت صاحب کی بصیرت اور ان کی عقل مندی پر تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں آج اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ کچھ ایسی قوتیں ہیں جو حکومت اور اپوزیشن کو اکٹھا بیٹھا دیکھنا نہیں چاہتیں اور وہ چاہتی ہیں کہ جو ڈیڈ لاک پیدا ہوا ہے یہ ڈیڈ لاک چلتا رہے۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اس وقت اسمبلی کے باہر آپ کے premises میں وہ لوگ موجود ہیں۔ اپوزیشن لیڈر موجود ہیں اور ہمارے ساتھی موجود ہیں۔ میں حکومت سے نہیں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ آپ انہیں اجازت دیں کہ وہ اسمبلی کے اندر

آجائیں۔ ہم ان کے پاس جانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر ان کو اپوزیشن کے بغیر اس ہاؤس کو چلانے پر بڑا فخر ہے اور اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ہاؤس اس طریقے سے چل جائے گا تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ ان تین دنوں کے اخبارات چیک کرلیں کہ اخبارات میں ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ ہمارے ساتھ بھی اور ان کے ساتھ بھی ہو رہا ہے۔ یہ تماشا ختم ہونا چاہئے۔ آج ہم آگئے ہیں اور ہم نے اس ہاؤس میں داخل ہو کر طے کیا ہے کہ ہم اس ڈیڈلاک کو ختم کرنا چاہتے ہیں لیکن حکومت اس میں دو قدم آگے بڑھائے۔ دس یا پندرہ منٹ کے لئے یہ ہاؤس متوی کر دیں۔ اس کے بعد ہم تیار ہیں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' لودھی صاحب!

وزیر زراعت: جناب سپیکر! بڑی اچھی offer آئی ہے۔ یہ admitted fact ہے کہ ابھی اس ہاؤس کا ماحول اچھا ہے۔ جیسے راجہ صاحب نے کہا ہے کہ ہمیں مذاکرات اور گفت و شنید کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بگو صاحب! بات صرف اتنی ہے کہ ہم نے accept کیا ہے کہ یہ بات ہونی چاہئے اور اس کو آگے چلانا چاہئے اور ہاؤس کا تقدس بحال رکھنا چاہئے' offer آئی ہے کہ سپیکر صاحب! آپ اجازت دے دیں کہ ان کے دو آدمی اور ہمارے دو آدمی باہر بیٹھ کر یہ فیصلہ کرلیں کہ ڈائیلاگ کب ہوں گے' کہاں پر ہوں گے' کمیٹی کس طرح بنے گی اور کتنے کتنے آدمیوں کی بنے گی۔ یہ پانچ منٹ لگا لیں' دس منٹ لگا لیں' پندرہ منٹ لگا لیں۔ اس کے بعد واپس آئیں اس دوران ہاؤس کو چلنا چاہئے۔۔۔(No, No, کی آوازیں) میرا خیال ہے کہ آپ نے یہی سیکھا ہے اور کچھ نہیں سیکھا۔۔۔(قطع کلامیاں)

سید ناظم حسین شاہ: آپ independent ہیں ہی نہیں۔ آپ فیصلہ کرنے کی قوت ہی نہیں رکھتے۔ آپ میں فیصلہ کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔ ہم بات ضرور کریں گے مگر ہاؤس adjourn ضرور ہو گا۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں کیونکہ اپوزیشن حکومتی پارٹی سے بات کرنا چاہ رہی ہے اور اس بات چیت کے لئے میں اجلاس کی کارروائی 10 منٹ کے لئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر اجلاس کی کارروائی 10 منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر 12 بج کر 7 منٹ پر کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر، اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ سوال ہے محترمہ شہلا راٹھور صاحبہ!

محترمہ شہلا راٹھور، سوال نمبر 205۔

سوسائٹی برائے انسداد بے رحمی حیوانات کے چالان اور جرمانے

*205-محترمہ شہلا راٹھور: کیا وزیر برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں سوسائٹی برائے انسداد بے رحمی حیوانات نے کل کتنے چالان عدالت میں پیش کئے اور ان پر کتنا جرمانہ وصول ہوا؟

(ب) تحصیل پسرور کی مارکیٹ کمیٹیوں کی حدود سرانوالی غلہ منڈی اور پسرور غلہ منڈی میں کتنے ایسے جانوروں کو چیک کیا گیا جن کی حالت خراب تھی اور زخمی ہونے کے باوجود ان سے کام لیا جاتا ہے۔ ان لوگوں کے نام اور ایڈریس جن کے جانور چیک کئے گئے اور ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی ہوئی یا نہیں نیز آئندہ ان کے خلاف کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

(ج) ضلع سیالکوٹ میں ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کی تعداد کیا ہے اور وہ کن کن یونین کونسل میں واقع ہیں۔ ان کا سالانہ بجٹ کیا ہے اور کتنی ادویات ان کو دی جاتی ہیں۔ ان میں سٹاف کی تعداد' نام اور پتاجات عرصہ تعیناتی مکمل طور پر بیان کی جائے نیز ان ہسپتالوں کا رقبہ کتنا ہے اور عمارتیں کیسی ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) ضلع سیالکوٹ میں سوسائٹی برائے انسداد بے رحمی حیوانات کا کوئی عہدہ دفتر موجود نہ ہے اور نہ ہی انسداد بے رحمی حیوانات کے ضمن میں کوئی چالان کئے گئے ہیں اور نہ ہی کوئی جرمانہ وصول کیا گیا ہے۔

(ب) تحصیل پسرور کی مارکیٹ کمیٹیوں کی حدود میں انسداد بے رحمی حیوانات کا کوئی دفتر موجود نہیں اور اس ضمن میں نہ ہی کوئی جانور چیک کئے گئے ہیں۔

(ج) ضلع سیالکوٹ میں 25 ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں ہیں جن کا سالانہ بجٹ مبلغ -/2,14,14,000 روپے ہے اور ان کو سالانہ مبلغ -/18,70,000 روپے کی ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ یہ جن یونین کونسلوں میں واقع ہیں ان کا رقبہ عمارتوں کی حالت نیز ان میں کام کرنے والے سٹاف کی تعداد نام' پتاجات اور عرصہ تعیناتی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر انجم امجد ، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! پریس والے ناراض ہیں اس لئے کسی وزیر کو باہر بھیجیں جو انہیں منا کر لے آئیں۔

جناب سپیکر، چودھری محمد اقبال وزیر خوراک صحافیوں کو منانے جائیں گے۔ جی' چودھری اصغر علی صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! میری گزارش ہے اور یہ بات درست ہے کہ صحافیوں کو بھی منا کر لانا چاہئے۔ آپ کا اجلاس بھی کچھ دیر چل گیا ہے تو میں حکومت سے کہوں گا کہ اپوزیشن کو منالیں بلکہ دونوں کو منالیں تو اچھی بات ہے۔

جناب سپیکر، اپوزیشن والے تو آ گئے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! یہ تو احتجاج کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اپوزیشن لیڈر باہر گاڑی میں بیٹھے ہیں۔ آپ بے شک انہیں یہاں نہ آنے دیں لیکن انہیں اپنے چیمبر تک تو آنے دیں تاکہ وہاں بیٹھ کر کوئی بات طے ہو سکے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! اگر وزیروں کو اپنی وزارت کا خطرہ نہ ہو تو ہمارے لیڈروں کو بھی لے آئیں۔

جناب سپیکر، ارشد خان لودھی صاحب! آپ سے گزارش ہے کہ یہ دوست جو مطالبہ کر رہے ہیں ان کی بات سن لیں۔

ملک خالد محمود وٹو (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! لودھی صاحب کو نہ بھیجیں۔ گیلانی صاحب اور چودھری محمد اقبال صاحب کو بھیجیں۔ (قطع کلامیاں، شور)

جناب سپیکر، میں نے لودھی صاحب کو کہہ دیا ہے۔ سوال نمبر 205 کے حوالے سے کوئی ضمنی سوال؟--- کوئی نہیں۔ اگلا سوال محترمہ شہلا راٹھور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شہلا راٹھور: سوال نمبر 402۔

پنجاب میں بھٹہ انڈسٹریز اور سٹیل انڈسٹریز کی تعداد

*402۔ محترمہ شہلا راٹھور: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھٹہ انڈسٹریز اور سٹیل انڈسٹریز فضائی آلودگی بڑھانے میں پہلے نمبر پر ہیں۔ پنجاب میں ان کی تعداد کتنی ہے اور یہ کس کس جگہ واقع ہیں۔ ان کے خاتمے کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

(ب) ضلع سیالکوٹ اور ضلع گوجرانوالہ میں کتنے بھٹے ہیں اور اینیٹس بنانے کا یہ کاروبار سال 1997-2002 تک کس قدر تیزی سے بڑھا ہے اور فضائی آلودگی کم کرنے میں اور ان کے خاتمہ کے لئے محکمے نے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں؛ بھٹہ مالکان کے نام اور ایڈریس بیان فرمائیں۔

(ج) ضلع سیالکوٹ میں بھٹہ انڈسٹری سے کتنے لوگ وابستہ ہیں اور حکومت کو ان سے کتنی سالانہ آمدن ہوتی ہے' کتنے ایسے بھٹہ مالکان ہیں جو سڑک پر بھی اپنی اینٹیں رکھ کر ٹریفک میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں؛ ان کی مکمل تفصیل بیان فرمائیں۔

وزیر تحفظ ماحولیات:

(الف) بھٹہ اور سٹیل انڈسٹریز کا شمار فضائی آلودگی پھیلانے والی انڈسٹری میں پہلے نمبر پر کرنا مناسب نہیں ہے۔ بہرحال ان کا شمار آلودگی پیدا کرنے والی انڈسٹریز میں ہوتا ہے۔ پنجاب میں بھٹہ انڈسٹری کی تعداد تقریباً 2880 اور سٹیل انڈسٹری کی تعداد 318 ہے۔ یہ انڈسٹریز پنجاب کے تقریباً تمام بڑے شہروں کے گرد و نواح میں واقع ہیں۔ جب کبھی ایسی انڈسٹریز کے خلاف پبلک کی طرف سے کوئی شکایت وصول ہوتی ہے تو محکمہ ہذا قانون کے مطابق کارروائی کر کے اس شکایت کا ازالہ کرتا ہے۔ محکمہ نے ڈسٹرکٹ ماحولیات آفیسر جو ضلعی ناظم کے تحت کام کرتے ہیں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے علاقے کا سروے کر کے ان انڈسٹریز کی رپورٹ کریں۔ رپورٹ موصول ہونے پر ان انڈسٹریز کے خلاف ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں 52 عدد اور ضلع سیالکوٹ میں 12 عدد بھٹہ خشت انڈسٹریز موجود ہیں جن کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ چونکہ بھٹہ انڈسٹریز عمومی طور پر شہری آبادی سے ہٹ کر واقع ہوتی ہیں اس لئے ان کے خلاف عموماً شکایت نہ ہوتی ہے۔ محکمے نے ڈسٹرکٹ دفاتر سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اضلاع میں بھٹہ خشت انڈسٹریز کا سروے کریں اور محکمہ ہذا کو بذریعہ ضلعی ناظم رپورٹ کریں۔ جیسے ہی ان انڈسٹریز کی سروے رپورٹ موصول ہوگی ان کے خلاف ماحولیاتی قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا چلوں کہ لاہور کے ارد گرد بہت سے بھٹے ہیں اور ان میں کوئلہ' پرانے ٹائر' rice husks استعمال کیا جاتا ہے جو واقعی فضائی آلودگی میں اضافہ کرتے ہیں۔ مگر بھٹہ خشت دوسرے نمبر پر ہے۔ پہلے نمبر پر تھرمل پاور پلانٹس' پیپر ملز' شوگر ملز اور کیمیکل انڈسٹریز ہیں۔

(ج) ضلع سیالکوٹ میں بھٹہ انڈسٹری سے 71 افراد وابستہ ہیں۔ مزید ڈسٹرکٹ آفیسر ماحولیات سیالکوٹ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے علاقے میں موجود ایسے بھٹہ مالکان کی نشان دہی کرے جو سڑک پر اینٹیں رکھ کر ٹریفک میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں اور ان کے خلاف ضلعی ناظم کے ذریعے کارروائی کرے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے اٹھ کر مسلسل No, No

اور Go, Go کے نعرے لگاتے رہے)

جناب سپیکر: اس سوال کے حوالے سے کوئی ضمنی سوال؟--- کوئی نہیں۔ اگلا سوال بلال یاسین صاحب کا ہے--- تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی بلال یاسین صاحب کا ہے--- تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ انجم سلطانہ صاحبہ کا ہے--- تشریف نہیں رکھتیں' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی محترمہ

انجم سلطانہ صاحبہ کا ہے--- موجود نہیں ہیں' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال حاجی رانا سرفراز احمد خان صاحب کا ہے--- تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال سید محمد قائم علی شاہ صاحب کا ہے--- تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے--- تشریف نہیں رکھتیں' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے--- تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال ڈاکٹر اسد معظم صاحب کا ہے--- تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال ملک محمد افضل صاحب کا ہے--- تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ سوالات ختم ہوتے ہیں۔

ادارتی نوٹ، جن معزز اراکین کے سوالات ان کی غیر حاضری کی وجہ سے dispose of ہو جائیں اُن کے سوالات کو ایوان کی میز پر رکھ دیا جاتا ہے اور وہ مباحثات کی سرکاری رپورٹ میں شامل کئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں ایم۔ این۔ کال نے اپنی کتاب "Practice & Procedure of Parliament" کے صفحہ نمبر 426 میں لکھا ہے کہ۔

"In the absence of any authorization from the member who is absent, his questions are treated as unstarred questions and, along with their answers, are printed in the Debates of the days for which they were put dwon."

لہٰذا اس طرح dispose of کئے گئے سوالات مباحثات میں شامل کر دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ویٹرنری کالجوں سے متعلق تمام تفاصیل

*694۔جناب بلال یاسین: کیا وزیر برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں کتنے ویٹرنری کالج ہیں اور وہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) سال 1999 سے آج تک ان کالجوں سے کتنے طلباء کو کس نوعیت کا اور کتنی مدت کا کورس کروایا گیا ہے؟

(ج) ان کالجوں کو 1999 سے آج تک حکومت کی طرف سے کتنی گرانٹ فراہم کی گئی ہے؟

(د) ان کالجوں میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور حکومت ان پر سالانہ کتنی رقم کس کس مقصد کے لئے خرچ کرتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) صوبہ میں ایک ویٹرنری کالج "کالج آف ویٹرنری سائنسز لاہور" موجود تھا۔ جسے 8 جون 2002 میں "یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور" کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

(ب) سال 1999 سے آج تک کالج آف ویٹرنری سائنسز لاہور سے جتنے طلباء کو جس نوعیت اور جتنی مدت کا کورس کروایا گیا ان کی تفصیلی گوشوارہ (الف) پر درج ہے۔

(ج) کالج آف ویٹرنری سائنسز لاہور کو سال 1999 سے آج تک پنجاب حکومت کی طرف سے کوئی گرانٹ مہیا نہ کی گئی ہے۔ البتہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی جانب

سے موصولہ گرانٹ بذریعہ زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد درج ذیل تفصیل کے ساتھ مہیا کی گئی ہے۔

نمبر شمار	مالی سال	گرانٹ
1-	1999-2000	22.685 ملین روپے
2-	2000-2001	23.397 ملین روپے
3-	2001-2002	27.933 ملین روپے
4-	2002-2003	40.540 ملین روپے

(د) کالج آف ویٹرنری سائنسز لاہور میں کل 363 ملازمین کام کرتے رہے ہیں اور ان پر سالانہ درج ذیل رقم بطور تنخواہ اور الاؤنسز کی مد میں خرچ کی گئی ہے۔

نمبر شمار	مالی سال	خرچہ
1-	1999-2000	20.653 ملین روپے
2-	2000-2001	21.839 ملین روپے
3-	2001-2002	23.157 ملین روپے
4-	2002-2003	30.754 ملین روپے 30-اپریل 2003 تک

گوشوارہ "الف"

نمبر شمار	سال	کورسز ڈگری پروگرام	دورانیہ	تعداد طلبا
1-	1999	ڈیری کورس	3ماہ	13
		سٹاک اسسٹنٹ کورس	1سال	45
		D.V.M	4سال	52
		M.S.C آنرز ڈگری	2-3سال	32
		P.H.D ڈگری	3-5سال	1
		پوسٹ ڈاکٹریٹ		

2۔	2000	ڈیری کورس	3ماہ	16
		سٹاک اسسٹنٹ کورس	1سال	97
		D.V.M	4سال	73
		M.S.C آنرز ڈگری	3-2سال	43
		P.H.D ڈگری	5-3سال	2
		پوسٹ ڈاکٹریٹ	-	-
3۔	2001	ڈیری کورس	3ماہ	11
		سٹاک اسسٹنٹ کورس	1سال	84
		D.V.M	4سال	79
		M.S.C آنرز ڈگری	3-2سال	61
		P.H.D ڈگری	5-3سال	2
		پوسٹ ڈاکٹریٹ	1سال	1
4۔	2002	ڈیری کورس	3ماہ	22
		سٹاک اسسٹنٹ کورس	1سال	47
		D.V.M	4سال	-
		M.S.C آنرز ڈگری	3-2سال	-
		P.H.D ڈگری	5-3سال	-
		پوسٹ ڈاکٹریٹ	1سال	-

پنجاب لائیو سٹاک پولٹری اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کی تفصیل اور کارکردگی

*699۔ جناب بلال یاسین، کیا وزیر برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب لائیو سٹاک، پولٹری اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے کتنے دفاتر کس کس جگہ

کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس بورڈ کے لاہور میں کتنے دفاتر ہیں۔ ان میں سے کتنے دفاتر کرایہ کی عمارات میں کام کر رہے ہیں۔ ان عمارات کا کرایہ اور ان کے مالکان کے نام کیا ہیں؟

(ج) 1999 سے آج تک اس بورڈ کو کتنی گرانٹ کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی ہے اور کس کس مد پر خرچ ہوئی ہے؟

(د) لاہور میں اس بورڈ کے دفاتر میں کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور ماہانہ تنخواہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ر) اس بورڈ کے تحت صوبہ میں کتنے پولٹری فارم کہاں کہاں واقع ہیں؟ ان کی 1999 سے آج تک کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) پنجاب لائیو سٹاک، پولٹری اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ 29 ستمبر 1986ء کو توڑ دیا گیا تھا لہذا کوئی دفتر کہیں کام نہیں کر رہا۔

(ب) جیسا کہ (الف) میں بیان کیا گیا ہے اس وقت بورڈ کا کوئی دفتر موجود نہ ہے۔

(ج) 1999 سے کوئی گرانٹ نہ ملی ہے۔

(د) کوئی عملہ نہ ہے۔

(ر) کوئی پولٹری فارم نہ ہے۔

ایک ہی سیٹ پر تین سال سے زائد عرصہ تک تعیناتی

*1173۔محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر برائے امور پرورش حیوانات اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کوئی سرکاری آفیسر ایک جگہ پر کتنا عرصہ تعینات رہ سکتا ہے؟

(ب) شفاخانہ حیوانات مجرہ شاہ مقیم (ضلع اوکاڑہ) کا انچارج ڈاکٹر کب سے یہاں تعینات ہے' رولز کے مطابق کتنا عرصہ یہاں رہ سکتا تھا' یہاں تعیناتی سے قبل ان کے اثاثہ جات کتنے تھے اور اب ان میں کتنا اضافہ ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کا رویہ انتہائی کرخت ہے اور آفیسر مذکورہ کے خلاف مختلف الزامات کے تحت انکوائریاں بھی التواء میں ہیں۔ آفیسر مذکورہ کے خلاف اس کی تاریخ تقرری سے لے کر اب تک جو مختلف الزامات کی چارج شیٹ اور انکوائری وغیرہ جاری ہوئیں' ان کی نقول فراہم کی جائیں۔

(د) اگر جزِ ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کن وجوہ کی بناء پر آفیسر مذکور یہاں مسلسل تعینات ہے جب کہ قواعد کے مطابق ایک جگہ پر زیادہ سے زیادہ تین سال تک تعیناتی کی جاتی ہے۔ کیا حکومت آفیسر مذکور کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) گورنمنٹ آف پنجاب کی ٹرانسفر پالیسی نوٹیفکیشن نمبر S.O(C00RD)1-13/79 مورخہ 16-03-80 کے مطابق سرکاری اہلکار اپنی جائے تعیناتی پر تین سال تک اپنے فرائض سرانجام دے سکتا ہے۔

(ب) شفاخانہ حیوانات مجرہ شاہ مقیم (ضلع اوکاڑہ) کا انچارج ڈاکٹر غلام محمد' ویٹرنری آفیسر مورخہ 23-اگست 2000 سے تعینات ہے اور قواعد کے مطابق عرصہ تین سال تک تعینات رہ سکتا ہے۔ آفیسر مذکورہ نے 1999 میں جو اثاثہ جات declare کئے تھے ان کے مطابق یہاں تعیناتی سے قبل اس کے اثاثہ جات درج ذیل ہیں۔

1۔ زرعی اراضی 4 ایکڑ 4 کنال۔

2۔ رہائشی مکان 10 مرلہ۔

3۔ پلاٹ 4مرلہ۔

4۔ سوزوکی کار 92ماڈل۔

5۔ موٹر سائیکل۔

6۔ بنک بیلنس 1لاکھ روپے۔

7۔ زیورات مالیتی 60ہزار روپے۔

آفیسر مذکورہ نے جو اثاثہ جات سال 2002 میں declare کئے ہیں اس کے مطابق اس کے اثاثہ جات میں کوئی اضافہ نہ ہوا ہے۔

(ج) آفیسر مذکورہ کے خلاف تاریخ تقرری سے لے کر اب تک جن الزامات کی چارج شیٹ اور انکوائری وغیرہ جاری ہوئیں وہ درج ذیل ہیں نیز ان کی نقول ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

نمبر شمار	عنوان انکوائری	کیفیت
1۔	شکایات قصابی مجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ	بمطابق رپورٹ انکوائری آفیسر اسسٹنٹ ڈائریکٹر لائیو سٹاک ساہیوال الزامات ثابت نہ ہوئے۔
2۔	شکایات برائے نامناسب رویہ اور سرکاری کام میں کوتاہی	E.D.O (ایگری) اوکاڑہ کا تقرر بطور انکوائری آفیسر ہو چکا ہے جو اس ضمن میں انکوائری کر رہے ہیں۔

(د) ڈاکٹر غلام محمد کی تعیناتی بمقام سول ویٹرنری ہسپتال، مجرہ شاہ مقیم، مورخہ 23۔اگست 2002 کو عمل میں آئی اور عرصہ تعیناتی تین سال سے کم ہے۔

محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کے ضلع اوکاڑہ میں اقدامات اور اغراض و مقاصد

*1189۔محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر عوام کی بھلائی اور سہولت کے لئے کیا کیا اقدامات کر رہا ہے اور اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؛

(ب) ضلع سے صوبائی سطح تک محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے؛ آفیسرز کے نام اور ایڈریس بیان کئے جائیں۔

وزیر بہبود آبادی:

(الف) محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کا بنیادی مقصد اور کام تولیدی صحت (Reproductive Health) کی بہتری کے لئے لوگوں میں شعور بیدار کرنا اور بچوں میں مناسب وقفہ کے لئے خدمات مہیا کرنا ہے ساتھ ہی ساتھ زچہ و بچہ کی صحت و عام بیماریوں کے علاج کے لئے مشورہ اور بنیادی ادویات فراہم کرنا ہے۔

اس مقصد کے لئے فلاحی مراکز، موبائل سروس یونٹ اور مراکز تولیدی صحت (Reproductive Health Centres) قائم کئے گئے ہیں۔ فلاحی مراکز میں تربیت یافتہ فیملی ویلفیئر ورکرز، کلینکل وغیرہ، کلینکل مانع حمل طریقے سے فراہم کرتی ہیں جب کہ فلاحی مرکز کے ساتھ وابستہ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (مرد اور خواتین) علاقہ میں چھوٹے خاندان کی افادیت، بچوں میں وقفہ کے فوائد اور تولیدی صحت (Reproductive Health) کی بہتری کے لئے شعور پیدا کرتے اور مانع حمل طریقوں کے استعمال کے بارے میں مشورہ / ترغیب دیتے ہیں۔ موبائل سروس یونٹ جس کی انچارج خاتون ٹیکنیکل آفیسر ہوتی ہیں، دور افتادہ دیہات میں کیمپ منعقد کر کے درج بالا خدمات مہیا کرتی ہیں۔ مراکز تولیدی صحت (R H.S Centres) دیگر مانع حمل طریقوں کے علاوہ مانع حمل سرجری (Contraceptive Surgery) کی خدمات مہیا کرتے ہیں۔

ضلع اوکاڑہ میں 30 فلاحی مراکز' 2 موبائل سروس یونٹ اور ایک مرکز تولیدی صحت (R H S Centre) کام کر رہے ہیں۔ ان کی نگرانی اور انتظام کے لئے دفتر ضلعی آفیسر پاپولیشن ویلفیئر اوکاڑہ شہر میں اور تحصیل آفس دیپالپور میں قائم ہیں۔

(ب) انتظامی ڈھانچہ،

1۔ تحصیل آفس تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفیسر دیپالپور
(فی الحال سیٹ خالی ہے)

2۔ مسٹر قربان علی خان' ضلعی آفیسر پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ'
گورنمنٹ ہاؤسنگ کالونی اوکاڑہ۔

3۔ مسٹر راس مسعود' ڈویژنل ڈائریکٹر پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ'
30/H ماڈل ٹاؤن' لاہور۔

4۔ مسٹر خالد پرویز' ڈائریکٹر جنرل' پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ'
2 گلبرگ ایونیو کینال پارک گلبرگ 2 لاہور۔

5۔ خواجہ محمد نعیم' سیکرٹری' حکومت پنجاب'
پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ' لاہور۔

پھولنگر ضلع قصور میں ملوں کے زہریلے پانی سے پیدا ہونے والے مسائل

*1322۔حاجی رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تھانہ پھولنگر ضلع قصور میں قائم شدہ ملوں / کارخانوں کے زہریلے اور آلودہ پانی کو ٹھکانے لگانے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ امر درست ہے کہ ان ملوں/کارخانوں کے گندے پانی سے اہل علاقہ میں صاف پانی کی فراہمی ختم ہوتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے عوام میں ہیپاٹائٹس' پیٹ' ٹی-بی اور کینسر جیسی موذی بیماریاں پھیلتی جا رہی ہیں؟

(ج) کیا متعلقہ اتھارٹیز مذکورہ بالا مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک؟

وزیر تحفظ ماحولیات،

(الف) محکمہ تحفظ ماحول پھول نگر ضلع قصور کے علاقے میں واقع فیکٹریوں کا ابتدائی سروے کر لیا ہے۔ آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کے زہریلے پانی کے نمونہ جات حاصل کئے جا رہے ہیں اور کیمیاوی تجزیہ کی رپورٹ کی موصولی کے بعد مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ب) فیکٹریوں کے گندے پانی کی وجہ سے صاف پانی کی آلودگی کے ضمن میں عرض ہے کہ تاحال ایسا سروے نہیں کیا گیا ہے تاہم جلد ہی اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا کر رپورٹ ارسال خدمت کر دی جائے گی۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول نے مذکورہ بالا مسائل کے حل کا مصمم ارادہ کر رکھا ہے اور ضروری کارروائی پوری کر کے جلد ہی اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا جائے گا۔

پی-پی 261 مظفر گڑھ ویٹرنری ہسپتال

اور دستیاب سہولیات کی تفصیل

*1534۔سید محمد قائم علی شاہ، کیا وزیر برائے امور پرورش حیوانات اور ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی-پی 261 میں کل کتنے ویٹرنری یونٹ/ہسپتال ہیں؟

(ب) کیا ان میں عملہ کی تعداد پوری ہے اور یہ اوقات کار میں حاضر رہتے ہیں؟

(ج) کیا ویٹرنری یونٹ / ہسپتال آبادی کے لئے کافی ہیں یا مزید ویٹرنری یونٹ کی ضرورت ہے؟

(د) کیا حکومت پہلے سے موجود ویٹرنری یونٹ / ہسپتال کی حالت بہتر بنانے، ضروری آلات/ادویات فراہم کرنے اور آبادی کے لحاظ سے مزید یونٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ایسا ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) حلقہ پی-پی- 261 میں درج ذیل وٹرنری یونٹ / ہسپتال ہیں۔

i۔ وٹرنری ہسپتال	1
ii۔ وٹرنری ڈسپنسر	2
iii۔ وٹرنری سنٹرز	4
iv۔ جدید طریقہ افزائش حیوانات سب سنٹر	1

(ب) عملہ کی تعداد پوری نہ ہے جو عملہ موجود ہے وہ اوقات کار میں حاضر رہتا ہے۔

(ج) موجودہ ویٹرنری یونٹ / ہسپتال آبادی کے لئے کافی نہ ہیں اور مزید ویٹرنری یونٹ کی ضرورت ہے۔

(د) پہلے سے موجود ویٹرنری یونٹ / ہسپتال کی حالت بہتر بنانے، ضروری ادویات و آلات کی فراہمی کے لئے اور مزید ویٹرنری ڈسپنسریاں بنانے کے لئے ضلعی حکومت بھی کوشاں ہے جن کے دائرہ اختیار میں یہ چیزیں آتی ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ صوبائی حکومت بھی ایسی سکیمیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جن کے ذریعے ہسپتالوں کی حالت بہتر بنائی جائے۔

سرکاری رقم کی خورد برد پر کارروائی

*1634 بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر مصنوعی نسل کشی حیوانات کے دفتر لاہور سے چند روز قبل -/57000 روپے کی رقم چوری کرلی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ رقم اسی دفتر کے چوکیدار سے برآمد کرلی گئی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ازاں بعد یہ رقم اس دفتر کے کیشیئر کے پاس جمع کروا دی گئی تھی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ رقم اس دفتر کے ملازمین کی تنخواہوں کی تھی؟

(ر) کیا یہ بھی درست ہے کہ اصولی طور پر یہ رقم متعلقہ مجسٹریٹ سے اجازت کے بعد ان ملازمین کو تقسیم کرنی چاہئے تھی مگر ڈپٹی ڈائریکٹر اور کیشیئر نے ایک ماہ تک یہ رقم متعلقہ مجسٹریٹ سے اجازت حاصل کرکے ملازمین میں تقسیم نہ کی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب پھر یہ رقم چوری ہو گئی ہے اور اس سلسلے میں کسی بھی تھانہ میں F.I.R درج نہیں کروائی گئی ہے۔

(خ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب یہ رقم چوری نہیں بلکہ ڈپٹی ڈائریکٹر اور کیشیئر کی ملی بھگت سے خورد برد کرلی گئی ہے جس کی وجہ سے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جارہی ہے؛ کیا حکومت ان کے خلاف کارروائی کرنے اور یہ رقم ان سے برآمد کرکے متعلقہ ملازمین میں تقسیم کرنے کو تیار ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) یہ درست ہے کہ مورخہ 6-8-1999 کو دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر مصنوعی نسل کشی حیوانات لاہور سے مبلغ 57,340.39 روپے کی رقم چوری ہو گئی تھی۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ یہ رقم پولیس نے دفتر کے چوکیدار انور مسیح سے برآمد کی۔

(ج) یہ درست ہے کہ مسروقہ بازیافتہ رقم بطور سپرداری دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر مصنوعی نسل کشی حیوانات، لاہور کے حوالے کی گئی جو کہ کیشیئر کی تحویل میں تھی۔

(د) یہ درست ہے یہ رقم اس دفتر کے ملازمین کی تنخواہوں کی تھی۔

(ر) یہ درست ہے کہ اصولی طور پر یہ رقم متعلقہ عدالت سے اجازت کے بعد ان ملازمین کو تقسیم کرنی چاہئے تھی۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر نے مجاز عدالت سے مسروقہ بازیافتہ رقم کو متعلقہ ملازمین میں تقسیم کرنے کی اجازت طلب کی لیکن اس کی اجازت نہ دی گئی۔

(ہ) یہ درست ہے کہ اب پھر یہ رقم چوری ہو گئی ہے جس کی رپورٹ تھانہ سانده کے تحت چوکی ریواز گارڈن لاہور میں مورخہ 31-05-2001 بمطابق F.I.R359 برخلاف نامعلوم ملزمان درج ہوئی۔

(خ) یہ درست نہ ہے کہ یہ رقم چوری نہیں ہوئی اور ڈپٹی ڈائریکٹر اور کیشیئر کی ملی بھگت سے خورد برد کر لی گئی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ابتدائی محکمانہ انکوائری کے مطابق جو کہ ڈائریکٹر (ہیڈ کوارٹر) ڈائریکٹوریٹ جنرل (توسیع) پنجاب لاہور نے کی ہے، متعلقہ کیشیئر اور خاکروب کو اس نقصان کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ ان دونوں اہلکاروں کے خلاف قواعد کے مطابق انضباطی کارروائی زیر عمل ہے۔ البتہ رقم کی برآمدگی محکمہ پولیس کے اختیار میں ہے جس کے لئے F.I.R پہلے ہی درج ہے۔

شیخوپورہ روڈ پر فیکٹریوں کے زہریلے پانی سے پیدا ہونے والے مسائل

*1772۔سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخوپورہ روڈ پر فیکٹریوں کے زہریلے پانی سے تیزی سے اراضی بنجر ہو رہی ہے' امراض میں اضافہ ہو رہا ہے اور مویشیوں کا دودھ سوکھ گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسی فیکٹری میں treatment plant نہیں؟

(ج) اگر مذکورہ بالا جزو کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس مسئلہ کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحولیات:

(الف) شیخوپورہ روڈ پر موجودہ فیکٹریوں کا ضائع شدہ (waste water) پانی نالیوں کے ذریعے ڈیگ نالہ' بھیڈ نالہ' چھوٹی ڈیگ' چیچو کی ملیاں اور باڑیاں والہ ڈرین میں ڈالا جا رہا ہے۔ ایک کچا نالہ جس کی لمبائی 8 کلومیٹر ہے جو کہ موٹروے برج سے ڈیگ نالہ تک ہے جو ضلعی آفس ماحولیات شیخوپورہ کی کاوشوں سے لاہور شیخوپورہ روڈ پر موجود فیکٹریوں کے تعاون سے بنوایا گیا ہے۔ جس کے تمام اخراجات خود متعلقہ فیکٹریوں نے اجتماعی طور پر برداشت کئے۔ مذکورہ نالہ مختلف فیکٹریوں کا گندا پانی لے کر جاتا ہے جو کہ دو ماہ پہلے کئی جگہ سے بند ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے گندا پانی متصل زمینوں پر کچھ حد تک پھیل گیا تھا اور اراضی بنجر ہونے کا خطرہ تھا لیکن جلد ہی محکمہ ہذا نے فیکٹریوں کی انتظامیہ سے نالے کی صفائی کروا کر اس کو دوبارہ چالو کروایا۔ اب فیکٹریوں کے ضائع شدہ پانی کی مناسب نکاسی ہو رہی ہے۔ تاہم تجویز کیا جاتا ہے کہ مذکورہ نالہ کو پکا (brick lined) کیا جائے اور اس کی باقاعدہ صفائی اور دیکھ بھال کی جائے۔ اس سلسلہ میں کمیٹی کی بحالی کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کی

نگرانی میں مذکورہ کچانہ بنایا گیا تھا۔ متذکرہ کمیٹی فیکٹری مالکان اور تزدیکی رہائشی نمائندگان پر مشتمل ہو گی جو کہ محکمہ تحفظ ماحول ضلع شیخوپورہ کی سربراہی میں کام سرانجام دے گی۔ اس کا فیصلہ دوران دورہ فیروزوالہ مورخہ 27-03-2003 کو جناب ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر صاحب شیخوپورہ نے کیا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تقریباً 11 مختلف فیکٹریوں نے کچھ نہ کچھ treatment works لگائے ہوئے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	آئی۔سی۔آئی یوریا ایسٹر پلانٹ	مکمل ٹریٹمنٹ
2۔	ملک پیک لمیٹڈ	جزوی ٹریٹمنٹ
3۔	داؤد ہرکولیس	جزوی ٹریٹمنٹ
4۔	اتحاد کیمیکل	جزوی ٹریٹمنٹ
5۔	منڈیالی پیپر ملز	ابتدائی ٹریٹمنٹ
6۔	پریمیئر پیپر ملز	ابتدائی ٹریٹمنٹ
7۔	پرفیکٹ بورڈ لمیٹڈ	جزوی ٹریٹمنٹ
8۔	نیشنل ٹینری	جزوی ٹریٹمنٹ
9۔	رائل ٹینری	ابتدائی ٹریٹمنٹ
10۔	صدیق لیدر انڈسٹری	ابتدائی ٹریٹمنٹ
11۔	ایسٹ پاکستان کروم ٹینری	ابتدائی ٹریٹمنٹ

(ج) ڈسٹرکٹ آفس ماحولیات شیخوپورہ نے مسئلہ پر نظر رکھی ہوئی ہے' مذکورہ نالہ کو پکا کرنا اور علاقہ میں treatment plant لگانے کے سلسلہ میں انڈسٹریل ایسوسی ایشن شیخوپورہ کے ساتھ مذاکرات جاری ہیں۔

آبادی میں اضافہ روکنے کے لئے حکومتی اقدامات اور بجٹ

*1825۔ڈاکٹر اسد معظم، کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکستان میں جو **population explosion** ہو رہا ہے اس سے ہمارے ملک کی ترقی کی رفتار سست ہوتی چلی جارہی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی **solid planning** کر رہی ہے تا کہ اس نامناسب بڑھتی آبادی کو روکا جاسکے۔ وہ کیا اقدامات ہیں اور اس مقصد کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا ہے؟

وزیر بہبود آبادی،

(الف) یہ حقیقت ہے کہ اس وقت پاکستان کی آبادی 14 کروڑ 60 لاکھ ہے جو کہ سالانہ 2.1 فیصد کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔ سالانہ اضافہ 31 لاکھ نفوس ہے جو کہ معاشی ترقی اور غربت میں کمی کے لئے ایک چیلنج ہے۔

(ب) حکومت پنجاب، حکومت پاکستان کی معاونت سے آبادی میں تیز رفتار اضافے کو روکنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کام کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ بہبود آبادی پنجاب میں ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت کام کیا جارہا ہے۔

1۔ پہلے مرحلے میں چھوٹے کنبے کی افادیت، بچوں میں وقفہ، والدین کی صحت اور خاندان کی خوشحالی کے فوائد اور آبادی میں تیز رفتار اضافے سے پیدا ہونے والے مضر خاندانی سماجی اور اقتصادی اثرات سے آگاہ کیا جاتا ہے اور بچوں میں وقفہ اور فیملی پلاننگ کے طریقے اختیار کرنے کے لئے ترغیب دی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا اور بالمشافہ گفتگو کے طریقوں سے کام کیا جاتا ہے۔

2- دوسرے مرحلے میں خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات مہیا کی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں خدمات کی فراہمی کے لئے پنجاب میں 990 فلاحی مراکز 51 مراکز تولیدی صحت 70 موبائل سروس یونٹ اور 366 دیہی کارکن (مرد) کام کر رہے ہیں۔ یہ مراکز مشاورتی خدمات اور خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات (مانع حمل طریقوں کا استعمال) کے علاوہ عام بیماریوں کے لئے طبی سہولیات بھی مہیا کرتے ہیں۔

پورے پروگرام کے لئے مالی وسائل حکومت پاکستان مہیا کرتی ہے۔ موجودہ مالی سال(2003-2002) کے لئے محکمہ بہبود آبادی پنجاب کو 64 کروڑ 60 لاکھ روپے مہیا کئے گئے ہیں۔

محکمہ کی مسلسل کوششوں سے آبادی کی شرح میں اضافہ کی رفتار میں نمایاں کمی ہوئی ہے جو کہ مندرجہ ذیل جدول سے ظاہر ہے۔

آبادی کی شرح میں اضافہ

دورانیہ	سالانہ شرح اضافہ
1951-61	%2.45
1961-72	%3.66
1972-81	%3.05
1981-98	%2.61
2002	%2.1

آئندہ پانچ سالہ منصوبہ (2003-08) کے تحت آبادی میں اضافے کی رفتار کو کم کر کے 1.71 فیصد سالانہ تک لانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

پی-پی 160 لاہور میں فیکٹریوں کے زہریلے مواد سے پیدا ہونے والے مسائل

*2135۔جناب محمد افضل: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی-پی 160 لاہور میں کتنی فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔ ان میں کتنی فیکٹریاں ایسی ہیں جن سے زہریلا پانی اٹھوس مادہ خارج ہوتا ہے۔ ان میں سے کتنی حکومت کی طرف سے منظور شدہ اور کتنی غیر قانونی کام کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان فیکٹریوں کے زہریلے پانی اور گیسوں کی وجہ سے شاہ پور بھولا گڈی اور حلقہ پی-پی 160 لاہور کے لوگوں میں متعدی بیماریاں پھیل رہی ہیں اور متعدد اموات بھی ہو چکی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس زہریلے اور گندے پانی کے نکاس نہ ہونے کی وجہ سے زہریلا پانی جوہڑ کی شکل اختیار کر چکا ہے' اس طرح زمینوں پر بُرے اثرات پڑنے کی وجہ سے فصلوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے اور پیداوار بہت کم رہ گئی ہے؟

(د) اگر جز (ب) اور (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ حلقہ میں زہریلا پانی اٹھوس مادہ چھوڑنے والی فیکٹریوں کو یہاں سے شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحولیات:

حلقہ پی پی 160 جنوبی لاہور میں واقع ہے۔ آبادی کے بڑھنے کی وجہ سے اس علاقہ میں نئے رہائشی منصوبے تیزی سے بن رہے ہیں۔ اس علاقہ میں موجود بذیارہ کے ارد گرد کئی فیکٹریاں موجود ہیں اور نئی فیکٹریاں تیزی سے لگ رہی ہیں۔ ملتان روڈ پر ٹھوکر نیاز بیگ سے لے کر بذیارہ نالہ تک کئی عدد فیکٹریاں موجود ہیں مزید نئی

بھی لگ رہی ہیں۔ یہاں ملتان روڈ پر ضائع شدہ پانی کے نکاس کا مناسب بندوبست نہ ہے۔ اس لئے تقریباً 135 کے قریب فیکٹریاں ضائع شدہ پانی کو ضائع کرنے کے لئے غرقیاں (septic tank/soaking wells) استعمال کر رہے ہیں جن کی گہرائی عموماً 40 سے 60 فٹ تک ہوتی ہے۔ زمین سے پانی حاصل کرنے کے لئے لگائے جانے والے ہینڈ پمپ کی گہرائی عموماً 80 سے 120 فٹ تک ہوتی ہے۔ اس لئے پینے والے پانی میں ضرر رساں مواد شامل ہونے کے واضح مواقع موجود ہیں۔ ملتان روڈ کے علاوہ حلقے میں دوسرے علاقوں میں پینے کے پانی کا مسئلہ خاص نہ ہے۔ اس مسئلہ کے حل کے لئے یہ ضروری ہے کہ ٹھوکر نیاز بیگ سے لے کر ہڈیارہ نالہ تک ملتان روڈ کے ساتھ ساتھ فیکٹریوں کے ضائع شدہ پانی کے نکاس کا بندوبست کیا جائے۔ اس سلسلہ میں محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے واسا کو ہدایت کی ہے کہ اس علاقہ میں نکاس آب کا بندوبست کرے۔

علاقہ کا مکمل سروے کرنے کے بعد سوال کا تفصیلی جواب 2 ہفتہ میں دیا جائے گا۔

(معزز ممبران حزب اختلاف "ہمارے لیڈر واپس کرو" "لوٹی لوٹی"

اور "لوٹے لوٹے" کے نعرے لگاتے رہے)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر : اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 36' جناب آفتاب احمد خان' راجہ ریاض احمد اور جناب سمیع اللہ خان کی طرف سے ہے۔۔۔ not moved' تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک استحقاق نمبر 37' سردار غلام احمد خان گاذی صاحب کی طرف سے ہے۔ سردار غلام احمد خان گاذی صاحب ! آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

تھانہ مسن تحصیل و ضلع جھنگ کے ایس ایچ او کا ایم پی اے پر بدمعاشی کا الزام

سردار غلام احمد خان گاڈی، جناب سپیکر ! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 13۔ اپریل 2003 کو تھانہ مسن تحصیل و ضلع جھنگ کے S.H.O رستم علی، سب انسپکٹر نے افتخار بوسلانہ ناظم یونین کونسل کے خلاف زیر دفعہ 506/353 وغیرہ مقدمہ درج کیا جس کے مطابق ناظم مذکور نے تھانیدار پر گندے لوگ اور غنڈے بٹھانے کا الزام لگایا۔ تھانے دار موصوف نے اس مقدمہ میں مجھے بطور MPA بدمعاش ڈیکلیئر کیا ہے۔ اس نے ایف۔ آئی۔ آر میں لکھا ہے :۔

" احاطہ تھانہ میں افتخار بوسلانہ ناظم نے موبائل فون پر غلام احمد گاڈی ایم پی اے اور دوسرے بدمعاش محمد خان جھرکی وغیرہ کو کہا کہ فوراً تیار ہو کر تھانہ آجاؤ اور گھیراؤ کر لو۔ "

مزید لکھا ہے کہ افتخار بوسلانہ ناظم نے۔

"بدمعاش اشخاص کو تھانہ پر حملہ کی دعوت دے کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ "

ملزم کو موقع پر گرفتار کر لیا۔ اس کے علاوہ تھانیدار مذکور دیگر لوگوں کی موجودگی میں میرے اور دوسرے معزز ایم پی اے صاحبان کے خلاف غلیظ زبان استعمال کرتا رہا۔

جناب والا! وقوعہ کے وقت میری ناظم سے سرے سے بات ہی نہیں ہوئی اور نہ ہی مجھے اس بارے میں کوئی علم تھا لیکن تھانیدار مذکور نے ایف۔ آئی۔ آر میں ایم پی اے کو بدمعاش declare کر کے اس پورے جمہوری نظام کی توہین کی ہے جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور ہتک عزت کی گئی ہے۔ لہذا میری اس

تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میری اس میں short statement یہ ہے کہ اگر صرف میری ذات کا مسئلہ ہوتا تو کوئی بات نہیں تھی۔ اس نے میرے نام کے ساتھ ایم پی اے لکھ کر ایم پی اے کی تذلیل کی ہے اور ایم پی اے کو بدمعاش کہا گیا ہے جو کہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ لہذا میری تحریک کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، میں اس تحریک استحقاق کو باضابطہ قرار دیتا ہوں اور مخصوص کمیٹی نمبر 2 کے سپرد کرتا ہوں۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 38' سید محمد قائم علی شاہ صاحب کی ہے۔ شاہ صاحب! آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

وائس چانسلر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی
کی جانب سے عوامی نمائندوں کی تضحیک

سید محمد قائم علی شاہ: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے ہمراہ دو ارکان اسمبلی ملک اللہ وسایا عرف چنوں خان لغاری اور جناب یاسر خان جتوئی عوامی مفاد کے حوالے سے کچھ ضروری مسائل لے کر مورخہ 5- اپریل 2003 کو ڈاکٹر سید الطاف حسین شاہ صاحب وائس چانسلر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کو ملنے کے لئے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن ریسٹ ہاؤس گئے۔ جب افسر موصوف سے ملنے کے لئے اجازت چاہی تو ان کے عملہ نے پتا کرنے کے بعد بتایا کہ صاحب موجود نہیں ہیں۔ ہم نے وضاحت کی کہ وائس چانسلر صاحب ہمارے سامنے دفتر میں داخل ہوئے ہیں اور ہم نے خود اپنی آنکھوں سے انھیں دیکھا ہے جب کہ آپ کہتے ہیں کہ وہ موجود نہ ہیں۔ اس پر عملے

کے اہلکار نے بتایا کہ صاحب! ہم کیا کریں۔ ہم مجبور ہیں کیونکہ ہم ملازم ہیں۔ ہمارے اصرار کے بعد جب اہلکار نے وائس چانسلر صاحب سے دوبارہ رابطہ کیا تو انھوں نے فرمایا کہ انھیں کہہ دو کہ صاحب ضروری میٹنگ میں مصروف ہیں' آپ سے ملاقات نہیں کر سکتے۔ کافی جدوجہد کے بعد جب ہم وائس چانسلر صاحب کے پاس پہنچے تو ہمیں دیکھتے ہی وہ آگ بگولا ہو گئے اور کہنے لگے کہ آپ لوگوں کو دفتری آداب کا پتا نہیں۔ یونہی منہ اٹھائے ہوئے چلے آتے ہیں۔ ہمارا مسئلہ سننے کی بجائے ہم سمیت تمام عوامی نمائندگان کے خلاف نازیبا باتیں شروع کر دیں جن کو یہاں دہرایا نہیں جا سکتا۔ وائس چانسلر کے اس طرز عمل کی وجہ سے نہ صرف میرا اور میرے ہمراہ جانے والے ارکان صوبائی اسمبلی بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر، جی' وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! ہمارے بھائی سید محمد قائم علی شاہ صاحب نے جو تحریک استحقاق ہاؤس میں پیش کی ہے اور انھوں نے اپنا موقف اختیار کیا ہے کہ وہ وائس چانسلر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے ملنے گئے لیکن وہاں پر جو حالات و واقعات ہوئے جن سے انھوں نے یہ محسوس کیا کہ ان کے حقوق اور استحقاق کی پامالی کی گئی ہے۔ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ہماری حکومت اور ہمارے محکمے کی ہدایات ہیں کہ ممبران اسمبلی کو جائز قسم کا پروٹوکول دینا چاہئے۔ میں چاہوں گا کہ سید قائم علی شاہ صاحب کی یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دی جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، میں یہ تحریک استحقاق باضابطہ قرار دیتا ہوں اور سپیشل کمیٹی نمبر 2 کے سپرد کرتا ہوں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر، اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 266 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے--- not moved تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک التوائے کار نمبر 267 ڈاکٹر سید وسیم اختر--- not moved تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک التوائے کار نمبر 268 ڈاکٹر سید وسیم اختر--- not moved تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک التوائے کار نمبر 269 جناب محمد آجاسم شریف--- not moved تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک التوائے کار نمبر 271 شیخ تنویر احمد--- not moved تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک التوائے کار نمبر 272 شیخ تنویر احمد--- not moved تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک التوائے کار نمبر 274 سید احسان اللہ وقاص--- not moved تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک التوائے کار نمبر 275 سید احسان اللہ وقاص--- not moved تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک التوائے کار نمبر 276--- not moved تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک التوائے کار نمبر 279 سید احسان اللہ وقاص--- not moved تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک التوائے کار نمبر 281 سید احسان اللہ وقاص--- not moved تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک التوائے کار نمبر 282 سید احسان اللہ وقاص--- not moved تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک التوائے کار نمبر 285 ملک محمد اقبال چنڑ--- not moved تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک التوائے کار نمبر 286 راجہ ارشد محمود--- not moved تحریک dispose of ہوئی۔ اب ہم گورنمنٹ بزنس لیتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

تحریک زیر قاعدہ 244-A قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 میں ترمیم

MR SPEAKER: Now, we take up the motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Law Minister has given notice of motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. The proposed amendment is as under:-

In Rule 148, in sub-rule (1), the existing table of Standing Committees may be substituted by the Following new table:-

S. No.	Name of the Committee	Department
1.	Standing Committee on Agriculture	Agriculture
2.	Standing Committee on Communications & Works	Communications & Works
3.	Standing Committee on Cooperatives	Cooperatives
4.	Standing Committee on Education	Education
5.	Standing Committee on Environmental Protection	Environmental Protection
6.	Standing Committee on Excise & Taxation	Excise & Taxation
7.	Standing Committee on Finance	Finance
8.	Standing Committee on Food	Food
9.	Standing Committee on Forestry and Fisheries	Forestry and Fisheries
10.	Standing Committee on Health	Health
11.	Standing Committee on Home Affairs	Home
12.	Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering	Housing, Urban Development and Public Health Engineering

13.	Standing Committee on Industries, Mines and Minerals	Industries, Mines and Minerals
14.	Standing Committee on Information, Culture and Youth Affairs	Information, Culture and Youth Affairs
15.	Standing Committee on Information Technology	Information Technology
16.	Standing Committee on Irrigation and Power	Irrigation and Power
17.	Standing Committee on Labour and Manpower	Labour and Manpower
18.	Standing Committee on Law & Parliamentary Affairs	Law & Parliamentary Affairs
19.	Standing Committee on Literacy & Non-Formal Basic Education	Literacy & Non-Formal Basic Education
20.	Standing Committee on Livestock & Dairy Development	Livestock & Dairy Development
21.	Standing Committee on Local Government and Rural Development	Local Government and Rural Development
22.	Standing Committee on Planning & Development	Planning & Development
23.	Standing Committee on Population Welfare	Population Welfare
24.	Standing Committee on Religious Affairs and Auqaf	Religious Affairs and Auqaf
25.	Standing Committee on Revenue	Revenue
26.	Standing Committee on Services & General Administration	Services & General Administration
27.	Standing Committee on Social Welfare, Women Development & Bait-ul-Maal	Social Welfare, Women Development & Bait-ul-Maal
28.	Standing Committee on Sports	Sports
29.	Standing Committee on Transport	Transport
30.	Standing Committee on Tourism	Tourism
31.	Standing Committee on Wildlife	Wildlife
32.	Standing Committee on Zakat & Ushr	Zakat & Ushr

MR SPEAKER: The Law Minister may move a motion for consideration of the proposed amendment.

MINISTER FOR LAW: Sir, I move:

> "That the proposed amendment in sub-rule (1) of Rule 148 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be taken into consideration at once "

MR SPEAKER: The motion moved and the question is-

> "That the proposed amendment in sub-rule (1) of Rule 148 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be taken into consideration at once "

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Now, we take up the amendment Minister for Law'

MINISTER FOR LAW: Sir, I move·

> "That the proposed amendment in sub-rule (1) of Rule 148 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be passed "

MR SPEAKER: The proposed amendment is under consideration Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is -

"That the proposed amendment in sub-rule (1) of Rule 148 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be passed."

(The motion was carried.)

رپورٹیں

مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی: جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

مسودہ قانون ادارہ جات طب وصحت' پنجاب مصدرہ 2003 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2003) کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

مسودہ قانون ادارہ جات طب وصحت' پنجاب مصدرہ 2003 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2003) کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

ملک جلال دین ڈھکو: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"تحریک استحقاق نمبر 3 منجانب ڈاکٹر مظفر علی شیخ رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"تحریک استحقاق نمبر 3 منجانب ڈاکٹر مظفر علی شیخ رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

ملک جلال دین ڈھکو: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"تحریک استحقاق نمبر 12 منجانب ڈاکٹر اسد معظم رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"تحریک استحقاق نمبر 12 منجانب ڈاکٹر اسد معظم رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

ملک جلال دین ڈھکو، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

" تحریک استحقاق نمبر 14 منجانب شیخ امجد عزیز رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ "

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

" تحریک استحقاق نمبر 14 منجانب شیخ امجد عزیز رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ "

(تحریک منظور ہوئی)

خوراک اور گندم کی سرکاری خریداری پر عام بحث

جناب سپیکر، اب خوراک اور گندم کی سرکاری خریداری پر عام بحث ہوگی۔ میں وزیر خوراک سے گزارش کروں گا کہ وہ بحث کا آغاز کریں۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں food procurement 2003 کی outline پیش کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہم گندم کا آخری دانہ تک خریدیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے گندم کا آخری دانہ تک خریدنے کا دعویٰ نبھا کر دکھایا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شور وغل جاری رہا)

جناب والا! وہ جو صدیوں سے خرابیاں چلی آ رہی تھیں ہم نے ان کو روکا اور کاشتکار بھائی کا ہم نے فائدہ کیا اور درمیان سے مڈل مین کو ختم کیا اور 300 روپے support price مقرر کی۔ ہمارا یہ بھی دعویٰ ہے کہ پورے پنجاب سے کسی بھی سنٹر سے

ہمیں ایک بھی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ ہم عوام کا بھلا کرنا چاہتے ہیں اور کاشتکار کا بھلا کرنا چاہتے ہیں۔ کاشتکار کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ یہ ہمارے بھائی عوام کو خوشحال ہوتا دیکھنا نہیں چاہتے۔

جناب سپیکر! کاشتکار بھائی جو صدیوں سے پسا ہوا تھا اس کا ہم نے تحفظ کیا ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے وہ loan جو ساڑھے بارہ فیصد پر ملتا تھا وہ ہم نے چھ فیصد پر لے کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب حکومت نے بار دانہ خرید کر دیا ہے۔ ہر کونے میں آپ کو بار دانہ نظر آیا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ یہ میرے اپوزیشن کے بھائی ہماری بات سنیں اور دیکھیں' میں تمام فاضل اراکین کو' چاہے ان کا تعلق اپوزیشن سے ہے' چاہے ان کا تعلق حکومتی بنچوں سے ہے' میری ان سے درخواست ہے کہ اگر کوئی شکایت فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں ہے' procurement کے بارے میں ہے' گندم کی قیمت کے بارے میں ہے تو وہ سامنے لائیں۔ ہم ان کو جواب دیں گے۔ نہ تو procurement کے بارے میں اور نہ ہی گندم کی خریداری کے بارے میں کوئی شکایت ملی ہے اور نہ ہی ہم نے محکمہ خوراک کو کوئی موقع دیا ہے کہ وہ کوئی خرابی کر سکے اور نہ ہی کسی کاشتکار کو شکایت کا موقع دیا ہے۔ 300 روپے support price مقرر کرنا صوبائی حکومت کا وہ کارنامہ ہے جو آج تک کوئی نہیں کر سکا۔

جناب سپیکر! محکمہ خوراک کو آگے جو food security کا مسئلہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ target پورا نہیں ہوا' target تو تھا ہی نہیں' target تو یہ تھا کہ وزیر اعلیٰ نے کہا تھا کہ ہم گندم کا آخری دانہ تک خریدیں گے۔ جو بھی ہمیں target دیا گیا ہے اور جو food security ہے وہ بھی ہم نے صوبہ پنجاب کے اندر ensure کی ہے۔ اس وقت بھی ہمارے پاس کوئی ساڑھے تیئس لاکھ ٹن گندم موجود ہے اور دو لاکھ ٹن پہلے کی بھی پڑی ہوئی ہے۔ ہم food security بھی ensure کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نہ تو صوبے کے اندر آٹا مہنگا ہونے دیں گے اور نہ ہی کاشتکار کو قیمت کم دیں گے۔ اس لئے میں اپنے تمام دوستوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس پر بات کریں۔

(وزیر خوراک کی تقریر کے دوران معزز ممبران حزب اختلاف گو مشرف گو، راجہ بشارت ہائے ہائے کے نعرے لگاتے رہے)

وزیر آبپاشی و قوت برقی: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خوراک چودھری اقبال صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں کہ جنہوں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم کسان کو خوشحال دیکھیں گے۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ گندم کا ایک ایک دانہ خریدا جائے گا۔ یہ پنجاب میں پہلی دفعہ ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وزیر اعلیٰ کی کسان دوست پالیسی کی وجہ سے آج کسان خوشحال ہے۔ جب تک ان کی حکومتیں رہیں انہوں نے کسان کے لئے کچھ نہیں کیا۔ یہ لوگ صرف اور صرف کھوکھلے نعرے لگا کر جانے والے ہیں۔ یہ لوگ کوئی کام نہیں کرنا چاہتے۔ یہ کسان بھائیوں کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ جب کہ ہماری حکومت نے کسان بھائیوں سے گندم کا ایک ایک دانہ خرید کر ان سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا۔ جناب وزیر اعلیٰ اور جناب وزیر خوراک واقعی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے پنجاب میں یہ انقلاب لا کر لوگوں کو خوش حال کیا ہے۔ اس خوش حالی کی بدولت آج پاکستان میں چودھری شجاعت اور وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہیٰ کا نام لیا جا رہا ہے۔ ان کے اس اقدام کے باعث آج پاکستان کا کسان خوش حال ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس خوش حالی سے سبز انقلاب آئے گا۔

جناب سپیکر، آج کے اجلاس کی کارروائی مکمل ہوئی۔ ہاؤس کل 30-مئی بروز جمعۃ المبارک صبح 9.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 30 ۔ مئی 2003

1۔ سوالات (محکمہ تعلیم)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

2۔ سرکاری کارروائی

مسودہ قانون ادارہ جات طب و صحت پنجاب مصدرہ 2003

(مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2003)

3۔ آبپاشی پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس)

جمعۃ المبارک، 30۔ مئی، 2003

(یوم الجمع، 28 ربیع الاوّل، 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بجے زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری صاحبزادہ افتخار الدین نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا
الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ
اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ
اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ
اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا
بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝

سورۃ النساء، آیت، 59 تا 60

اے ایمان والو تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو اور تم میں جو لوگ اہل حکومت ہیں ان کا بھی پھر اگر کسی امر میں تم باہم اختلاف کرنے لگو تو اس امر کو اللہ اور رسول کی طرف حوالہ کر دیا کرو اگر تم اللہ پر اور یوم قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ امور سب بہتر ہیں اور ان کا انجام خوشتر ہے۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کی گئی اور اس کتاب پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئی اپنے مقدمے شیطان کے پاس لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ ان کو یہ حکم ہوا ہے کہ اس کو نہ مانیں اور شیطان ان کو بہکا کر بہت دور لے جانا چاہتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ ○

تعزیت

جناب ڈپٹی سپیکر کے جواں سال بھائی کی وفات پر فاتحہ خوانی

سید ناظم حسین شاہ ۔جناب سپیکر! آپ کے جواں سال بھائی کی یہاں پر تعزیت ہو چکی ہے۔ آج میں پورے ہاؤس سے دوبارہ request کرتا ہوں' کیونکہ آج آپ اس واقعہ کے بعد یہاں ہاؤس میں پہلی دفعہ تشریف لائے ہیں' لہذا آپ کے مرحوم بھائی کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلے پر فاتحہ خوانی کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر کی طرف سے 27 معزز اراکین

پر ہاؤس میں داخل ہونے پر پابندی

چودھری اصغر علی گجر ۔پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔جی' فرمائیں۔

چودھری اصغر علی گجر ۔شکریہ۔ جناب سپیکر! آج اجلاس کا پانچواں دن ہے اور اسمبلی کے اندر ایک اچھا خاصا خلفشار موجود ہے۔ سپیکر کی طرف سے اسمبلی کے 27 ممبران پر ہاؤس کے اندر آنے پر پابندی لگائی گئی ہے۔ اسمبلی کے ہاؤس کے اندر یہ روایت رہی ہے کہ جب بھی سپیکر کسی ممبر سے کسی وجہ سے ناراض ہوتا رہا ہے تو چند منٹ کے لئے سپیکر نے اس سے ناراضگی کا اظہار کیا لیکن یہ کبھی نہیں ہوا کہ اسے کئی کئی دنوں کے لئے ہاؤس سے باہر رکھا گیا ہو۔ اس سے جو بھی صورت حال پنجاب کے اندر اور پاکستان کے اندر پیدا ہو رہی ہے وہ سب بھائیوں کے سامنے ہے' میرے سامنے ہے' آپ کے سامنے ہے اور میرے

تمام ممبران بھائیوں کے سامنے ہے۔ پوری اخباریں ہماری اسمبلی کی کارروائی اور 27 ممبران جو باہر ہیں ان سے اٹی پڑی ہیں۔ پورے کے پورے پنجاب کی عوام ششدر ہے' حیران ہے بلکہ پورے پاکستان کی عوام حیران ہے کہ یہ پنجاب اسمبلی کے اندر کیا ہو رہا ہے اور میں خود بھی اس بات پر حیرانگی کا اظہار کرتا ہوں کہ اس میں کوئی ایسی بات ہے نہیں۔ نہ جانے کونسا ایسا ہاتھ ہے جس نے ہمیں اس کھیل پر مجبور کر دیا ہے۔ احتجاج ہوتے رہتے ہیں۔ احتجاج کے بعد نوٹس بھی سپیکر صاحب دیا کرتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بالکل ہر چیز کو بانٹ کر رکھ دیا جائے۔ میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ اگر خدانخواستہ اس اسمبلی کو کسی قسم کا کوئی نقصان پہنچا تو میں یہ سمجھوں گا کہ اس کی ذمہ داری حکومت وقت پر ہو گی' اپوزیشن پر نہیں ہو گی۔

معزز ممبران حزب اختلاف، شیم' شیم۔

چودھری اصغر علی گجر، میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے جن 27 ممبران کے اسمبلی اجلاس میں آنے پر پابندی لگائی گئی ہے' اس اسمبلی کے اجلاس کو باوقار بنانے کے لئے' آپ مہربانی کر کے حکم جاری کریں کہ انہیں ہاؤس میں آنے کی اجازت دی جائے یا کم از کم انہیں محفوظ طریقے سے اپوزیشن چیمبر میں لایا جائے تاکہ اس معاملے کو کسی نہ کسی طریقے سے حل کیا جا سکے۔ ڈائیلاگ کر کے معاملے کا کوئی نہ کوئی حل نکالنا چاہیے لیکن افسوس کہ اس معاملے کا کوئی حل نہیں نکل رہا بلکہ اس پر سختی سے قائم رہا جا رہا ہے۔ اس کا حل حکومت نے نکالنا ہے۔ حکومت کے پاس طاقت ہے اور حکومت نے ہی اس کا حل نکالنا ہے۔ اگر حکومت یہ سوچے کہ اپوزیشن اس کا حل نکالے تو یہ غلط ہے کیونکہ اپوزیشن کے پاس تو کچھ نہیں ہے جو ہم حکومت کو دے سکیں۔ حکومت کے پاس سب کچھ ہے۔ اگر کوئی relief دینا ہے تو وہ حکومت نے دینا ہے۔ اگر حکومت اپنے وقار کو بلند کرنا چاہتی ہے' اس ہاؤس کے وقار کو بلند کرنا چاہتی ہے اور عوام کو پرسکون دیکھنا چاہتی ہے تو میں

حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ خود جا کر اپوزیشن ممبران کو واپس اسمبلی میں لے آئے تاکہ لوگ سکون کا سانس لے سکیں۔ آپ دیکھیں کہ کل تک تو ہم خود اس احتجاج میں شریک تھے' آج اللہ کی مہربانی سے سرحد اسمبلی اس احتجاج میں شریک ہو گی' کل سندھ اسمبلی اس احتجاج میں شریک ہو گی تو اس سے کیا فائدہ ہو گا؟ اس سے کس کا نقصان ہے اور کس کا بھلا ہے؟ میں خود اپوزیشن میں ہوتے ہوئے یہ بات کہتا ہوں کہ حکومت کے عمل کی وجہ سے ہمارے مقاصد کئی گنا زیادہ ہو گئے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔ معمولی سی بات کو الجھا دیا گیا ہے اور اسے اس طریقے سے اچھالا گیا ہے کہ پوری دنیا کا میڈیا اس کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ بات کیا تھی؟ بات کچھ بھی نہیں تھی کہ ہماری بات سن لیتے۔ جناب لاء منسٹر سن لیتے' جناب چیف منسٹر سن لیتے یا سپیکر صاحب سن لیتے تو اس معاملے کو سلجھایا جا سکتا تھا۔ اگر اس معاملے کو اسی طریقے سے پھیلاتے چلے گئے تو یقیناً اس سے نہ آپ کی کوئی بھلائی ہو گی' نہ عوام کی کوئی بھلائی ہو گی اور نہ صوبے کی کوئی خدمت ہو سکے گی۔

جناب والا! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ آج تشریف لے آئے ہیں' ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کے بھائی کا انتقال ہوا ہے' آپ کے صدمے اور غم میں ہم سب برابر کے شریک ہیں اور ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ حکم دیں کہ ہمارے ان 27 ارکان کو با عزت طریقے سے ایوان کے اندر لایا جائے تاکہ یہ کارروائی باعزت طریقے سے شروع ہو سکے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی اصغر علی گجر صاحب جن خیالات کا اظہار کر رہے تھے میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب ان کے جذبات اور ان کے احساسات کا احترام کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے چند ہی لمحوں بعد قول و فعل میں تضاد سامنے آ جائے گا۔ ابھی اصغر علی گجر صاحب بات کر رہے تھے تو حکومتی بنچوں سے کسی ایک شخص نے ایک لفظ نہیں کہا اور

ان کی بات کو غور سے سنا۔ ہمیں افسوس اس بات پر ہے کہ ہم کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talk please No cross talk please

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں اصغر علی گجر صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ بلاشبہ آج پنجاب کے کروڑوں عوام ہماری طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے ہیں اور ہم سے سوال کر رہے ہیں کہ ہم نے انہیں کس لئے منتخب کر کے بھیجا اور ہم کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ یہاں سپیکر صاحب کے احترام' سپیکر صاحب کے فیصلے کی بات ہوئی اور یہ کہ سپیکر صاحب ڈیڑھ منٹ کے بعد اپنا آرڈر بدل لیتے ہیں۔ جب تک سپیکر صاحب اپنا حکم تبدیل نہیں کرتے اس وقت تک حکومتی بنچوں کے ہر رکن اور اپوزیشن بنچوں کے ہر رکن کا یہ فرض بنتا ہے کہ اس فیصلے کا احترام کیا جائے لیکن میں دکھ کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ صرف اتنا کہہ دیں کہ ٹھیک ہے ہم اس بات پر غور کریں گے لہذا آپ ہاؤس کی کارروائی کو چلنے دیں۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ یہ اس کا احترام نہیں کریں گے اور شور شروع ہو جائے گا۔ جب سپیکر کے فیصلے کا احترام ہی نہیں کیا جانا تو پھر سپیکر سے اس بات کی توقع کیوں کی جاتی ہے کہ وہ یکطرفہ طور پر اپنے فیصلے تبدیل کرتے رہیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر کہا یہ جا رہا ہے کہ سب کچھ "چیر پھاڑ کر" رکھ دیا گیا ہے۔ میں ان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور میرے یہ سارے دوست بیٹھے ہیں۔ کل ہم نے انتہائی کھلے دل کے ساتھ' انتہائی دیانت داری کے ساتھ اور انتہائی ایمانداری کے ساتھ ان سے بات کی۔ ہم صرف یہ چاہتے تھے کہ یہ آئیں! ہم آپس میں بیٹھ کر بات کرتے ہیں اور ہم نے اسے انا کا مسئلہ نہیں بنایا۔ میں نے انہیں یقین دلایا کہ آپ ہمارے ساتھ بات کریں گے تو اس کے مثبت نتائج نکلیں گے لیکن ہماری شرط صرف

ایک تھی کہ آپ ہاؤس کی کارروائی کو چلنے دیں اور آئیں! ہم بات کرتے ہیں لیکن ان کی شرط یہ ہے کہ ہاؤس کی کارروائی کو نہیں چلنے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی ہٹ دھرمی اور اس قسم کے ہی فیصلے جمہوریت کے لئے نقصان دہ ہوتے ہیں۔ پہلے دن جب یہ سارا عمل شروع ہوا' اس دن کس بات پر جھگڑا ہوا؟ احتجاج کرنا ان کا حق ہے۔ یہ پارلیمانی روایات کے مطابق احتجاج کریں' پارلیمانی طریقے سے کریں لیکن کسی بھی رکن کا یہ کہنا کہ خواہ اس کا تعلق حکومتی بنچز سے ہو یا اپوزیشن بنچز سے ہو کہ میں اس ہاؤس کی کارروائی کو نہیں چلنے دوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ نہ آپ اس کی اجازت دے سکتے ہیں اور نہ حکومت اس بات کی اجازت دے سکتی ہے۔ اس لئے میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آئیں! ہم مل بیٹھ کر پارلیمانی روایات کے مطابق ہر متنازعہ مسئلے کو حل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہماری شرط صرف ایک ہے کہ اس ایوان کے تقدس کو پامال مت کریں' ہاؤس کی کارروائی کو چلنے دیں اور آئیں! ہمارے ساتھ بیٹھ کر جو بھی بات کریں ہم اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جناب سپیکر! آپ حکم دیں میں ابھی باہر جاتا ہوں ان کے پارلیمانی لیڈر یہاں پر موجود ہیں' میں ان سے بات کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن یہ ہاؤس کی کارروائی چلنے دیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ سارے معاملات افہام و تفہیم سے حل کر لئے جائیں گے لیکن ایسا نہیں ہو گا اس لئے کہ ان کا ایجنڈا یہ ہے کہ انہوں نے اس ہاؤس کو چلنے نہیں دینا اور ہمارا ایجنڈا یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے ہر قیمت پر اس ہاؤس کی کارروائی کو چلانا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی طرف سے جن جذبات و احساسات کا اظہار کیا گیا میں اس پر آپ کا بے حد ممنون ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگ اس ہاؤس کو چلانا چاہتے ہیں اور لاء منسٹر صاحب کی بھی یہی خواہش ہے کہ یہ ہاؤس چلے۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! آپ فیصلہ دینے سے پہلے میری تھوڑی سی بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں ابھی فیصلہ نہیں دے رہا' فیصلہ بعد میں دوں گا۔ میں ایک تجویز دے رہا ہوں کہ جہاں ٹریژری بنچز اور اپوزیشن کو یہ احساس ہے کہ یہ ہاؤس قابل احترام ہے' یہ ہاؤس سب کا ہاؤس ہے اور سب اراکین اسمبلی معزز ہیں۔ آپ کو لوگوں نے یہاں اس لئے بھیجا ہے کہ آپ اس ہاؤس کو چلائیں۔ اس ہاؤس کا عزت و احترام اور تقدس ہم سب پر فرض ہے جس میں آپ' ہیں اور ٹریژری بنچز سب شامل ہیں۔ جیسے لاء منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں اور آپ نے ادھر سے تجویز دی ہے تو میری گزارش یہی ہے کہ آپ ہاؤس کو بھی چلنے دیں اور آپ لاءمنسٹر سے تھوڑی دیر کے لئے مذاکرات کرلیں اور ہم اس کا آج ہی فیصلہ کرتے ہیں تاکہ یہ جھگڑا ختم ہو جائے۔ مجھے احساس ہے کہ ہم سب مل کر اس مسئلے کو حل کرلیں گے۔ میری اس تجویز کو آپ میری گزارش بھی سمجھیں اور میری اپیل بھی سمجھیں۔ کیونکہ میں سارے ہاؤس کو بحیثیت ایک بھائی کے اور دکھی دل سے آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ خدارا! اس ہاؤس کو' اس ملک کو اور اس ایوان کو اپنے لیے اور میری خاطر اور لوگوں کی خاطر اسے انا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ آپ اس ہاؤس کو چلنے بھی دیں اور ساتھ مذاکرات بھی کریں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آج یہ فیصلہ ہو جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سید ناظم حسین شاہ، جناب والا! بات یہ ہے کہ ہمیں آپ کے جذبات اور احساسات کا پورا احساس ہے۔ گزارش یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ ہاؤس نہ چلے؟ ہم تو آج بھی' کل بھی اور اس سے پہلے بھی' آج ایوان میں ہماری موجودگی اس بات کی دلیل ہے' سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ یہ move آج بھی ہماری طرف سے ہوئی ہے حالانکہ یہ حزب اقتدار کی طرف سے ہونی چاہیے تھی۔

جناب والا! بات یہ ہے اور جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ انا کا مسئلہ نہیں بنانا

چاہیے۔ کچھ لوگوں کو پتا نہیں complex کی وجہ سے یہ احساس ہو جاتا ہے کہ انھوں نے اپنے آپ کو strong man ثابت کرنا ہے۔

جناب والا! آپ دیکھیں کہ Humanity is product of love and love is product of respect and man is slave of love. جناب والا! strong man کون ہوا ہے؟ وہ ہوا ہے جنھوں نے محبت کے ساتھ اس دنیا کو فتح کیا ہے' نہ کہ جنھوں نے تلوار کے ساتھ اس کو فتح کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! آج بھی ہم یہی چاہتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ Humanity is product of love and love is product of respect and man is slave of love اس لئے جب تک انصاف نہ ہو' جب تک ہمارے ممبران اور لیڈران یہاں پر نہ ہوں۔ ہم نے تو انا کا مسئلہ نہیں بنایا کہ ہاؤس نہ چلنے دیں۔ ہم کب کہتے ہیں کہ ہاؤس نہ چلنے دیں مگر ہمیشہ روایات یہی رہی ہیں کہ پہلے مذاکرات ہوتے ہیں۔ قومی اسمبلی میں بھی دیکھیں اور precedents بھی یہی ہیں کہ جب مذاکرات ہو رہے ہوتے ہیں تو جب تک بات مکمل نہ ہو ہاؤس میں کوئی بھی چیز پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچتی' ہاؤس adjourn رہتے ہیں۔ ہم کل بھی ان کے پاس چل کر گئے تھے۔ آج بھی یہ ہماری طرف سے move ہوئی ہے۔ دنیا میں ہمیشہ قدر اسی کی ہوتی ہے جو کچھ دیتا ہے۔ جو کچھ لیتا ہے اس کی قدر نہیں ہوتی۔

جناب والا! میں مانتا ہوں کہ جیسے صبر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک پسندیدہ چیز پر ہوتا ہے اور ایک ناپسندیدہ چیز پر ہوتا ہے۔ اسی طرح maturity یعنی بلوغت بھی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ہم tropical country میں رہتے ہیں' یہاں پر تیرہ سال کی عمر میں ہر آدمی جسمانی طور پر mature ہو جاتا ہے لیکن اصل maturity which matters that is the mental maturity اور mental maturity کیا ہوتی ہے؟ جب rational

thinking ہو۔ اس لئے rational thinking ہونی چاہیے۔ جیسا کہ میرے دوست اصغر علی گجر صاحب نے کہا ہے کہ ہمارے پاس یعنی اپوزیشن کے پاس کچھ نہیں ہے۔ دینا تو آپ نے ہے مگر کل سے ہر بات پر یہی رٹ چل رہی ہے۔

جناب والا! ہم مانتے ہیں کہ راجہ بشارت صاحب بہت strong man ہیں مگر یہ اپنے آپ کو strong اور perpetuate اس وقت کریں گے جب یہ کچھ دیں گے۔ آپ دیکھیں کہ آج کن لوگوں کے نام زندہ ہیں۔ ان لوگوں کے نام زندہ ہیں جنھوں نے پیار اور محبت کے ساتھ دنیا کو فتح کیا ہے۔ جنھوں نے تلوار کے ساتھ دنیا کو فتح کیا ہے ان کے نام زندہ نہیں ہیں اور آج آپ کو ان کے نہ مزار نظر آتے ہیں اور نہ ان کا احترام نظر آتا ہے۔ اس لئے میری یہ استدعا ہے کہ جیسے آپ نے دکھی دل کے ساتھ بات کی ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ مذاکرات کریں اور ہاؤس کو adjourn کریں۔ ہم پھر بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب والا! ٹھیک ہے کہ آپ کو یہ پسند نہیں ہے لیکن آپ یہ دیکھیں کہ جب تک ہمارے لیڈر یہاں پر موجود نہ ہوں، تو ہم کیسے ان کے ساتھ مذاکرات کر سکتے ہیں؛ میری یہی استدعا ہے کہ آپ مہربانی کر کے اس ہاؤس کو adjourn کریں۔ جناب والا! آپ بیٹھیں۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ کو چیئرمین مقرر کیا جائے اور ایسے بالغ شخص مذاکرات میں بٹھائیں کہ جن میں فیصلہ کرنے کی اہلیت بھی ہو اور قوت بھی ہو تاکہ یہ بات کسی منطقی انجام تک پہنچ سکے۔ شکریہ، مہربانی۔

محترمہ انبساط خان، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

محترمہ انبساط خان: جناب سپیکر! میں اپوزیشن کو سب سے پہلے اپنی مثال دینا چاہوں گی۔

(لوٹی لوٹی کے الفاظ کی نعرہ بازی)

ان کے حالات دیکھیں کہ یہ کسی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ان کو کتنی مصیبت پڑی ہوئی ہے کیونکہ ان کے سامنے سچ ہے۔ یہ ایوان اس طرح نہیں چل سکتا کہ میں ایک صوبائی رکن اسمبلی ہوں' میں جس دن سے اس ایوان میں بیٹھ رہی ہوں' اپوزیشن مجھے اس لئے بات نہیں کرنے دیتی کیونکہ یہ میرے سچ سے ڈرتے ہیں۔

(لوٹی لوٹی کے الفاظ کی نعرہ بازی)

They don't have the patience to hold truth They don't have the patience to know what is right and what is wrong They don't believe in progress. They don't believe in working together and certainly they don't believe in democracy These people have always ruined this country This is a graduate Assembly For God's sake This is a graduate Assembly. (interruptions)

(لوٹی لوٹی کے الفاظ کی نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ آپ بیٹھیں۔ میں نے ایک درخواست کی تھی اور ایک تجویز دی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ شور و غوغا سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ اس طرح دونوں اطراف نے شور مچانا ہے۔ آپ مقصد پر آئیں۔ اس مقصد کے لئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ میرے کہنے پر ہاؤس کو چلنے دیں۔ میں آپ کو واضح طور پر کہہ رہا ہوں کہ یہ فیصلہ آج ہو جائے گا اور ابھی ہو جائے گا۔ (قطع کلامیاں)

آپ مجھے بات کرنے دیں پھر میں آپ کو بتاتا ہوں۔ میرے پاس کل دوست آئے

تھے اور آج صبح بھی چند دوستوں سے میری بات ہوئی ہے۔ میں نے لاء منسٹر صاحب سے بھی بات کی ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ خدارا! اس ہاؤس کا احترام ملحوظ رکھیں۔ cross talk سے کوئی فائدہ نہیں، شور شرابے سے کوئی فائدہ نہیں۔ ہاؤس تو شور شرابے میں چل جاتے ہیں، تقریریں بھی ہو جاتی ہیں لیکن ہم سب کا احترام باہر کیا ہو رہا ہے؟ وہ آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔ میں یہی چاہتا ہوں کہ اس مسئلے کا حل ہو، آج ہو اور ابھی ہو لیکن اس میں آپ کو فراخدلی دکھانا پڑے گی۔ وہ فراخدلی یہ ہے کہ اس وقت تک ہم تھوڑی کارروائی کرتے ہیں۔ میں آج آپ کو گارنٹی دے رہا ہوں کہ لاء منسٹر اور آپ کے مذاکرات کامیاب ہو جائیں گے۔ آپ میری بات اور درخواست مانیں۔ اس بات پر عمل ہو گا۔

ملک خالد محمود وٹو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کل سپیکر صاحب نے اسی چیئر پر بیٹھ کر یہ حکم دیا تھا کہ اپوزیشن لیڈر کو باہر سے، گاڑی میں سے لے کر آئیں اور ان کے چیمبر میں پہنچائیں۔ ان کے آرڈر کو کسی نے نہیں مانا۔ آج آپ کہہ رہے ہیں کہ میں ان کو request کر رہا ہوں۔ یہ request کی بات نہیں مانتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سارے ہاؤس سے request کر رہا ہوں۔

ملک خالد محمود وٹو (ایڈووکیٹ): ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہاں پر آرڈر کس کا چلتا ہے؟ سپیکر صاحب کا ایوان میں آرڈر چلتا ہے یا راجہ بشارت کا چلتا ہے یا فوج والوں کا چلتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سارے ہاؤس سے request کر رہا ہوں۔ آخر تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ آپ بیٹھیں گے تو مسئلہ حل ہو گا۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! مجھے بولنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے! ایک آدھ منٹ میں ختم کریں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! آپ کا احترام سر آنکھوں پر ہے۔ اگر اس پنجاب اسمبلی کی تاریخ کے اوراق الٹ کر دیکھ لیں تو اس میں شاید ہی کوئی مثال ایسی ملے جو آج اسمبلی کے اندر قائم کی گئی ہے کہ چار دن 27 ممبران کو اسمبلی کے باہر رکھا گیا۔ ہم آپ کی تجویز ماننے کے لئے بھی تیار ہیں لیکن کم از کم انہیں یہ تو کہیں کہ وہ ہمارے قائدین کو اپوزیشن کے چیمبر تک آنے دیں۔ کچھ نہ کچھ تو کریں۔ پھر ہم ان سے مذاکرات کر لیتے ہیں اور آپ ہاؤس چلائیں لیکن ہمارے اپوزیشن ممبرز جو غیر قانونی طور پر باہر بیٹھے ہیں ان کو اپنے چیمبر تک تو آنے دیں۔ ہم commitment دیتے ہیں کہ انہیں ہاؤس کے اندر نہیں آنے دیں گے لیکن اسمبلی کے اندر تو آنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں اسی سلسلے میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر آپ چند منٹوں کے لئے لاء منسٹر صاحب سے لابی میں بیٹھ کر بات کر لیں تو بات ہو جائے گی۔ کل سپیکر صاحب نے ہاؤس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا تھا اور آپ کو موقع بھی دیا تھا کہ آپس میں طے کر لیں۔ میں بھی آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ آپ مہربانی کر کے لاء منسٹر صاحب کے ساتھ بات کریں اور اس مسئلے کو حل کریں۔ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

چودھری اصغر علی گجر، ایک منٹ میری بات سن لیں۔ ہم نے سپیکر کی بات کو honour کیا ہے۔ آپ کے حکم کو مانا ہے۔ آپ ان کو چیمبر تک آنے کی اجازت دیں۔ ہم باہر چلتے ہیں اور آپ ہاؤس چلائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لاء منسٹر صاحب! وہ کہتے ہیں کہ ہم بات کرتے ہیں۔ آپ ان سے بات کر لیں۔

چودھری عبدالغفور خان، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ہمیں کیوں نہیں اجازت دیتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

چودھری عبدالغفور خان، بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! جس وقت یہ واقعہ ہوا آپ اس وقت ایوان میں موجود نہیں تھے۔ ہم سپیکر صاحب کی جانبداری اور غیر جانبداری پر بات نہیں کریں گے۔ مجھے آج بھی یاد ہے کہ جب جناب شہباز شریف بیمار تھے تو ان کی دعا کے لئے انہوں نے اجازت دی۔ اس کے بعد کیا ہوا؟ جس دن یہ واقعہ ہوا اس میں اپوزیشن سے زیادہ حکومتی بنچوں کا رول ہے۔ ڈائس کے اوپر اپوزیشن سے زیادہ حکومتی بنچوں کے لوگ چڑھے تھے۔ اگر جناب سپیکر غیر جانبدار تھے تو اس دن اپوزیشن کے علاوہ حکومتی بنچوں کے لوگوں کو کیوں نہیں نکالا گیا؟ اس کے بعد آپ دیکھ رہے ہیں کہ اسمبلی کو پولیس نے گھیرا ہوا ہے۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ایک پولیس کانسٹیبل نے آپ کے ممبر کو بچے سے پکڑ کر پولیس گاڑی میں بٹھایا' یہ باعث شرم ہے۔ تین دن سے اس اسمبلی میں کیا ہو رہا ہے؟ یہاں پر حالت جنگ کا ایک میدان بنا ہوا ہے۔ ہم نے پہلے بھی مذاکرات کئے تھے۔ آپ سپیکر صاحب کی چیئر پر بیٹھے ہیں۔ آرڈر سپیکر صاحب نے کئے تھے اور ہم اس کا فیصلہ بھی آپ سے کروانا چاہتے ہیں۔ آپ اخلاقی برات پیدا کریں۔ ہم ان سے فیصلہ نہیں کروانا چاہتے۔ آپ کے آرڈرز ہیں' آپ withdraw کریں اور اس ایوان میں سچے کو سچا اور جھوٹے کو جھوٹا ثابت کیا جائے۔ ہم کسی کمیٹی کے پاس نہیں جائیں گے۔ آج اس ایوان میں اور اسی وقت فیصلہ ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ جی' وزیر تعلیم صاحب!

وزیر تعلیم، شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے جب سے یہ سیشن شروع کیا ہے' تقریباً 20 دفعہ معزز اپوزیشن ممبران سے درخواست کی ہے کہ یہ ڈائیلاگ شروع کریں اور ایوان کی کارروائی جاری رہے لیکن آپ نے ان کا رویہ دیکھا ہے۔ پچھلے چار دنوں سے یہی بات چیت چل رہی ہے اور ان کے ذہن میں ایک ہی target ہے کہ ہاؤس کو انہوں نے چلنے نہیں دینا۔ ہاؤس کا

ملتوی ہونا کوئی issue نہیں ہے۔ issue یہ ہے کہ ان کے 27 بندوں کو اس ہاؤس میں لے کر آنا ہے۔ اس سلسلے میں یہ لوگ بات کریں۔ ہاؤس کو ملتوی کیوں کروانا چاہتے ہیں؟ چار دن کی کارروائی آپ کے سامنے ہے۔ یہاں پر اتنی اہم قانون سازی ہوئی' انہوں نے کوئی حصہ نہیں لیا اور یہ ممبرز کے رویے کی بات کرتے ہیں۔ پچھلے چار مہینوں سے سپیکر صاحب نے انہیں جو importance ' اعزاز اور حق دیا' ان کی ہر رائے کا احترام کیا اور ان لوگوں نے جو ان کے ساتھ کیا ہے اس پر مجھے بڑا دکھ ہے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ ہاؤس کی کارروائی کو جاری رکھیں اور وقفہ سوالات شروع کریں۔ انہوں نے اپنا کام شروع رکھنا ہے۔ انہوں نے یہاں پر دھمال ڈالی تھی۔ اسی جگہ پر انہوں نے ڈانس کیا تھا اور سیٹیاں بجائی تھیں۔ انہوں نے ڈیسک بجا بجا کر ہاؤس کا سارا decorum خراب کیا تھا۔ آپ کارروائی شروع کریں۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جو مقصد تھا وہ حل نہیں ہو رہا۔ اس طرح تو مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ شاہ صاحب! دیکھیں میں ہاؤس کے احترام کے لئے بات کر رہا تھا۔ جب گجر صاحب نے بات کی ہے۔ آپ نے بھی کی ہے تو لاء منسٹر صاحب اس پر متفق ہو چکے ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے اپنی نشستوں
سے اٹھ کر نعرہ بازی شروع کر دی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ پہلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

رانا محمد قاسم نون: طبع شدہ سوال نمبر 35۔(معزز ممبر نے سید احسان اللہ وقاص کے ایماء پر

دریافت کیا)

گرین ٹاؤن / ٹاؤن شپ میں ڈگری کالجوں کا قیام

*35- سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹاؤن شپ اور گرین ٹاؤن کی پانچ لاکھ سے زائد آبادی کے لئے طلبہ اور طالبات کے لئے ڈگری کالجز موجود نہیں؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو کیا اس علاقے میں طلبہ و طالبات کے لئے الگ الگ ڈگری کالجز بنانے کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے؟

(ج) اگر کوئی منصوبہ زیر غور نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور اگر کوئی منصوبہ زیر غور ہے تو اس کے لئے کب تک فنڈز مختص کر دیے جائیں گے؟

وزیر تعلیم:

(الف) اس وقت ٹاؤن شپ میں گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فار سائنس (مخلوط تعلیم) کام کر رہا ہے۔ جہاں بی۔ایس۔ایڈ (ڈگری) کی تعلیم دی جا رہی ہے۔

(ب) کوئی منصوبہ زیر غور نہیں۔

(ج) اس وقت لاہور میں طلبہ اور طالبات کے 37 ڈگری کالج کام کر رہے ہیں۔ چونکہ حکومت کے وسائل محدود ہیں اس لئے لاہور میں ڈگری کالجز کا اجراء حکومت کی ترجیحات میں سر فہرست نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال نمبر 41۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب! --- تشریف نہیں رکھتے۔ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 124۔ بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے--- وہ تشریف نہیں رکھتیں، سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 125 بھی بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے--- وہ تشریف نہیں رکھتیں۔ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 142 شیخ امجد عزیز

صاحب کا ہے --- وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 147 محترمہ شہلا راٹھور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شہلا راٹھور، جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 147 ہے۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

قصبہ قلعہ کالر والہ میں گرلز اور بوائز ہائر سیکنڈری سکول

*147-محترمہ شہلا راٹھور، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا تحصیل پسرور کے قصبہ قلعہ کالر والا میں گرلز اور بوائز ہائر سیکنڈری سکول موجود ہیں' اگر نہیں تو کیا حکومت اس قصبہ میں ان سکولوں کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ب) تحصیل پسرور کے قصبہ قلعہ کالر والا میں پہلے سے موجود بوائز اور گرلز سکولوں کی عمارتوں کی کیا پوزیشن ہے اور طالبات اور اساتذہ کرام کے لئے بنیادی سہولتیں میسر ہیں؛ کیا ان میں اساتذہ کی تعداد مکمل ہے؛ نیز طلباء کی تعداد بیان کی جائے۔

(ج) تحصیل پسرور میں 1997 سے 2001 تک کتنے اساتذہ مرد' خواتین کو بھرتی کیا گیا اور ان کی بھرتی کا میرٹ کیا تھا؛ کیا بھرتی شدہ اساتذہ تحصیل پسرور میں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں یا پھر کسی اور جگہ ٹرانسفر کرا چکے ہیں؛ مکمل تفصیل بیان کی جائے۔

وزیر تعلیم:

(الف) تحصیل پسرور کے قصبہ کالر والا میں کوئی گرلز اور بوائز ہائر سیکنڈری سکول موجود نہ ہے۔ ہائر سیکنڈری سکول مطلوبہ مقدار میں ملحقہ زمین کی دستیابی کی صورت میں

بنائے جا سکتے ہیں۔ قصبہ کالر والا کے دونوں سکولوں کے ساتھ ملحقہ مطلوبہ اراضی موجود نہ ہے۔ اس لئے یہ اپ گریڈیشن کے معیار پر پورے نہ اترتے ہیں۔

(ب) تحصیل پسرور کے قصبہ قلعہ کالر والا میں ہائی سکول سے موجود دونوں بوائز اور گرلز ہائی سکولوں کی عمارتوں کی حالت تسلی بخش ہے اور بنیادی سہولتیں بھی میسر ہیں۔ ان سکولوں میں اساتذہ کی تعداد مکمل نہ ہے جبکہ ان سکولوں میں 838 طالبات اور 808 طلباء زیر تعلیم ہیں۔

(ج) تحصیل پسرور میں 1997 سے 2001 تک 8 خواتین اساتذہ بھرتی کی گئیں۔ یہ تمام اساتذہ انگلش ٹیچر تھیں جن کی تعلیمی قابلیت BA/B. Ed./CT تھی۔ ان اساتذہ کی بھرتی کامیرٹ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق تھا۔ بھرتی شدہ اساتذہ تحصیل پسرور میں ہی کام کر رہے ہیں اور کوئی تبدیل نہیں کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ اس پر کوئی ضمنی سوال کریں گی؟

محترمہ شہلا راٹھور، جی، میں اس پر کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلا سوال بھی محترمہ شہلا راٹھور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شہلا راٹھور، سوال نمبر 148

ضلع سیالکوٹ میں پرائمری تا ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد

*148-محترمہ شہلا راٹھور: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں خواتین کے لئے کتنے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائیر سیکنڈری سکولز ہیں اور کس کس جگہ واقع ہیں اور ان کی بلڈنگ کی پوزیشن کیا ہے؟

(ب) تحصیل ڈسکہ اور تحصیل پسرور میں اب تک کتنے ہائیر سیکنڈری سکول برائے خواتین کام کر رہے ہیں اور تحصیل ڈسکہ میں کتنے ہائیر سیکنڈری سکول ایسے ہیں جن کی عمارات تو مکمل ہو چکی ہیں لیکن ابھی تک محکمہ تعلیم کے حوالے نہ کئے گئے ہیں۔ ان کے نام' مع ایڈریس تفصیلاً بیان کئے جائیں اور یہ کب محکمہ کے حوالے کئے جائیں گے؟

(ج) تحصیل ڈسکہ میں کتنے گرلز سکول ایسے ہیں جن کی چار دیواری نہ ہے؟ ان سکولوں کے نام اور ایڈریس مکمل بیان فرمائیں۔

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں خواتین کے لئے گورنمنٹ سکولوں کی تفصیل،

ہائیر سیکنڈری سکولز	ہائی سکولز	مڈل سکولز	پرائمری سکولز	میزان
10	69	147	1196	1422

بغیر عمارت اور غیر تسلی بخش عمارتوں والے سکولوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل ڈسکہ میں 1 اور تحصیل پسرور میں 2 ہائیر سیکنڈری سکول برائے خواتین کام کر رہے ہیں۔ تحصیل ڈسکہ میں درج ذیل دو سکول ایسے ہیں جن کی عمارات نامکمل ہیں۔

1۔ وڈالہ سندھواں 2۔ منڈیکے گورانیہ

جونہی بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ تعمیر مکمل کرے گا محکمہ اسے اپنے قبضہ میں لے لے گا۔

(ج) تحصیل ڈسکہ میں جن گرلز سکولوں کی چار دیواری نہ ہے۔ ان کی تعداد 70 ہے۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کوئی ضمنی سوال نہ ہے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 344 شیخ امجد عزیز کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 463 جناب محمد عارف گوندل صاحب کا ہے۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 468 چودھری عبدالغفور صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 537 ملک محمد وارث کلو صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 595 جناب ارشد محمود بگو صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 596 محترمہ ماریہ طارق صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 598 جناب بلال یاسین صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 599 بھی جناب بلال یاسین صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 614 حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے ۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔

(معزز ممبران حزب اختلاف' گولی لاٹھی کی سرکار نہیں چلے گی'
نہیں چلے گی کے الفاظ کی نعرے بازی کرتے رہے)

جناب ڈپٹی سپیکر، اب وقفہ سوالات ختم ہوا ۔

سکول میں فنڈز کی فراہمی اور استعمال

*124-بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

گورنمنٹ کشمیر گرلز ہائی سکول شالامار ٹاؤن' لاہور کی ہیڈ مسٹریس بھرتی ہونے سے لے کر آج تک کس کس سکول میں کتنا کتنا عرصہ تعینات رہی؟ ان کے خلاف اگر کوئی محکمانہ شکایت یا انکوائری ہوئی تو اس کی تفصیل بیان فرمائیں۔

کس کس سکول میں دوران تعیناتی اس نے فنڈز حاصل کئے اور استعمال کئے۔ اس کی تفصیل کیا ہے؟ کس کس ممبر نے فنڈز خرچ کی تصدیق کی؟ بیان فرمائیں۔ اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں۔

وزیر تعلیم:

موجودہ ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ کشمیر گرلز ہائی سکول لاہور بھرتی ہونے سے لے کر آج تک درج ذیل جگہوں پر تعینات رہی۔

1۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کھڈیاں خاص' قصور بطور ایس۔ایس۔ٹی' 21-10-76 سے 09-10-77 تک

2۔ گورنمنٹ اسلامیہ گرلز ہائی سکول لاہور کینٹ بطور ایس۔ایس۔ٹی 10-10-77 سے 30-06-02 تک

3۔ گورنمنٹ کشمیر گرلز ہائی سکول شالیمار ٹاؤن' لاہور بطور ہیڈ مسٹریس 01-07-02 سے تاحال' ہیڈ مسٹریس کے خلاف کوئی محکمانہ انکوائری یا شکایت نہ ہے۔

مسماۃ رضیہ فاطمہ' ہیڈ مسٹریس' گورنمنٹ کشمیر گرلز ہائی سکول لاہور سے قبل کسی اور جگہ انچارج نہ رہی ہیں اور نہ ہی سکول کے فنڈز استعمال کئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور کے سکولوں کا درجہ بڑھانا

*41-سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور کے کتنے ایسے سکول ہیں جن کی پرائمری سے مڈل اور مڈل سے ہائی سکول کا درجہ دینے کی منظوری ہو چکی ہے؟

(ب) ان میں سے کتنے سکول ایسے ہیں جن کا درجہ تو بڑھ چکا ہے لیکن کلاسز کا آغاز نہیں ہوا؟

(ج) جن سکولوں کا درجہ بڑھایا گیا ہے ان میں سے کتنے سکولوں کی عمارات میں توسیع کر کے کلاس رومز اور دیگر سہولیات میں بھی اضافہ کیا گیا ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) درج ذیل سکولوں کو مڈل کا درجہ دینے کی منظوری 2001-02 میں ہو چکی ہے۔

1۔ گورنمنٹ پرائمری سکول ڈیرہ چاہلی' لاہور کینٹ۔

2۔ گورنمنٹ پرائمری سکول باگڑیاں' لاہور کینٹ۔

3۔ گورنمنٹ اسلامیہ عربیہ پرائمری سکول' لاہور کینٹ۔

(ب) مندرجہ بالا تینوں سکولوں کے PC-IV سرٹیفکیٹ تاحال بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ سے موصول نہ ہونے' جس کی وجہ سے S.N.E ریلیز نہیں ہوئی۔ S.N.E ریلیز ہونے پر کلاسز کا اجراء کر دیا جائے گا۔

(ج) درج بالا تینوں سکولوں میں norm کے مطابق باقاعدہ کمروں کا اضافہ کر کے توسیع کی گئی ہے۔

تفصیل سکول وار فراہم کی جائے۔

(د) اس حلقہ میں پرائمری سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے حکومت کتنے فنڈز آئندہ سالوں میں مختص کر رہی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) حلقہ پی پی 156 میں 5 بوائز پرائمری اور ایک گرلز پرائمری سکول ہے۔ ان میں زیر تعلیم بوائز سکولوں میں بچوں کی تعداد 1,185 اور گرلز سکولوں میں 288 ہے۔

(ب) 1999 سے آج تک ان سکولوں کو حکومت کی طرف سے -/72,894 روپے کی رقم 12,149 روپے فی سکول کے حساب سے مرمت کی مد میں فراہم کی گئی۔

(ج) بوائز سکولوں میں 35 کمرے اور گرلز سکول میں 3 کمرے ہیں جبکہ ان میں بھی سکول بغیر عمارت کے کام نہیں کر رہا ہے۔

(د) اس حلقہ میں پرائمری سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے ضلعی حکومت کی طرف سے 2 لاکھ روپے کی رقم سالانہ ترقیاتی بجٹ 2003-04 کی سکیم میں شامل کئے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کوئی ضمنی سوال نہ ہے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 344 شیخ امجد عزیز کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 463 جناب محمد عارف گوندل صاحب کا ہے۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 468 چودھری عبدالغفور صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 537 ملک محمد وارث کلو صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 595 جناب ارشد محمود بگو صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 596 محترمہ ماریہ طارق صاحبہ کا ہے ۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 598 جناب بلال یاسین صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 599 بھی جناب بلال یاسین صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 614 حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے ۔۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of ہوا۔

(معزز ممبران حزب اختلاف' گولی لاٹھی کی سرکار نہیں چلے گی'
نہیں چلے گی کے الفاظ کی نعرے بازی کرتے رہے)

جناب ڈپٹی سپیکر، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر تعلیم، جناب والا! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور کے سکولوں کا درجہ بڑھانا

*41-سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور کے کتنے ایسے سکول ہیں جن کی پرائمری سے مڈل اور مڈل سے ہائی سکول کا درجہ دینے کی منظوری ہو چکی ہے؟

(ب) ان میں سے کتنے سکول ایسے ہیں جن کا درجہ تو بڑھ چکا ہے لیکن کلاسز کا آغاز نہیں ہوا؟

(ج) جن سکولوں کا درجہ بڑھایا گیا ہے ان میں سے کتنے سکولوں کی عمارات میں توسیع کر کے کلاس رومز اور دیگر سہولیات میں بھی اضافہ کیا گیا ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) درج ذیل سکولوں کو مڈل کا درجہ دینے کی منظوری 2001-02 میں ہو چکی ہے۔

1۔ گورنمنٹ پرائمری سکول ڈیرہ چاہل' لاہور کینٹ۔

2۔ گورنمنٹ پرائمری سکول باگڑیاں' لاہور کینٹ۔

3۔ گورنمنٹ اسلامیہ عربیہ پرائمری سکول' لاہور کینٹ۔

(ب) مندرجہ بالا تینوں سکولوں کے PC-IV سرٹیفکیٹ تاحال بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ سے موصول نہ ہونے' جس کی وجہ سے S.N.E ریلیز نہیں ہوئی۔ S.N.E ریلیز ہونے پر کلاسز کا اجراء کر دیا جائے گا۔

(ج) درج بالا تینوں سکولوں میں norm کے مطابق باقاعدہ کمروں کا اضافہ کر کے توسیع کی گئی ہے۔

سکول میں فنڈز کی فراہمی اور استعمال

*124-بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

گورنمنٹ کشمیر گرلز ہائی سکول شالامار ٹاؤن' لاہور کی ہیڈ مسٹریس بھرتی ہونے سے لے کر آج تک کس کس سکول میں کتنا کتنا عرصہ تعینات رہی؟ ان کے خلاف اگر کوئی محکمانہ شکایات یا انکوائری ہوئی تو اس کی تفصیل بیان فرمائیں۔

کس کس سکول میں دوران تعیناتی اس نے فنڈز حاصل کئے اور استعمال کئے۔ اس کی تفصیل کیا ہے؟ کس کس ممبر نے فنڈز خرچ کی تصدیق کی؟ بیان فرمائیں۔ اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں۔

وزیر تعلیم:

موجودہ ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ کشمیر گرلز ہائی سکول لاہور بھرتی ہونے سے لے کر آج تک درج ذیل جگہوں پر تعینات رہی۔

1۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کھڈیاں خاص' قصور بطور ایس۔ایس۔ٹی' 21-10-76 سے 09-10-77 تک

2۔ گورنمنٹ اسلامیہ گرلز ہائی سکول لاہور کینٹ بطور ایس۔ایس۔ٹی 10-10-77 سے 30-06-02 تک

3۔ گورنمنٹ کشمیر گرلز ہائی سکول شالیمار ٹاؤن' لاہور بطور ہیڈ مسٹریس 01-07-02 سے تاحال' ہیڈ مسٹریس کے خلاف کوئی محکمانہ انکوائری یا شکایت نہ ہے۔

مسماۃ رضیہ فاطمہ' ہیڈ مسٹریس' گورنمنٹ کشمیر گرلز ہائی سکول لاہور سے قبل کسی اور جگہ انچارج نہ رہی ہیں اور نہ ہی سکول کے فنڈز استعمال کئے ہیں۔

ہیڈ مسٹریس کے ذاتی کوائف

*125-بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ کشمیر ہائی سکول شالامار ٹاؤن لاہور کی ہیڈ مسٹریس کس تاریخ کو محکمہ تعلیم میں بھرتی ہوئی۔ ہیڈ مسٹریس کشمیر گرلز ہائی سکول شالامار ٹاؤن نے بھرتی ہونے سے اکتوبر 2002 تک کتنی جائیداد یا اثاثہ جات اپنے نام یا اپنے خاندان کے نام خرید کئے اس کی تفصیل بیان فرمائیں۔

(ب) کیا جو جائیداد ہیڈ مسٹریس کشمیر گرلز ہائی سکول شالامار ٹاؤن نے اپنے یا اپنے خاندان کے نام خرید کی محکمہ ہذا کو جائیداد خریدنے سے پہلے اطلاع کی اگر کی تو تاریخ بیان فرمائیں؟ اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) مسماۃ رضیہ فاطمہ، ہیڈ مسٹریس، گورنمنٹ کشمیر گرلز ہائی سکول، شالامار ٹاؤن لاہور، محکمہ تعلیم میں 21-10-76 کو بطور ایس۔ایس۔ٹی بھرتی ہوئی۔ ان کے اپنے بیان کے مطابق اس دوران انہوں نے اپنے نام سے یا اپنے خاندان کے کسی فرد کے نام سے کوئی جائیداد نہیں خریدی۔ البتہ خاوند کی جائیداد میں ایک مکان قلعہ گوجر سنگھ لاہور میں اور ایک مکان ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں ہے۔ اس کے علاوہ ایک گاڑی ان کے بیٹے کے نام ہے۔

(ب) (الف) کے جواب کی روشنی میں جز(ب) کے جواب کی ضرورت نہ ہے۔

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین میاں چنوں کی تعمیر

*142-شیخ امجد عزیز، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین میاں چنوں کی تعمیر کس سال شروع ہوئی تھی اور یہ منصوبہ کتنی رقم کا تھا؟

(ب) اب تک اس کالج کی تعمیر پر سالانہ کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی عمارت تعمیر کی گئی ہے؟

(ج) آئندہ سالوں میں اس کالج کی تعمیر پر مزید کتنی رقم خرچ کی جائے گی؟

(د) کیا کالج میں کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) نیز اس کالج میں خواتین کو کون کون سے مضامین کی جدید تعلیم دی جائے گی؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین میاں چنوں کی تعمیر 1997 میں شروع ہوئی اور یہ منصوبہ 21.588 ملین روپے کا ہے۔

(ب) جون 2002 تک اس کالج پر 17.515 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ اس میں اب تک اکیڈمک بلاک' لیبارٹریز' ایڈمنسٹریٹو بلاک مکمل ہو چکے ہیں۔

(ج) آئندہ سالوں میں کالج کی تعمیر پر 4.073 ملین روپے خرچ ہوں گے۔ جبکہ 2002-03 میں اس کالج کے لئے 2.866 روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(د) عارضی طور پر میونسپل گرلز پرائمری سکول کی عمارت میں کلاسز کا اجراء 1996 میں کر دیا گیا تھا۔ جونہی نئی عمارت مکمل ہو گی' نئی عمارت میں کالج کو شفٹ کر دیا جائے گا۔

(ہ) اس کالج میں خواتین کو کمپیوٹر سائنس' ریاضی' فزکس' کیمسٹری' بیالوجی' شماریات اور اکنامکس جیسے جدید مضامین کی تعلیم دی جا رہی ہے نیز آرٹس کلاسز اور شعبہ لسانیات بھی کام کر رہا ہے۔

پی-پی 156 کے پرائمری سکولوں کی تفصیل

*344-شیخ امجد عزیز: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی-پی 156 میں کتنے پرائمری سکول ہیں؛ ان کے نام' جگہ اور ان میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد سکول وار فراہم کی جائے۔

(ب) 1999 سے آج تک ان سکولوں کو گورنمنٹ کی طرف سے کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی ہے؛ تفصیل سکول وار فراہم کی جائے۔

(ج) ان سکولوں میں کتنے کمرے ہیں اور کتنے سکول بغیر عمارات کے کام کر رہے ہیں؛ تفصیل سکول وار فراہم کی جائے۔

(د) اس حلقہ میں پرائمری سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے حکومت کتنے فنڈز آئندہ سالوں میں مختص کر رہی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) حلقہ پی پی 156 میں 5 بوائز پرائمری اور ایک گرلز پرائمری سکول ہے۔ ان میں زیر تعلیم بوائز سکولوں میں بچوں کی تعداد 1,185 اور گرلز سکولوں میں 288 ہے۔

(ب) 1999 سے آج تک ان سکولوں کو حکومت کی طرف سے -/72,894 روپے کی رقم 12,149 روپے فی سکول کے حساب سے مرمت کی مد میں فراہم کی گئی۔

(ج) بوائز سکولوں میں 35 کمرے اور گرلز سکول میں 3 کمرے ہیں جبکہ ان میں بھی سکول بغیر عمارت کے کام نہیں کر رہا ہے۔

(د) اس حلقہ میں پرائمری سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے ضلعی حکومت کی طرف سے 2 لاکھ روپے کی رقم سالانہ ترقیاتی بجٹ 2003-04 کی سکیم میں شامل کئے جا رہے ہیں۔

A.E.Os کی ہوم مراکز میں تعیناتی

*463-جناب محمد عارف گوندل چھمو آنہ، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسرز اپنے ہوم مراکز میں تعینات نہیں ہو سکتے؟

(ب) اگر جز(الف) کا جواب ہاں میں ہے تو صوبہ کے کتنے مراکز میں اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسرز اپنے ہوم مراکز میں تعینات ہیں؟

(ج) کیا حکومت اپنی پالیسی پر عملدرآمد کا ارادہ رکھتی ہے' اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسرز اپنے ہوم مراکز میں تعینات نہیں ہو سکتے۔

(ب) صوبہ بھر میں 147 مردانہ اور 126 زنانہ مراکز ایسے ہیں جن میں اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسرز اپنے ہوم مراکز میں تعینات ہیں۔

(ج) اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسرز کی تعیناتی ضلعی حکومتوں کے دائرہ اختیار میں ہے۔ اس سلسلے میں تمام اضلاع کے E.D.O(Edu) کو ٹرانسفر پالیسی پر عملدرآمد کرنے کی ہدایت جاری کر دی گئی ہے۔

موضع بڑا گھر شیخوپورہ میں گرلز ہائی سکول کا قیام

*468-چودھری عبدالغفور خان، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع بڑا گھر تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں ابھی تک گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نہ ہے جس کی وجہ سے بچیوں کو دور دراز سفر کرنا پڑتا ہے۔

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ جگہ پر گرلز ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے کہ موضع بڑا گھر میں ننکانہ ضلع شیخوپورہ میں گرلز ہائی سکول نہ ہے۔

(ب) یہ مسئلہ بنیادی طور پر ضلعی حکومت سے متعلق ہے۔ اس کی رپورٹ کے مطابق موضع بڑا گھر تحصیل ننکانہ میں پہلے سے موجود ایلیمنٹری سکول میں بچیوں کی تعداد 173 اور رقبہ صرف 3 کنال ہے۔ ایک ہائی سکول کے قیام لئے بچیوں کی تعداد 200 اور رقبہ 16 کنال درکار ہے۔ لہذا پالیسی کے مطابق تین کنال رقبہ اور 173 بچیوں کی تعداد کے گرلز ایلمنٹری سکول کو ہائی سکول کا درجہ نہیں دیا جاسکتا۔

پی-پی 42 خوشاب کے سکول و کالجز کی تفصیل

*537-جناب محمد وارث کلو، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی-پی 42 میں گرلز و بوائز کے کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز و کالجز ہیں؟

(ب) پی-پی 42 میں کتنے سکولز و کالجز میں لیبارٹری، پانی، بجلی اور باتھ روم کی سہولت موجود نہ ہے؟

(ج) حلقہ پی-پی 42 میں تمام سکولز و کالجز کے لئے سال 2000 سے 2002 تک کتنا بجٹ منظور ہوا اور کتنا فنڈ استعمال ہوا اور کس کس اتھارٹی نے منظوری دی اور کس اتھارٹی نے فنڈ استعمال کرنے کی تصدیق کی اور کیا اس کا آڈٹ کروایا گیا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی-پی 42 کے اکثر سکولز و کالجز کے اساتذہ اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوتے اور گھر بیٹھے تنخواہیں وصول کر رہے ہیں؟

(ہ) پی-پی 42 میں سکولز و کالجز کی انسپکشن کے لئے حکومت نے سال 2001 تا 2002 میں کوئی ٹیم بھیجی، اگر بھیجی ہے تو ان کے نام و عہدے سے آگاہ فرمائیں؟

(و) اگر جز پائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان مسائل کا ازالہ کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) پی پی 42 میں سکولوں اور کالجوں کی تعداد۔

	کالجز	ہائیر سیکنڈری سکولز	ہائی سکولز	مڈل سکولز	پرائمری سکولز	میزان
بوائز	01	02	16	14	132	165
گرلز	_	_	06	10	89	105
میزان	01	02	22	24	221	270

(ب) پی پی 42 میں سکولوں اور کالجوں کی تعداد جن میں سہولیات کی کمی ہے۔

سہولت	ڈگری کالجز		ہائیر سیکنڈری سکولز		ہائی سکولز		مڈل سکولز		پرائمری سکولز		میزان
	بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	
لیبارٹری	_	_	_	_	7	2	_	_	_	_	29
پانی	_	_	_	_	_	1	_	1	0	9	11
بجلی	_	_	_	_	6	1	4	7	115	69	202
باتھ روم	_	_	_	_	6	0	4	1	96	7	114
میزان	_	_	_	_	19	4	8	9	211	85	536

(ج) پی پی 42 میں تمام سکولز و کالجز کا منظور شدہ بجٹ اور فنڈز کا استعمال / سال وار درج ذیل ہے:-

سال	بجٹ	بمطابق استعمال ہوا	اتھارٹی	آڈٹ ہوا یا نہیں
2000-01	35,36,960/-روپے	33,26,039/-روپے	حکومت پنجاب	نہیں
2001-02	2,65,18,140/-روپے	2,55,42,974/-روپے	ضلعی حکومت	نہیں

(د) حکومت کے تعلیمی اداروں کا انتظام اب ضلعی حکومتوں کے پاس ہے۔ ضلعی حکومت خوشاب کے مطابق ان تعلیمی اداروں میں کوئی بھی استاد / استانی ڈیوٹی سے غیر حاضر نہ ہے۔

(ہ'و) سال 2001-02 میں حکومت نے کوئی ٹیم نہیں بھیجی تاہم سابقہ ای۔ڈی۔او (تعلیم) خوشاب نے سالانہ انسپکشن گورنمنٹ کالج نور پور تھل کی اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (کالجز) خوشاب نے بھی انسپکشن کی۔

پی۔یی 193 میں بوائز اور گرلز سکولوں کی تفصیل

*595۔جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی حلقہ پی۔پی 193 حویلی لکھا (اوکاڑہ) میں گورنمنٹ کے کتنے بوائز و گرلز پرائمری' مڈل' ہائی سکولز ہیں؛ کتنے سکولوں میں فرنیچر فراہم نہیں کیا گیا اور کتنے ایسے سکول ہیں جہاں پر پانی و بجلی باتھ روم کی سہولت میسر نہ ہے؟

(ب) 1999 سے آج تک ان سکولوں کو کتنے فنڈز فراہم کئے گئے' کتنے خرچ ہوئے' کیا ان کا آڈٹ کروایا گیا' جو رقم خرچ ہوئی اس کی تصدیق کس نے کی؛ نام' عہدے سے آگاہ فرمائیں؛

(ج) حویلی لکھا (اوکاڑہ) میں ان سکولوں کا 1999 سے 2002 تک کا رزلٹ کتنے فیصد رہا؛

(د) حویلی لکھا (اوکاڑہ) کے ان سکولوں میں محکمہ تعلیم کی طرف سے کوئی معائنہ ٹیم گئی' اگر گئی ہے تو ان کے نام' عہدوں سے آگاہ فرمائیں؛

وزیر تعلیم:

(الف) صوبائی حلقہ پی-پی نمبر 193 حویلی لکھا (اوکاڑہ) میں بوائز و گرلز پرائمری' مڈل' ہائی سکولز کی تفصیل مع ان سکولوں کے جہاں فرنیچر فراہم نہیں کیا گیا اور ان سکولوں کے جہاں پانی' بجلی اور باتھ روم کی سہولت میسر نہ ہے' درج ذیل ہے:۔

	مردانہ		زنانہ				
	ایلیمنٹری سکولز		ایلیمنٹری سکولز	ہائیر سیکنڈری سکولز		میزان	
	پرائمری	مڈل	پرائمری	مڈل	گرلز	بوائز	
	67	16	65	19	05	09	181
جن سکولوں کو فرنیچر فراہم نہیں کیا گیا ہے۔	45	05	37	06	05	09	107
جن سکولوں میں پانی کی سہولت نہ ہے۔	13	-	51	05	-	-	69
جن سکولوں میں بجلی نہ ہے۔	61	11	57	11	-	-	140
جن سکولوں میں باتھ روم کی سہولت نہ ہے۔	39	05	53	05	-	-	97

(ب) 1999 سے آج تک ان سکولوں کے لئے جو فنڈز مختص کئے گئے اور جو خرچ کئے گئے' ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1999 سے آج تک مختص فنڈ 84,93,010 روپے

1999 سے آج تک خرچ شدہ رقم 84,93,010 روپے

آڈٹ کرنے والے آفیسرز کے نام درج ذیل ہیں:۔

1۔ فاروق احمد آڈٹ آفیسر' اوکاڑہ 2۔ افتخار احمد چیمہ' آڈٹ آفیسر' اوکاڑہ

نوٹ: جو رقم بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے خرچ کی اس کا آڈٹ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ ہی کرتا ہے۔

(ج) حویلی لکھا (اوکاڑہ) میں 1999 سے 2002 تک سکولوں کے رزلٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مردانہ ایلیمنٹری سکولز		زنانہ ایلیمنٹری سکولز		ہائیر سیکنڈری سکولز	
پرائمری	مڈل	پرائمری	مڈل	گرلز	بوائز
85%	58%	75%	62%	62%	60%

(د) حویلی لکھا (اوکاڑہ) کے ان سکولوں میں محکمہ تعلیم کی طرف سے معائنہ ٹیم گئی۔ معائنہ ٹیم کے افسران کے عہدوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام	عہدہ
1-	چودھری غلام رسول	ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (سیکنڈری) اوکاڑہ
2-	فیض حامد صدیق	ایضاً
3-	انور علی مجاہد	ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (ایلیمنٹری مردانہ) اوکاڑہ
4-	حاجی معراج الدین گل	ایضاً
5-	محمد صدیق	ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (مردانہ) دیپالپور
6-	میاں مقبول احمد	ایضاً
7-	حافظ منور علی	ایضاً
8-	رفیق احمد وٹو	اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر (مردانہ) مرکز حویلی
9-	برکت علی سکھیرا	اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر (مردانہ) مرکز بصیر پور
10-	فاطمہ عنایت بھٹی	ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (ایلیمنٹری زنانہ) اوکاڑہ
11-	پروین زاہدہ	ایضاً
12-	ریاض اختر راجہ	ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (زنانہ) دیپالپور
13-	نگینہ رزاق	اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر (زنانہ) مرکز حویلی
14-	شکیلہ بانو	ایضاً
15-	پروین احمد	اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر (زنانہ) مرکز بصیر پور

ڈنگہ گجرات میں بوائز ڈگری کالج کا قیام

*596-محترمہ ماریہ طارق، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1993 میں سابقہ وزیراعلیٰ پنجاب نے ڈنگہ (گجرات) میں بوائز ڈگری کالج کے قیام کی منظوری دی تھی؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج کی feasibility رپورٹ بھی بن چکی تھی اور اس کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے پانچ لاکھ روپے 1993 کے بجٹ میں مختص کئے گئے تھے؛

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1993 میں اسمبلی کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے یہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکا؛

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈنگہ شہر کے چاروں طرف بیس کلو میٹر تک کوئی ڈگری کالج نہیں ہے جس کی وجہ سے اس شہر اور علاقہ کے بچوں کو حصول تعلیم کے لئے دوسرے شہروں کو جانا پڑتا ہے۔

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج کی تعمیر کے لئے اس شہر میں جگہ بھی مختص ہے اور اس کی چار دیواری بھی تعمیر کر دی گئی ہے؛

(و) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس شہر میں ڈگری کالج کی منظوری دینے اور اس کی بلڈنگ تعمیر کروانے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ سیکنڈری گرانٹ کے طور پر پانچ لاکھ روپے کی منظوری 1992-93 کے مالی سال میں خرچ کرنے کے لئے بذریعہ Notification No.

S.O(IMP)8-46/92 dated 28-06-1993 دی گئی۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ 1993 میں اسمبلی ٹوٹ جانے سے یہ منصوبہ پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکا۔ اصل وجہ یہ ہے کہ جس قطعہ اراضی پر کالج تعمیر کرنے کا پروگرام تھا وہ وزیراعلیٰ پنجاب کے حکم پر محکمہ تعلیم کے نام پر منتقل ہوئی تھی۔ بعد ازاں متروکہ وقف املاک بورڈ نے دعویٰ پیش کر دیا کہ یہ زمین ان کی ملکیت ہے۔ ڈپٹی کمشنر گجرات کی عدالت نے 16-05-1996 کو فیصلہ بورڈ کے حق میں دے دیا۔ محکمہ نے کمشنر گوجرانوالہ کی عدالت میں اپیل کی جہاں 07-10-1996 کو یہ فیصلہ محکمہ تعلیم کے حق میں ہوا۔ M.P.A کی 10لاکھ کی گرانٹ سے کالج کی چار دیواری تعمیر کی گئی۔ 1999 میں متروکہ وقف املاک بورڈ نے اپنے ہی چیئرمین کی عدالت میں کمشنر گوجرانوالہ کے فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کر دی اور چیئرمین وقف املاک بورڈ نے 18-07-2002 کو کمشنر کا فیصلہ منسوخ کر دیا تاہم حکومت کی طرف سے اس دوران کالج کی تعمیر کے لئے کوئی گرانٹ نہیں دی گئی۔ اب ضلعی حکومت متروکہ وقف املاک بورڈ سے زمین کے حصول کے لئے کوشاں ہے۔

(د) یہ درست ہے تاہم 40 کلومیٹر کے radius میں مندرجہ ذیل کالج موجود ہیں۔

1۔ گورنمنٹ کالج فار بوائز کھاریاں 2۔ گورنمنٹ کالج منڈی بہاؤالدین۔

(ہ) جزوی طور پر درست ہے کہ 56 کنال 15مرلہ زمین گورنمنٹ ہائی سکول کے نام متروکہ وقف املاک بورڈ کی ملکیت تھی اسی زمین پر کالج بنانے کا منصوبہ تھا۔ اس زمین پر بعد ازاں اختلاف پیدا ہوا کورٹ کے فیصلے کے مطابق زمین متروکہ وقف املاک بورڈ مرکزی حکومت کی ملکیت ہے۔ تاہم چار دیواری محکمہ تعلیم کی رقم سے بنائی گئی تھی۔

(و) جزوی طور پر درست ہے کہ حکومت چاہتی ہے کہ ڈنگہ میں بوائز ڈگری کالج قائم ہو۔ زمین کے حصول پر ہی بلڈنگ تعمیر کروائی جا سکتی ہے۔ جب تک زمین محکمہ تعلیم کو نہ ملے یہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا تاہم چیف منسٹر صاحب نے کالج کے قیام کے لئے منظوری دے دی ہے۔ ڈنگہ میں کالج قائم کیا جا سکتا ہے۔ قوانین کے مطابق کالج کے قیام کی feasibility بنتی ہے بشرطیکہ 56 کنال 15 مرلے زمین وقف املاک بورڈ سے محکمہ تعلیم کے نام منتقل کر دی جائے۔

گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول موہنی روڈ لاہور کی صورتحال

*598-جناب بادل یاسین: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) 1999 سے آج تک گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول موہنی روڈ لاہور میں کتنے طالب علم داخل ہوئے اور کس کس کلاس میں' ان کے نام ولدیت اور کلاس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) 1999 سے آج تک اس سکول کے کتنے طالب علموں نے کس کس کلاس کا بورڈ کا امتحان دیا۔ ان کے نام اور کلاس نیز ہر سال کتنے طالب علم پاس ہوئے اور کتنے فیل ہوئے۔ ان سالوں کے دوران ہر سال کلاس وار بورڈ کا نتیجہ کتنے فی صد رہا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول کا تعلیمی معیار روز بروز گر رہا ہے اور علاقہ کے لوگ بچوں کو اس سکول سے اٹھا کر دوسرے سکولوں میں داخل کروا رہے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ایسے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) 1999 سے آج (31جنوری 2003) تک گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول موہنی روڈ لاہور میں 895 طلباء داخل ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے،

اول 119، دوم 29، سوم 34، چہارم 18، پنجم 15، ششم 351، ہفتم 68،

ہشتم 77، نہم 163، دہم 21، میزان 895

1 اکتوبر 2001 تا 31جنوری 2003 پرائمری حصہ کا داخلہ، کلاس وار فہرست طلباء مع ولدیت ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 1999 سے آج تک اس سکول کے 66 طلباء نے میٹرک کا امتحان دیا اور ان میں سے 51 طلباء پاس ہوئے جب کہ 15 فیل ہوئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ جیسا کہ سکول کے رزلٹ سے ظاہر ہے۔ علاوہ ازیں 1999 میں سکول کی تعداد طلباء 245 تھی جو کہ 31جنوری 2003 تک بڑھ کر 723 ہو گئی۔

(د) مندرجہ بالا جوابات کی روشنی میں یہ سوال متعلقہ نہ ہے۔

گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول I, II کی گرانٹس کی تفصیل

*599۔جناب بلال یاسین، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) 1999 سے آج تک گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول I-II لوئر مال لاہور کو کتنی گرانٹ دی گئی اور کن کن مدوں کے لئے دی گئی؟

(ب) یہ گرانٹ کن کن اشیاء کی خرید پر خرچ کی گئی اور کن کن افراد نے یہ اشیاء کن کن مقاصد کے لئے خرید کیں؟

(ج) کیا یہ گرانٹ اس سکول کی ضروریات کے لئے کافی نہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) 1999 سے آج تک گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول I,II لوئر مال' لاہور کو دی گئی۔ گرانٹ کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے۔۔

سال	گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول 1 لوئر مال لاہور بجٹ میں مختص رقم	گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول II (ریٹیگن روڈ) لوئر مال' لاہور بجٹ میں مختص رقم
1999-2000	1,17,91,600/- روپے	55,000/- روپے
2000-2001	1,31,02,000/- روپے	82,500/- روپے
2001-2002	1,31,02,000/- روپے	1,07,500/- روپے
2002-2003	1,70,02,000/- روپے	1,22,000/- روپے

(ب) گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول 1 لوئر مال' لاہور کے لئے مختص گرانٹ سٹاف کی تنخواہوں کی ادائیگی پر خرچ کی گئی۔ زائد اخراجات سکول فیس کی آمدن سے پورے کئے گئے۔

گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول-II (ریٹیگن روڈ) لوئر مال' لاہور کو دی گئی۔ گرانٹ سے خریدی گئی۔ اشیاء کی تفصیل مع مقاصد و خرچ کنندہ افراد' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول 1 لوئر مال' لاہور کی grant in aid کی رقومات سکول اخراجات کو دیکھتے ہوئے کافی نہیں ہیں۔

گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول II (ریٹیگن روڈ) لوئر مال' لاہور کی ضروریات کو گرانٹ کے مطابق پورا کر لیا گیا۔

پی-پی 146 میں بوائز اور گرلز سکولوں کی تفصیل

*614-حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبائی حلقہ پی-پی 146 لاہور میں گورنمنٹ کے کتنے بوائز، گرلز پرائمری مڈل، ہائی سکول ہیں؟

(ب) کتنے ایسے سکول ہیں جن میں فرنیچر فراہم نہیں کیا گیا اور کتنے ایسے سکول ہیں جہاں پر پانی، بجلی، باتھ روم کی سہولیات میسر نہ ہیں؟

(ج) 1999 سے آج تک ان سکولوں کو کتنے فنڈز فراہم کئے گئے۔ کتنے فنڈز خرچ ہوئے اور کیا ان فنڈز کا آڈٹ کروایا گیا؟ جو رقم خرچ ہوئی اس کی تصدیق کس اتھارٹی نے کی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ پی-پی 146 لاہور میں 1999 تا 2002 کے دوران محکمہ تعلیم کی طرف سے کوئی معائنہ ٹیم ان سکولوں کی انسپکشن کرنے نہیں گئی؟ اگر گئی ہے تو ان کے نام، عہدوں سے آگاہ فرمائیں۔ اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پی-پی 146 کے ان مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) صوبائی حلقہ پی پی 146 میں کل 28 سکول ہیں جن کی تعداد / تفصیل حسب ذیل ہے:۔

ہائی سکول		مڈل سکول		پرائمری سکول		میزان		
بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	کل میزان
05	10	01	02	04	06	10	18	28

(ب) حلقہ پی پی 146 میں 14 سکول ایسے ہیں جن میں فرنیچر فراہم نہیں کیا گیا۔ تمام سکولوں میں پانی، بجلی اور باتھ روم کی سہولت میسر ہے۔

(ج) 1999 سے آج تک ان سکولوں کو 5.98 ملین روپے فنڈز فراہم ہوئے۔ یہ فنڈز براہ راست بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کو منتقل ہوئے۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ ہی ان فنڈز کو خرچ کرتا اور آڈٹ کرواتا ہے۔

(د) یہ درست ہے بلکہ محکمہ تعلیم کی طرف سے متعدد بار ان سکولوں کا معائنہ ہو چکا ہے۔ پی پی 146 میں ضلعی حکومت ان مسائل کو حل کرنے کا آئندہ مالی سالوں میں ارادہ رکھتی ہے۔

پی-پی 146 میں پرائیویٹ سکولوں کی تفصیل

*615-حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی پی 146 لاہور میں کتنے پرائیویٹ سکول بغیر رجسٹریشن کے کام کر رہے ہیں اور کتنے ایسے سکول ہیں جنہوں نے رجسٹریشن کروائی ہے۔ ان کے نام و جگہ سے آگاہ فرمائیں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 146 لاہور میں قائم پرائیویٹ سکولوں نے اپنی مرضی سے فیسوں کے ریٹ لگائے ہوئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت نے ان سکولوں کے لئے فیسوں کے بارے میں کوئی ضابطہ و قانون نہیں بنایا؟

(د) کیا حکومت نے ان پرائیویٹ سکولوں کے مالکان کو کھلی اجازت دے رکھی ہے کہ جو دل میں آئے کرتے رہیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پرائیویٹ سکولوں کے لئے آکسفورڈ کورس وغیرہ پڑھانا لازمی قرار دیا ہے۔جب کہ اس کورس میں پاکستان کے متعلق کوئی معلومات نہ ہیں؟

(و) کیا پی پی 146 لاہور میں پرائیویٹ سکولوں کا معائنہ کرنے کے لئے محکمہ تعلیم کی کوئی ٹیم گئی؟ 1999 تا 2002 کے دوران جانے والی معائنہ ٹیم کے نام / عہدوں سے آگاہ فرمائیں؟

(ز) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) حلقہ پی پی 146 میں کل رجسٹرڈ سکولوں کی تعداد (50) پچاس ہے۔ جہاں تک بغیر رجسٹریشن کام کرنے والے سکولوں کا تعلق ہے ان کے بارے میں E.D.O(Edu) لاہور کی جانب سے متعلقہ ڈی۔ای۔او صاحبان کو ہدایت جاری کی گئی ہے کہ وہ ایسے سکولوں کا سروے کریں اور رپورٹ پیش کریں۔

(ب) یہ درست ہے۔ البتہ پرائیویٹ سکولز' پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشن (پروموشن اینڈ ریگولیشن) رولز 1984 کی شق نمبر 12 جز (ii) کے تحت مناسب فیس کی حد میں رہنے کے پابند ہیں۔

(ج) سکولوں کی فیسوں کے بارے میں حکومت کی جانب سے تفصیلی ضابطہ موجود نہ ہے۔ ان کو فیس مناسب حد میں رکھنی ہوتی ہے۔

(د) حکومت تمام رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولوں کو باقاعدہ ایک رجسٹریشن لیٹر جاری کرتی ہے جس میں تمام قواعد و ضوابط درج ہوتے ہیں جن کے تحت وہ کام کرتے ہیں اور renewal کے وقت ان کے قواعد ان کے مطابق ان کے conduct کو مدنظر

رکھا جاتا ہے۔

(ہ) حکومت نے پرائیویٹ سکولوں کے لئے آکسفورڈ کورس وغیرہ پڑھانا لازمی قرار نہیں دیا ہے۔

(و) متعلقہ ڈی ای اوز' ڈپٹی ڈی ای اوز اور اے ای اوز صاحبان وقتاً فوقتاً معائنہ کرتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ منظور شدہ کمیٹی ممبران بھی ان پرائیویٹ سکولوں کا معائنہ کرتے رہتے ہیں۔

(ز) قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کی صورت میں متعلقہ سکولوں کے خلاف حسب قانون کارروائی کی جائے گی۔

ضلع پاکپتن شریف میں سکولوں اور کالجوں کی تفصیل

*689-چودھری جاوید احمد: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع پاکپتن شریف میں 1999 سے آج تک کتنے سکول اور کالج کھولے گئے ہیں؟

(ب) ان سکولوں اور کالجوں کی تعمیر کے ہر منصوبہ پر حکومت نے سالانہ کتنی رقم خرچ کی؟

(ج) ان میں سے کتنے سکول اور کالجوں میں تعلیم دی جا رہی ہے اور کتنے سکول اور کالج بند پڑے ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع پاکپتن شریف میں 1999 سے آج تک کھولے گئے اور اپ گریڈ کئے گئے سکولوں اور کالجوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پرائمری نیا اجراء	پرائمری سے مڈل اپ گریڈ	کالج
NIL	25	02

(ب) ضلع پاکپتن شریف میں 1999 سے آج تک کھولے گئے اور اپ گریڈ کئے گئے سکولوں اور کالجوں کی تعمیر کے منصوبوں پر خرچ کی گئی رقوم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	نیا اجراء	اپ گریڈیشن
	2.056	29.498 ملین

(ج) ان میں سے دو سکولوں میں تدریسی کام ہو رہا ہے اور باقی سکولوں کے مڈل حصہ میں اسامیاں منظور نہ ہونے کی وجہ سے تدریسی کام نہیں ہو رہا۔ اساتذہ کی اسامیوں کی منظوری کے لئے محکمہ خزانہ کو تحریر کیا گیا ہے۔ اسامیوں کی منظوری کے بعد مڈل کلاسوں کے اجراء کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

گورنمنٹ ڈگری کالج(بوائز اینڈ گرلز) خان پور میں اسامیوں کی تفصیل

*707۔جناب محمد اعجاز شفیع: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج خان پور (بوائز اینڈ گرلز) میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد گریڈ وار اور عہدہ وار کتنی ہیں؟

(ب) اس وقت کتنی اسامیاں پُر ہیں اور کتنی کب سے خالی ہیں۔ ان اسامیوں کے نام اور ان پر تعیناتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دونوں کالجوں میں ڈگری کلاسز کی سائنس لیب (labs) بھی نہ ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کالجوں میں لیکچرار کی خالی اسامیوں اور ڈگری کلاسز کے لئے سائنس لیبز (labs) نہ ہونے کی وجہ سے طلباء و طالبات کو شدید مشکلات

کا سامنا ہے۔ کیا حکومت ان کالجوں میں خالی اسامیاں پُر کرنے اور ڈگری کلاسز کے لئے سائنس لیب بنانے کو تیار ہے' اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج زنانہ اور مردانہ میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 120 ہے گریڈ وار اور عہدہ وار تعداد درج ذیل ہے۔

		گورنمنٹ کالج برائے خواتین	گورنمنٹ کالج فار بوائز	منظور شدہ اسامیاں
پرنسپل	BS-19	01	01	02
ایسوسی ایٹ پروفیسر	BS-19	Nil	01	01
اسسٹنٹ پروفیسر	BS-18	07	11	18
لیکچرار	BS-17	17	30	47
ڈیمانسٹریٹر سینئر کلرک /	BS-16	Nil	01	01
لیکچرار اسسٹنٹ	BS-07	06	05	11
جونیئر کلرک	BS-05	02	04	06
ڈرائیور	BS-04	Nil	01	01
کلاس فور۔ IV		14	19	33
ٹوٹل اسامیاں				120

(ب) اس وقت پر اور خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

ٹرانسفر اور ریٹائرڈ ہونے کی وجہ سے یہ اسامیاں 1997 سے خالی ہونا شروع ہوئیں اور بھرتی پر پابندی کی وجہ سے یہ اسامیاں پر نہیں کی جا سکیں۔

		Women		Men		کل اسامیاں	
		پُر	خالی	پُر	خالی	پُر	خالی
پرنسپل	BS-19	01	Nil	01	Nil	02	Nil
ایسوسی ایٹ پروفیسر	BS-19	Nil	Nil	01	Nil	01	Nil

اسسٹنٹ پروفیسر	BS-18	04	03	07	04	11	07
لیکچرار	BS-17	14	03	20	10	34	13
ڈیمانسٹریٹر	BS-16	Nil	Nil	01	Nil	01	Nil
سینئر کلرک :							
لیکچرار اسسٹنٹ	BS-07	06	Nil	03	02	09	02
جونیئر کلرک	BS-05	01	01	02	02	03	03
ڈرائیور	BS-04	Nil	Nil	01	Nil	01	Nil
کلاس فور۔ IV		09	05	16	03	25	08

(ج) گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز اینڈ گرلز) میں انٹرمیڈیٹ کالج کی کلاسز کے لئے فزکس، کیمسٹری اور بیالوجی کی الگ الگ لیبارٹریز موجود ہیں جبکہ ان دونوں کالجوں میں ڈگری کلاسز کے لئے تینوں مضامین کی لیبارٹریاں نہیں ہیں۔

(د) ہاں یہ درست ہے کہ انٹر کلاسز کے لئے لیبارٹری موجود ہے اور ڈگری کلاسز کے لئے لیبارٹز دونوں کالجوں کے لئے درکار ہیں۔ ہر دو کالجوں کی ان لیبارٹریوں کے قیام کا تخمینہ -/6.660 ملین روپے لگایا گیا ہے۔ ضلعی حکومت اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اگلے مالی سال 2003-04 سے ان لیبارٹریوں کو قائم کرنے کے لئے مرحلہ وار فنڈز مہیا کرے گی۔ یہ اسامیاں حکومت کی پالیسی کے مطابق پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ضروری کارروائی کے بعد پر کی جائیں گی۔

پی-پی 189 اوکاڑہ میں کلاسوں کے بغیر سکولز کی بلڈنگ

*711-میاں محمد اصغر، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی-پی 189 میں کتنے سکول ہیں جن کی بلڈنگ موجود ہے مگر ان میں کلاسوں کا اجراء نہیں ہوا۔ ان سکولوں کے نام کیا ہیں اور یہ عمارات کب اور کتنی لاگت سے تعمیر کی گئی تھیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولوں میں کلاسوں کا اجراء نہ ہونے کی وجہ سے ان سکولوں کی عمارتوں پر خرچ کردہ حکومت کے لاکھوں روپے سے استفادہ نہیں کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان سکولوں میں کلاسوں کا اجراء کرنے کو تیار ہے' اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) حلقہ پی پی 189 میں 5 زنانہ اور 2 مردانہ کل 7 سکول ایسے ہیں جن کی اپ گریڈ حصہ کی عمارات بن چکی ہیں مگر ان سکولوں میں اپ گریڈ کلاسوں کا اجراء نہیں ہو سکا۔ ان سکولوں کے نام' عمارت کی تعمیر کا سال اور تعمیر پر آنے والی لاگت کی سکول وار تفصیل درج ذیل ہے۔

	سکول کا نام	اپ گریڈ ہونے کا درجہ	عمارت کب تعمیر ہوئی	تعمیر پر لاگت
1.	GGES برج جوگیاں	مڈل سے ہائی	1992-93	Rs 5,00,000/-
2.	GGES 52 3-R	مڈل سے ہائی	1992-93	Rs 5,00,000/-
3.	GGPS 22 جی ڈی	پرائمری سے مڈل	1996-97	Rs 5,70,000/-
4.	GGPS 41 جی ڈی	پرائمری سے مڈل	1996-97	Rs 5,70,000/-
5.	GGPS شیخو شریف	پرائمری سے مڈل	1996-97	Rs 4,68,253/-
6.	GBPS 22 جی ڈی	پرائمری سے مڈل	1996-97	Rs 5,85,000/-
7.	GBPS 42 جی ڈی	پرائمری سے مڈل	1992-93	Rs 3,00,000/-
	میزان			Rs 34,93,253

(ب) یہ درست نہ ہے۔ ان سکولوں میں پہلے سے موجود پرائمری اور مڈل حصہ میں کلاسیں جاری ہیں جبکہ اپ گریڈ (up graded) مڈل اور ہائی حصہ کی کلاسیں شروع نہ ہو سکی ہیں۔

(ج) ان سکولوں میں مڈل حصہ اور ہائی حصہ کی کلاسوں کے اجراء کے لئے SNE محکمہ خزانہ کے زیر غور ہے۔ منظوری ملنے کی صورت میں ان سکولوں میں مڈل اور ہائی کلاسز کے اجراء کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں گے۔

پی-پی 189 اوکاڑہ میں گرلز اور بوائز سکولوں کی تفصیل

*712-میاں محمد اصغر، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی پی 189 میں کتنے گرلز اور بوائز سکول ہیں۔ ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) ہر سکول میں بچوں کی تعداد اور کمروں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) حکومت حلقہ پی پی 189 میں واقع کتنے سکولوں کو اپ گریڈ (up grade) کر رہی ہے' ان کے نام کیا ہیں؟ اگر کوئی سکول اپ گریڈ (up grade) نہیں کیا جا رہا تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) پی پی 189 میں 113 گرلز اور 162 بوائز سکول ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی 189 کے سکولوں میں موجود طلبا و طالبات کی تعداد 30057 جبکہ کمروں کی تعداد 801 ہے۔

(ج) حلقہ پی پی 189 میں مندرجہ ذیل سکولز اپ گریڈ (up grade) کئے گئے ہیں۔

1۔ GGPS برج جوسلطان 2۔ 52/3-R GGES 3۔ 22 GGPS بی ڈی

4۔ GGPS الف-بی ڈی 5۔ GGPS شیخو شریف 6۔ 22 GBPS بی ڈی

7۔ 42 GBPS بی ڈی

ان سکولوں کی S N E محکمہ خزانہ کے زیر غور ہے۔ جونہی S.N.E کی منظوری ہوگی کلاسوں کا اجراء کر دیا جائے گا۔

ضلع رحیم یار خان میں پرائیویٹ سکولوں کی تفصیل

*718-چودھری محمود احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنے پرائیویٹ سکول رجسٹرڈ ہیں اور کیا وہ سکول قانون و قاعدے کے مطابق چل رہے ہیں؟

(ب) کتنے سکول غیر رجسٹرڈ ہیں لیکن قانونی شرائط پوری کرتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت غیر رجسٹرڈ اور غیر قانونی سکولوں کے تعلیمی معیار سے مطمئن ہے؟ کیا ایسے سکولوں کو مزید چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا ایسے پرائیویٹ سکولوں پر گورنمنٹ کا چیک (check) ہے؟

(ہ) پرائیویٹ سکولوں میں اساتذہ کی تعلیم کا کیا معیار ہے؟ کیا پرائیویٹ سکولوں کی عمارتیں قانون اور قاعدے کے مطابق ہیں اور تمام سہولیات فراہم کرتی ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولوں کی تعداد 435 ہے اور ان اداروں کے بارے میں قانون و قاعدے سے انحراف کی کوئی شکایت گورنمنٹ کے پاس نہیں ہے۔

(ب) محکمہ کے سروے کے مطابق غیر رجسٹرڈ سکولوں کی تعداد 201 ہے جو کہ قانونی شرائط پوری کرتے ہیں۔

(ج) اس وقت حکومت کی کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعلیمی ادارے قائم ہوں تاکہ سکولوں کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کیا جا سکے۔ اس ضمن میں غیر سرکاری اداروں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ اپنے سرمائے سے سکول و کالج قائم کریں۔ جہاں تک غیر رجسٹرڈ شدہ اداروں کا تعلق ہے' ان کو نوٹس جاری کئے جا رہے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو رجسٹر کروائیں۔

(د) پرائیویٹ تعلیمی ادارے The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) Ordinance, 1984 کے تحت رجسٹر کئے جاتے

ہیں اور اس قانون میں دیئے گئے قواعد و ضوابط کے پابند ہیں۔

(ہ) بوقت رجسٹریشن پرائیویٹ سکولوں میں اساتذہ کے معیار کا جائزہ اور اسناد حاصل کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ بلڈنگ کے بارے میں محکمہ صحت اور محکمہ بلڈنگ Fitness Certificate حاصل کیا جاتا ہے جس میں فراہمی سہولیات کی تصدیق موجود ہوتی ہے۔

گرلز سکول دیپال پور اوکاڑہ کی صورت حال

*742۔جناب محمد اشرف خان، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ گرلز مڈل سکول بھیلا گلاب سنگھ تحصیل دیپال پور ضلع اوکاڑہ کی ہیڈ مسٹریس رضیہ سلطانہ کب سے اس سکول میں تعینات ہے اور کتنا عرصہ مزید حکومت کی پالیسی کے تحت یہاں رہ سکتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ بالا ہیڈ مسٹریس اس سکول میں تعینات سٹاف کو تنخواہوں کی ادائیگی کرنے کے لئے ایک ماہ میں صرف ایک دن کے لئے سکول آتی ہے اور اپنی ایک ماہ کی حاضری لگا کر چلی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہیڈ مسٹریس متذکرہ بالا سکول کے تمام سٹاف کی تنخواہ میں سے ہر ماہ 250 روپے زبردستی کٹوتی کرتی ہے، مگر ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سکول ہذا میں صرف تین کرسیاں ہیں اور وہ بھی ٹوٹی پھوٹی ہیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ہیڈ مسٹریس متذکرہ کی تعیناتی کے دوران جو بھی فنڈ اس سکول کو فراہم کیا گیا ہے یا زیر تعلیم بچیوں سے فیس یا دیگر مدوں میں وصول

ہونے والی رقم بھی ہیڈ مسٹریس موصوفہ نے خورد برد کر لی ہے؟

(و) کیا حکومت درج بالا بے ضابطگیوں کی تحقیقات کروانے اور اس کی ذمہ دار ہیڈ مسٹریس کے خلاف قانونی کارروائی کرنے اور اس سکول کو فرنیچر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تعلیم:

(الف) ہیڈ مسٹریس رضیہ سلطانہ' گورنمنٹ گرلز مڈل سکول بھیلا گلاب سنگھ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں 1995 سے تعینات ہے اور حکومت کی پالیسی کے مطابق اس کا تبادلہ کیا جا سکتا ہے۔

(ب) ہیڈ مسٹریس سکول ہذا میں اپنی ڈیوٹی پر باقاعدگی سے آتی ہے اور اپنی حاضری روزانہ لگاتی ہے' کوئی شکایت نہ ہے۔

(ج) سوال درست نہ ہے۔ کٹوتی کے سلسلہ میں کسی سٹاف ممبر نے شکایت نہ کی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ سکول میں فرنیچر کی کمی ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے کیونکہ ہر سال سکول کا آڈٹ ہوتا ہے اور تاحال کوئی آڈٹ اعتراض نہ لگایا گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فنڈز کا استعمال باضابطہ ہوتا ہے۔

(و) ہیڈ مسٹریس سکول ہذا کے خلاف عائد کردہ الزامات کی روشنی میں انکوائری کی جائے گی اور ضلعی حکومت اپنے وسائل اور ترجیحات کو مد نظر رکھتے ہوئے فرنیچر کی فراہمی کے لئے کوشش کرے گی۔

جھنڈا چیچی راولپنڈی میں گرلز کالج کا قیام

*802-جناب اشتیاق احمد مرزا: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماہ جنوری کے پہلے ہفتے میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے جھنڈا چیچی راولپنڈی میں دورہ کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موضع جھنڈا چیچی میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے گرلز کالج کا افتتاح کیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جس جگہ کالج کا افتتاح کیا گیا وہاں پر کوئی جگہ ہی نہیں ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کالج کی بلڈنگ کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے، کب کام شروع ہو گا اور کب تک مکمل ہو جائے گا، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں۔

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ کالج کی تعمیر کے لئے جگہ موجود ہے۔

(د) مذکورہ کالج بلڈنگ کے لئے 14.453 ملین روپے منظور کئے گئے ہیں۔ کام جاری ہے مدت تکمیل چھ ماہ مقرر ہے۔

بھیرہ ضلع سرگودھا میں گرلز ڈگری کالج کا قیام

*804-ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سب تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں لڑکیوں کے لئے کوئی ڈگری کالج نہ ہے جس کی وجہ سے لڑکیوں کو روزانہ پچاس کلو میٹر کا سفر طے کر کے بھلوال شہر جانا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لڑکیاں ایف۔اے کرنے کے بعد بھیرہ میں ڈگری کالج نہ ہونے کی وجہ سے بی۔اے کی تعلیم حاصل نہیں کر سکتیں؟

(ج) اگر مندرجہ بالا اجزاء کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت بھیرہ شہر میں گرلز ڈگری کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں۔ اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے لیکن بھیرہ سے بھلوال کا فاصلہ 23 کلومیٹر ہے اور بھلوال کالج میں ہوسٹل کی سہولت بھی موجود ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ جو لڑکیاں بی۔اے کی تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ وہ 23 کلومیٹر کے فاصلہ پر بھلوال کالج میں داخلہ لے سکتی ہیں؛ جہاں پر ہاسٹل کی سہولت بھی موجود ہے۔

(ج) کالج ایجوکیشن کے اختیارات ضلعی حکومت کو تفویض ہو گئے ہیں۔ ضلعی حکومت اپنی ترجیحات' مالی وسائل اور جگہ مطلوبہ طالب علموں کی تعداد ہونے پر ڈگری کالج قائم کرنے کی مجاز ہے۔

میانی تحصیل بھلوال میں گرلز انٹر کالج کا قیام

*805۔ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹاؤن کمیٹی میانی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں لڑکیوں کے لئے کوئی کالج نہ ہے اور لڑکیوں کو تقریباً 25 کلومیٹر دور بھیرہ شہر میں آنا پڑتا ہے جس سے بہت دشواری ہوتی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گرلز کالج شہر مذکور میں نہ ہونے کی وجہ سے والدین بچیوں کو میٹرک پاس کرنے کے بعد گھر بٹھا لیتے ہیں اور اعلیٰ تعلیم نہیں دلوا سکتے ہیں۔

(ج) اگر مذکورہ بالا اجزاء کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میانی کو اپ گریڈ کر کے ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) اس حد تک درست ہے کہ ٹاؤن کمیٹی میانی میں لڑکیوں کے لئے کوئی کالج نہ ہے لیکن میانی سے بھیرہ کا فاصلہ صرف 15 کلومیٹر ہے۔

(ب) درست نہ ہے جو لوگ بچیوں کو پڑھانا چاہتے ہیں ان کے لئے گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول بھیرہ 15 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

(ج) ہائی سکول کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دینے کا اختیار ضلعی حکومت کو حاصل ہے۔ ضلعی حکومت اپنی ترجیحات مالی وسائل اور مطلوبہ طالب علموں کی تعداد کی صورت میں ہائی سکول کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دے سکتی ہے۔

کنٹریکٹ پر بھرتی انگلش ٹیچرز کے لئے ٹرانسفر کی سہولت

*808۔ڈاکٹر سامیہ امجد، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرائمری سکولوں میں انگلش ٹیچرز کی کنٹریکٹ پر بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اسامیوں کو non transferable declare کیا گیا ہے جس سے خواتین اساتذہ کے لئے ایک مسئلہ کھڑا ہو گیا ہے کہ ان کی شادی

کی صورت میں یا والدین کے ایک جگہ سے دوسری جگہ تعیناتی کے مقام پر اپنی خدمات سرانجام نہیں دے سکتیں۔

(ج) اگر جز (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت انگلش ٹیچرز کے کنٹریکٹ سے non transferable کے الفاظ حذف کرنے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ ماضی میں پرائمری سکولوں میں گریجوایٹ انگلش ٹیچرز contract پر بھرتی کی گئی تھیں۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ ان اساتذہ کو non transferable declare کیا گیا تھا تاکہ وہ ہمیشہ کے لئے ایک ہی سکول میں خدمات سرانجام دے سکیں اور سکولوں میں اساتذہ کی کمی کے مسئلہ پر قابو پایا جا سکے۔ محکمہ کی طرف سے خواتین گریجوایٹ انگلش ٹیچر کے لئے کوئی مسئلہ کھڑا نہیں کیا گیا کیونکہ یہ شق ان کی معاہدہ ملازمت میں واضح طور پر شامل تھی اور باقاعدہ ان کی ملازمت کا حصہ تھی۔

(ج) چونکہ شرائط معاہدہ کے تحت ان کی تقرری school specific تھی نیز ان کی تدریسی خدمات ان سکولوں میں جہاں یہ تعینات ہیں وہاں ضرورت ہے اس لئے non transferable کے الفاظ حذف نہیں کئے جا رہے۔

کنٹریکٹ پر بھرتی اساتذہ کو تنخواہ کی ادائیگی

*813۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں اگست / ستمبر 2002 میں contract کی بنیاد پر 25 ہزار اساتذہ بھرتی کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اساتذہ کو ابھی تک ماہانہ تنخواہ کی ادائیگی نہیں کی گئی؟

(ج) اگر جز (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان اساتذہ کو ماہانہ تنخواہ کی ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) جی ہاں صوبہ پنجاب میں تقریباً 25ہزار اساتذہ کو contract کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے کہ تمام اساتذہ کو ابھی تک ماہانہ تنخواہ نہ دی گئی ہے۔ اساتذہ کو ماہانہ تنخواہ کی ادائیگی کی تفصیل / کیفیت ضلع وار حسب ذیل ہے۔

(I) جن اضلاع میں اساتذہ کو باقاعدگی سے تنخواہ دی گئی۔

لاہور سٹی، لاہور کینٹ، قصور، فیصل آباد، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، سرگودھا، میانوالی، بھکر، جہلم، ملتان، خانیوال، لودھراں، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، نارووال، ڈی۔جی۔خان، لیہ، بہاولپور، رحیم یار خان، بہاولنگر، حافظ آباد، منڈی بہاؤالدین، گجرات۔

(II) جن اضلاع میں اساتذہ کو باقاعدگی سے تنخواہ نہیں دی گئی۔

راولپنڈی، اٹک، چکوال، ساہیوال، وہاڑی، پاکپتن، راجن پور، مظفر گڑھ۔

(III) جن اضلاع میں اساتذہ کو تنخواہ جزوی طور پر ادا کی گئی۔

شیخوپورہ، اوکاڑہ، خوشاب۔

(ج) کاغذات کی جانچ پڑتال کی وجہ سے کل گیارہ اضلاع کے اساتذہ کو باقاعدگی سے تنخواہ کی ادائیگی نہیں کی گئی۔ تنخواہ کی ادائیگی جلد از جلد کر دی جائے گی۔

گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج چنیوٹ سٹاف کی تفصیل

*832۔جناب علی حسن رضا قاضی، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چنیوٹ کی پرنسپل سمیت کل سٹاف کی تعداد کیا ہے اور اس کی تفصیل مع عرصہ تعیناتی کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اساتذہ کی کافی سیٹیں ابھی تک خالی ہیں؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب ہاں میں ہے تو کب تک ان خالی سیٹوں پر تعیناتی عمل میں آئے گی؟

وزیر تعلیم،

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین چنیوٹ میں پرنسپل سمیت کل سٹاف کی تعداد 26 ہے۔ ان میں 19 پوسٹوں پر سٹاف موجود ہے۔ موجودہ سٹاف کی عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سٹاف کی کل تعداد 26 ہے۔ جس میں سے اس وقت 6 اساتذہ اور ایک لائبریرین کی سیٹ خالی ہے۔

(ج) اساتذہ کی بھرتی پر پابندی ہے تاہم یہ اسامیاں دوسرے اداروں سے بذریعہ تبادلہ پر کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی۔

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چنیوٹ کی بلڈنگ کے لئے اراضی اور تعمیر کی صورتحال

*833-جناب علی حسن رضا قاضی: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چنیوٹ کی عمارت کی تعمیر کے لئے محکمہ اوقاف سے زمین حاصل کرلی گئی ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت کا اس کالج کی عمارت تعمیر کرنے کا کوئی ارادہ ہے؟ اگر ہے تو کب تک؟

(ج) کیا حکومت پنجاب نے اس سلسلہ میں کوئی فنڈز مختص کئے ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین چنیوٹ کی عمارت کی تعمیر کے لئے محکمہ اوقاف سے 33 سالہ لیز پر زمین حاصل کرلی گئی ہے۔

(ب) حکومت عمارت کی تعمیر کرنا چاہتی ہے اور عمارت کا P.C.I ڈائریکٹر ایجوکیشن (کالجز) کو 02-09-1999 کو بھیجا گیا تھا جس کے مطابق لاگت کا تخمینہ 20.651 ملین روپے تھا تاہم ضلعی حکومت کو یہ کیس 12-12-2001 کو بھیجا گیا تاکہ وہ اپنے مالی وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے کام مکمل کروا سکے۔

(ج) حکومت پنجاب نے کوئی فنڈز مختص نہیں کئے چونکہ محمد شفیع ٹرسٹ کراچی نے چار دیواری کی تعمیر کے لئے 20 لاکھ روپے کا عطیہ دیا۔ چار دیواری مکمل ہو چکی ہے۔ گراؤنڈ فلور بھی مذکورہ ٹرسٹ تعمیر کروا رہا ہے۔ اس میں (administrative block)' 6 کلاس روم اور چار لیبارٹریاں شامل ہیں۔

موضع کھرک تحصیل نوشہرہ کے پرائمری سکولوں کی اپ گریڈیشن (up gradation)

*836-رانا تجمل حسین، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع کھرک تحصیل نوشہرہ ضلع گوجرانوالہ میں بوائز پرائمری سکول 1971 میں قائم ہوا تھا اور اس میں چار اساتذہ تعلیم دے رہے ہیں اور اب تک پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ نہیں دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موضع کھرک میں گرلز پرائمری سکول میں صرف ایک استاد ہے جو ناکافی ہے اور پرائمری تعلیم حاصل کرنے کے بعد بچیوں کو تحصیل کاموکی کے گرلز ہائی سکول میں داخلہ لینا پڑتا ہے اور ٹرانسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے بچیوں کو سخت مشکلات / دقت کا سامنا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت موضع کھرک کے پرائمری سکولوں کو مڈل سکول کا درجہ دینے اور پرائمری گرلز سکول میں ایک سے زیادہ اساتذہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول کھرک 05-05-1972 سے قائم ہے۔ سکول ہذا میں چار اساتذہ کام کر رہے ہیں۔ یہ درست ہے کہ اس پرائمری سکول کو تا حال مڈل کا درجہ نہ دیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ گرلز پرائمری سکول کھرک میں صرف ایک معلمہ تعینات ہے اور وہ ناکافی ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ بچیوں کو پرائمری تعلیم حاصل کرنے کے بعد تحصیل کاموکی کے گرلز ہائی سکولوں میں داخلہ لینا پڑتا ہے اور طالبات کو مشکلات

درپیش ہیں۔

(ج) ضلعی حکومت گرلز پرائمری سکول کھرک کو مڈل سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اور وہاں ایک اور معلمہ کی تعیناتی بھی کرنا چاہتی ہے جو کہ ٹرانسفر پوسٹنگ سے پابندی اٹھنے کے بعد کر دی جائے گی۔ اپ گریڈیشن سکیم مطابق پرائمری سے مڈل سکول کے لئے چار کنال زمین کا ہونا ضروری ہے جب کہ سکول مذکورہ کا رقبہ مطلوبہ معیار سے کم ہے۔ اگر مقامی آبادی مطلوبہ زمین فراہم کر دے تو ضلعی حکومت گرلز مڈل سکول کا اجراء کر سکتی ہے۔

بوائز سکول میں پہلے ہی چار اساتذہ تعینات ہیں۔ اس کا رقبہ ایک کنال چار مرلہ ہے جو کہ مطلوبہ کم از کم معیار 4 کنال سے کم ہے اس لئے یہ بھی feasible نہ ہے۔

قومیائے گئے مسیحی تعلیمی اداروں کی موجودہ صورت حال

*841۔جناب پرویز رفیق، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب میں کل کتنے مسیحی ادارے ہیں جو قومیائے گئے تھے؟

(ب) قومیائے گئے تعلیمی اداروں میں سے کتنے واپس کر دیئے گئے ہیں اور کتنے ادارے واپس نہیں کئے گئے؟

(ج) جن تعلیمی اداروں کو واپس کیا گیا ہے وہ کن شرائط پر واپس ہوئے ہیں اور جو تاحال واپس نہیں ہوئے ان کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) قومیائے گئے تعلیمی اداروں کے نام، واپس کئے گئے اداروں کے نام اور تاحال واپس نہ کئے گئے اداروں کے ناموں کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر تعلیم،

(الف) کل 84 مسیحی تعلیمی ادارے قومیائے گئے تھے۔

(ب) کل 47 ادارے واپس کر دیئے گئے ہیں۔ باقی 37 ادارے واپس نہیں کئے گئے ہیں۔

(ج) جن شرائط پر ادارے واپس کئے ہیں ان شرائط کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جو تاحال واپس نہیں کئے گئے ان کے مالکان نے ان شرائط کے مطابق محکمہ سے رجوع نہیں کیا۔

(د) جن اداروں کو واپس کیا گیا اور جن اداروں کو واپس نہیں کیا گیا' ان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ہنجرانوالہ سکول شیخوپورہ میں کلاسوں کا اجراء

*845-محترمہ صغیرہ اسلام، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ کے محلہ ہنجرانوالہ میں واقع ہائی سکول کی ایک بہت بڑی بلڈنگ ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ ہائی سکول کی بلڈنگ میں ابھی تک کسی بھی کلاس کا اجراء نہ ہوا ہے؛

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ہنجرانوالہ سکول کی بلڈنگ میں کلاسیں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ کے محلہ ہنجرانوالہ میں واقع ہائی سکول کی ایک بہت بڑی بلڈنگ ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ ہائی سکول کی بلڈنگ میں ابھی تک کسی بھی کلاس کا اجراء نہ ہوا ہے۔

(ج) تا حال بلڈنگ محکمہ تعلیم کو ٹرانسفر نہیں کی گئی جس کی وجہ سے کلاسز کا اجراء نہیں ہو سکا۔ جونہی بلڈنگ محکمہ کو ٹرانسفر ہو جائے گی۔ حسب ضابطہ کلاسز کا اجراء کیا جا سکے گا۔

گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول دھوریہ تحصیل کھاریاں کی اپ گریڈیشن (up gradation)

*846-راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول دھوریہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم:

کھاریاں میں (Boys) ڈگری کالج موجود ہے جو اس سکول سے صرف چھ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور ڈنگہ میں (Boys) ہائر سیکنڈری سکول 16 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ جب کہ گورنمنٹ کے قانون کے مطابق 20 کلومیٹر کے اندر اگر ہائر سیکنڈری سکول یا ڈگری کالج ہو تو ایسا ہائی سکول اپ گریڈیشن (up gradation) کے لئے feasible نہیں ہوتا لہذا حکومت کے قانون کے مطابق گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول دھوریہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کو ہائیر سیکنڈری سکول کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔

کٹیری جمندان ملتان میں کالج بلڈنگ کی تعمیر

اور موجودہ صورتحال

*857-ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ملتان میں کٹیری جمندان کے مقام پر ایک بہت بڑی گراؤنڈ پر حکومت پنجاب نے 20 لاکھ روپے خرچ کر کے عوام کی سہولت، سیر و تفریح کے لئے ایک پارک بنایا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اتنی بڑی رقم خرچ کرنے کے 6 ماہ بعد پارک کو ختم کر کے وہاں پر انٹرمیڈیٹ کالج برائے خواتین بنانے کی تجویز عمل میں لائی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب نے وہاں پر لاکھوں روپے خرچ کر کے کالج تعمیر کیا مگر وہاں کے سیاسی دھڑے بندیوں کی وجہ سے کلاسوں کا اجراء نہ ہو سکا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاکھوں روپے سے تعمیر شدہ مکمل بلڈنگ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے بلکہ موقع پر عمارت کا نام و نشان بھی نہیں ہے نیز یہ کہ بلڈنگ متذکرہ کی بنیادوں تک اینٹیں اکھاڑ کر لوگ لے گئے ہیں؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ تباہ شدہ بلڈنگ کو دوبارہ تعمیر کر کے وہاں پر باقاعدہ کلاسوں کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ نیز یہ کہ اس واقعہ کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) جی نہیں، کٹیری جمندان بستی عارف پورہ ڈسپوزل نمبر 1 کے نزدیک ایک قطعہ زمین / گراس گراؤنڈ موجود تھا مگر وہاں پارک تعمیر نہیں ہوا تھا۔ گراس گراؤنڈ ہونے

کی وجہ سے بچے کھیل کود کے لئے استعمال کرتے تھے۔

(ب) سعید احمد قریشی سابق ایم۔پی۔اے حلقہ پی۔پی(162) ملتان نے اس جگہ جس کا رقبہ38 کنال ہے۔ میں میونسپل کارپوریشن کی اجازت سے اپنے صوابدیدی فنڈ سے اس گراس پلاٹ میں مبلغ 20 لاکھ روپے میں سے انٹرمیڈیٹ کالج کی تعمیر کا کام محکمہ لوکل گورنمنٹ سے کروایا اور عمارت کی جزوی تعمیر کا کام لینٹر تک ہوا تھا تاہم لینٹر نہیں ڈالا تھا۔

(ج) جی نہیں۔ کالج کی عمارت کی تعمیر مکمل نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی کلاسوں کا اجراء ہوا تھا۔

(د) نامکمل عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے۔ عمارت کے نشانات ہی باقی ہیں۔ عمارت ابھی مکمل ہی نہ ہوئی تھی اور جزوی تعمیر کا کام دیواروں تک ہوا تھا مگر لینٹر نہ ڈالا گیا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ دیواریں بھی مسمار ہو چکی ہیں۔

(ہ) I۔ کالج کی نامکمل عمارت کو مکمل کرنے کے لئے 1998 میں محکمہ بلڈنگ کو تحریر کیا گیا تو محکمہ بلڈنگ نے اعتراض کیا کہ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے جتنی عمارت تعمیر ہوئی ہے ہمارے معیار کے مطابق نہ ہے۔ اس کو گرا کر دوبارہ تعمیر کیا جائے یا لوکل گورنمنٹ کی تعمیر شدہ عمارت کی ذمہ داری قبول کریں۔ جس پر محکمہ لوکل گورنمنٹ نے تعمیر شدہ عمارت کے معیار کی ذمہ داری قبول کر لی تھی۔ PC-1 فارم پر تیار شدہ سکیم زمین محکمہ تعلیم کے نام نہ ہونے کی وجہ سے منظور نہ ہو سکی۔

II۔ ضلعی حکومت کی رپورٹ کے مطابق یہ جگہ نشیبی ہے اور ڈسپوزل اسٹیشن ساتھ ہونے کی وجہ سے یہاں پر ہر وقت گندا پانی کھڑا رہتا ہے۔ بارشوں کے بعد سارے علاقے کا پانی اس جگہ جمع ہو جاتا ہے۔ سیوریج کے پانی کا ذخیرہ بھی اسی

جگہ پر ہے اور اس زمین کے سامنے سیوریج ڈسپوزل پلانٹ لگا ہوا ہے۔ یہ جگہ کسی بھی لحاظ سے بچوں کے لئے تعلیمی ادارہ بنانے کے قابل نہیں ہے موسم برسات میں یہاں سے گزرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پنجاب میں انٹر تک نصاب سازی کے ادارہ کی بحالی

29۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اول سے بارہویں جماعت تک کے نصاب سازی کا کام صوبائی ادارہ "مرکز تحقیق و ترقی نصاب" کالج آف ایجوکیشن (زنانہ) کی پرنسپل کے حوالہ کر دیا گیا ہے؟

(ب) پنجاب کے علاوہ دیگر تمام صوبوں اور آزاد کشمیر میں نصاب سازی کے ادارے تاحال کام کر رہے ہیں لیکن صوبہ پنجاب میں یہ ادارہ ختم کر دیا گیا ہے' اس کی وجوہات کیا ہیں؟ کیا ایسا کرنے سے وفاقی سطح پر نصاب سازی میں پنجاب کی نمائندگی ختم نہیں ہو جائے گی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ "مرکز تحقیق و ترقی نصاب" کو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجوہات سے بھی مطلع فرمایا جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست نہیں ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ دیگر تمام صوبوں اور آزاد کشمیر میں نصاب سازی کے ادارے تاحال کام کر رہے ہیں البتہ یہ درست نہ ہے کہ مرکز تحقیق و ترقی نصاب کو پنجاب میں ختم کر دیا گیا ہے بلکہ مرکز تحقیق و ترقی نصاب کو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں ضم کر دیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب نے ادارہ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے یہ ضروری خیال کیا کہ ایسے ادارہ جات جن کے کام کی نوعیت یکساں ہو ایک کوآرڈینیٹر کی زیرنگرانی ان کو ایک ادارہ میں اکٹھا کر دیا جائے تاکہ over lapping سے بچا جا سکے اور ایک مربوط ادارہ بہتر نتائج دے سکے۔ چونکہ ان دونوں ادارہ جات کا بنیادی مقصد طلباء کو بہتر نصاب اور کتب مہیا کرنا ہے لہذا حکومت نے ادارہ تحقیق و ترقی نصاب پنجاب کو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کا curriculum wing بنا دیا ہے۔ ایسا کرنے سے پنجاب کی نمائندگی ختم نہیں ہوئی۔

(ج) جواب اوپر جز(ب) میں دیا جا چکا ہے۔

گرلز ڈگری کالج جہلم میں سٹاف اور داخلوں کی تفصیل اور مزید گرلز کالجز کا قیام

41۔شیخ تنویر احمد: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت ضلع جہلم میں صرف ایک ڈگری کالج برائے خواتین جہلم شہر میں کام کر رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج میں فرسٹ ایئر اور تھرڈ ایئر میں داخلے کے لئے سیٹیں محدود تعداد میں ہیں، جس کی وجہ سے اس ضلع کی اکثر بچیوں کو حصول تعلیم کے لئے دیگر شہروں کا رخ کرنا پڑتا ہے؟

(ج) سال 2001 اور 2002 میں ڈگری کالج برائے خواتین میں کتنی طالبات نے تھرڈ ایئر اور فرسٹ ایئر کے داخلہ کے لئے درخواستیں جمع کروائیں۔ ان میں سے کتنی طالبات کو داخلہ ملا اور کتنی تعداد میں طالبات داخلہ سے محروم رہیں؛

(د) اس وقت اس ڈگری کالج میں کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی پر ہیں اور کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؛

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ اس کالج میں لیکچرار کی متعدد اسامیاں خالی ہیں جس کی وجہ سے بچیوں کا تعلیم کا حرج ہو رہا ہے؛

(و) کیا حکومت اس شہر اور ضلع کی عوام کی آبادی کے پیش نظر اس شہر میں مزید ڈگری کالج برائے خواتین قائم کرنے اور موجودہ ڈگری کالج میں خالی اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛

وزیر تعلیم،

(الف) ضلع جہلم میں دو ڈگری کالج برائے خواتین کام کر رہے ہیں۔

1۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین، جہلم شہر

2۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین' پنڈ دادن خان

(ب) کالج میں دستیاب سہولیات کے مطابق سیٹوں کی تعداد مناسب ہے تاہم ضلعی حکومت طالبات کے فرسٹ ایئر اور تھرڈ ایئر کے داخلہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے کوشاں ہے اور اس سلسلہ میں درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

1۔ تحصیل جہلم کے دوسرے بڑے ٹاؤن دینہ میں نئے گرلز ڈگری کالج کی منظوری دی گئی تھی جس کی عمارت کی تکمیل کا پچاس فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ نئے کالج کے اجراء کے بعد طالبات کے داخلے کے مسائل حل کرنے میں اہم پیش رفت ہو گی۔

2۔ جہلم شہر میں گورنمنٹ اسلامیہ گرلز ہائی سکول کو ہائیر سیکنڈری کا درجہ ملنے پر انٹرمیڈیٹ کلاسز کا اجراء کیا جا چکا ہے جس میں گزشتہ سال 127 طالبات کو داخلہ دیا گیا۔

3۔ کمیونٹی پارٹیسپیشن پراجیکٹ (Community Participation Project) کے تحت گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر 1 اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر 2 کو اپ گریڈ (up grade) کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ گزشتہ سال ان سکولوں میں فرسٹ ایئر میں 85 طالبات کو داخلہ دیا گیا۔

(ج) ڈگری کالج جہلم میں 2002 میں فرسٹ ایئر اور تھرڈ ایئر میں داخلہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	کلاس	داخلہ کے لئے درخواستوں کی تعداد	تعداد طالبات جنہیں داخلہ دیا گیا
2001	فرسٹ ایئر	1187	792
	تھرڈ ایئر	675	484
2002	فرسٹ ایئر	1214	883
	تھرڈ ایئر	742	593

عام طور پر ہر طالب علم دو یا تین کالجوں میں داخلہ کے لئے درخواست دیتا ہے۔ اس لئے داخلہ سے محروم طالبات کی تعداد بتانا ممکن نہ ہے۔

(د)

کل منظور شدہ اسامیاں	پُر شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
68	48	20

(ہ) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین جہلم میں اساتذہ کی 20 اسامیاں خالی ہیں تاہم 48 خواتین اساتذہ اس وقت تدریسی خدمات انجام دے رہی ہیں اور طالبات کی ہر ممکن تعلیمی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ تعلیمی صورت حال کا اندازہ کالج کے گزشتہ سال کے نتائج کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کلاس	تعداد طالبات	پاس شدہ تعداد
1۔ انٹرمیڈیٹ	ایف۔اے 585	87.10% 486
	ایف۔ایس۔سی 105	95% 100
2۔ ڈگری	بی۔اے 232	68.10% 158
	بی۔ایس۔سی 45	100% 45

ANNEX" A"

گورنمنٹ کالج برائے خواتین جہلم میں خالی اسامیوں کی تفصیل

نام اسامی	مضمون	تعداد	خالی ہونے کی تاریخ
ایسوسی ایٹ پروفیسر	عربی	1	30-11-2001
۔ایجاً۔	کیمسٹری	1	27-11-1997
۔ایجاً۔	انگریزی	1	7-1-2003
۔ایجاً۔	جغرافیہ	1	22-8-2002
۔ایجاً۔	اسلامیات	1	27-11-1997
۔ایجاً۔	فلسفہ	1	31-5-1999
۔ایجاً۔	اردو	1	4-12-1993
اسسٹنٹ پروفیسر	عربی	1	26-1-2001
۔ایجاً۔	ایجوکیشن	1	30-6-2001
۔ایجاً۔	انگریزی	1	27-11-97
۔ایجاً۔	اکنامکس	1	28-2-2002
اسسٹنٹ پروفیسر	اسلامیات	1	26-5-2001
۔ایجاً۔	اردو	3	1۔ 27-11-1997
			2۔ 18-9-2000
			3۔ 2-3-2001

اسسٹنٹ پروفیسر	سوکس	1	29-8-2001
لیکچرار	سوکس	1	2-4-2003
۔ایضاً۔	فائن آرٹس	1	19-2-1999
۔ایضاً۔	اسلامیات	1	30-6-2001
۔ایضاً۔	فارسی	1	30-6-2001
	میزان	20	

(و) جہلم شہر میں نئے ڈگری کالج کے قیام کی ضرورت نہ ہے کیونکہ دینہ شہر میں گرلز ڈگری کالج زیر تعمیر ہے۔ تعمیر مکمل ہونے پر دینہ کی طالبات جو جہلم شہر میں تعلیم حاصل کرنے آتی ہیں وہ اپنے ہی علاقہ کے کالج میں داخل ہو جائیں گی اس طرح جہلم میں موجود کالج پر دباؤ کم ہو جائے گا اور وہاں پر جہلم شہر کی لڑکیاں ہی داخلہ لے سکیں گی۔ تدریسی سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لئے صوبائی پبلک سروس کمیشن سے اساتذہ کے انتخاب کے بعد حسب قواعد خالی اسامیوں پر کی جائیں گی۔

سروس رولز نہ ہونے کی وجہ سے انگلش سکول ٹیچرز کے مسائل

43۔جناب فیاض الحسن چوہان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سوا ہزار کے قریب انگلش سکول ٹیچرز کے سروسز رولز طے نہ ہونے کی وجہ سے ایم۔اے انگلش اساتذہ کم تنخواہ اور مرتبے پر پرائمری سکولوں میں مسلسل کئی سالوں سے کام کرنے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان کے لئے بہتر سہولیات اور ترقی کا فارمولا طے کرنے کے لئے تیار ہے تاکہ یہ حساس تعلیم یافتہ افراد مسلسل frustration اور مایوسی کا شکار نہ رہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ سولہ ہزار کے قریب انگلش ٹیچرز محکمہ تعلیم کے پرائمری سکولوں میں تعینات ہیں جن کے لئے تعلیم کی بنیادی شرط بی اے بی ایڈ تھی' ایم اے انگلش نہ تھی۔ مذکورہ اسامی کے لئے مقررکردہ شرائط معاہدہ ملازمت کے مطابق ان اساتذہ نے حسب رضامندی ملازمت اختیار کی تاہم انہیں بہتر ملازمت کے مواقع ملنے پر نئی ملازمت اختیار کرنے پر کوئی پابندی نہ ہے۔

(ب) محکمہ اس سلسلے میں طے شدہ قواعد و ضوابط کے مطابق انہیں تنخواہ کی ادائیگی کر رہا ہے جس میں کوئی رکاوٹ حائل نہ ہے تاہم سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کی روشنی میں قواعد و ضوابط کی شرائط پر پورا اترنے والے ایسے ٹیچرز کو قانون کے مطابق SST گریڈ دیا جائے گا۔

پرائمری تا میٹرک نصاب میں ہونے والی تبدیلیوں کی تفصیل

60۔سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اس سال پرائمری مڈل اور میٹرک کے نصاب میں کیا کیا تبدیلیاں کی گئیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت تیسری جماعت کے سارے مضامین پر مشتمل object کتاب کی سخت قلت ہے اور بیشتر کتابیں بھی مارکیٹ میں دستیاب نہیں ہیں؟

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ کتابوں کی طباعت میں غیر معیاری کاغذ استعمال کیا گیا ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) محکمہ تعلیم حکومت پنجاب نے اس سال پرائمری، مڈل اور میٹرک کے نصاب میں تبدیلی کرتے ہوئے بالترتیب پرائمری کلاسز کی 12، مڈل کلاسز کی 9 میٹرک کلاسز کی 10 نئی کتب متعارف کروائیں۔

(ب) EMIS کے مہیا کردہ ڈیٹا کے مطابق پنجاب میں تیسری کلاس میں طلبہ و طالبات کی تعداد 8 لاکھ 66 ہزار ہے جب کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے تمام مضامین پر مشتمل جیکٹ III دس لاکھ انیس ہزار تھپوائی ہے۔ اس وقت مارکیٹ میں ان کتب کی ڈیمانڈ نہیں ہے۔

پرائیویٹ سکول بعض کتابیں پرائیویٹ پبلشرز کی لگواتے ہیں اور بعض پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی لہذا ان کی ڈیمانڈ پوری کرنے کے لئے مارکیٹ ڈیمانڈ کے مطابق کلاس III کی علیحدہ علیحدہ کتابیں درج ذیل تعداد میں شائع کروائی گئی ہیں۔

اردو III	انگلش III	ریاضی III	سائنس III	قرآنی قاعدہ III	کل تعداد
3,38,000	2,00,000	1,65,000	1,00,000	65,000	8,68,000

یہ کتب صوبے کی ضروریات سے کہیں زیادہ ہیں۔ اس وقت بازار میں ان کی ڈیمانڈ نہیں ہے اور تمام دستیاب ہیں اور ان کی عدم دستیابی کے بارے میں کوئی شکایت نہیں ہے۔

(ج) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ پچھلے 30 سال سے اپنی کتب کی طباعت کے لئے 60 گرام وزن کا کاغذ استعمال کر رہا ہے۔ اس سال بھی 60 گرام کا کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔ کاغذ کا معیار برقرار رکھنے کے لئے ہر consignment کو پی سی ایس آئی آر (P C S I R) لیبارٹری سے باقاعدگی سے چیک کرایا گیا ہے اور کاغذ مقرر کردہ معیار کے مطابق استعمال کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کیانی صاحب آپ مسودہ قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

رپورٹ

مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"مسودہ قانون' ادارہ جات طب و صحت' پنجاب مصدرہ 2003 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"مسودہ قانون' ادارہ جات طب و صحت پنجاب' مصدرہ 2003 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون' ادارہ جات طب و صحت پنجاب' مصدرہ 2003

MINISTER FOR HEALTH: Mr Speaker, I move:

"That the requirements of rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 be suspended under rule 234 in respect of consideration and passage of the Punjab Medical and Health Institutions Bill, 2003."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is

"That the requirements of rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 be suspended under rule 234 in respect of consideration and passage of the Punjab Medical and Health Institutions Bill, 2003."

(Nobody opposed.)

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is

"That the requirements of rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 be suspended under rule 234 in respect of consideration and passage of the Punjab Medical and Health Institutions Bill, 2003."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Medical and Health Institutions Bill, 2003. Minister for Health!

MINISTER FOR HEALTH: Sir, I move

"That the Punjab Medical and Health Institutions Bill, 2003, as recommended by Special Committee No. II, be taken into consideration at once

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is.

"That the Punjab Medical and Health Institutions Bill, 2003, as recommended by Special Committee No II, be taken into consideration at once."

(Nobody opposed)

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is

"That the Punjab Medical and Health Institutions Bill, 2003, as recommended by Special Committee No II, be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 2 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 2 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 3 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 3 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 4 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 5 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 6 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 8 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 9 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 9 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 11 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE-12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 12 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is.

"That clause 12 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE-13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is.

"That clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 14 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 14 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE-15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 15 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 15 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE-16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 16 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is.

"That clause 17 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE-18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 18 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE-19

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 19 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE-20

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 20 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE-21

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is.

"That clause 21 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 1 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Health

MINISTER FOR HEALTH: Sir, I move

"That the Punjab Medical and Health Institutions Bill, 2003 as recommended by Special Committee No. II, be passed "

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is

"That the Punjab Medical and Health Institutions Bill, 2003 as recommended by Special Committee No II, be passed "

(Nobody opposed)

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Medical and Health Institutions Bill, 2003 as recommended by Special Committee No II, be passed "

(The motion was carried)

The Bill is passed

قرارداد

وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار

جناب محمد وارث کلو: میں اسمبلی کے قواعد معطل کروا کے قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ:

"ایوان کا یہ اجلاس اس امر پر مسرت کا اظہار کرتا ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی کی طرف سے گندم کا ایک ایک دانہ حکومت کی مقرر کردہ قیمت پر خریدنے کے وعدے کی تکمیل ہوئی اور گندم سپورٹ قیمت یعنی 300 روپے فی من پر صوبہ پنجاب کے کونے کونے میں دستیاب ہے۔ گندم کی خریداری اس وقت تک جاری رہے گی جب تک گندم کا ایک ایک دانہ خرید نہیں لیا جاتا۔ یہ اقدام بلاشبہ وزیراعلیٰ پنجاب کی کسان دوست پالیسی کا مظہر ہے جو زرعی خوشحالی اور غذائی خود کفالت کی منزل قریب آنے میں مدد دے گا۔ زرعی ٹیکس پر چھوٹ 5 ایکٹر سے بڑھا کر ساڑھے بارہ ایکٹر تک کرنا وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی کا حقیقت میں ایک کارنامہ ہے۔ زرعی قرضوں میں مارک اپ کی شرح میں کمی، موجودہ حکومت وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی کی سربراہی میں ملک کی 80% آبادی کے ساتھ کئے گئے وعدے کی تکمیل کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ پانچ دریاؤں کی یہ سرزمین اور اس میں بسنے والے غیرت مند عوام اپنی اس باہمت قیادت پر فخر کرتے ہیں۔

پنجاب کی یہ 80% دیہی آبادی جس کا واحد ذریعہ معاش زراعت ہے موجودہ حکومت کی طرف سے شعبہ زراعت اور اس سے وابستہ افراد کے لئے اٹھائے گئے

یہ اقدامات اور پالیسیاں قابل تعریف و تائید ہیں اور یہ ایوان اس قرارداد کے ذریعے وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویزالٰہی کی مکمل حمایت اور ان کی قیادت پر بھرپور اعتماد کرتا ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:۔

"ایوان کا یہ اجلاس اس امر پر مسرت کا اظہار کرتا ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویزالٰہی کی طرف سے گندم کا ایک ایک دانہ حکومت کی مقرر کردہ قیمت پر خریدنے کے وعدے کی تکمیل ہوئی اور گندم سپورٹ قیمت یعنی 300 روپے فی من پر صوبہ پنجاب کے کونے کونے میں دستیاب ہے۔ گندم کی خریداری اس وقت تک جاری رہے گی جب تک گندم کا ایک ایک دانہ خرید نہیں لیا جاتا۔ یہ اقدام بلاشبہ وزیراعلیٰ پنجاب کی کسان دوست پالیسی کا مظہر ہے جو زرعی خوشحالی اور غذائی خود کفالت کی منزل قریب آنے میں مدد دے گا۔ زرعی ٹیکس پر چھوٹ 5 ایکڑ سے بڑھا کر ساڑھے بارہ ایکڑ تک کرنا وزیراعلیٰ چودھری پرویزالٰہی کا حقیقت میں ایک کارنامہ ہے' زرعی قرضوں میں مارک اپ کی شرح میں کمی' موجودہ حکومت وزیراعلیٰ چودھری پرویزالٰہی کی سربراہی میں ملک کی 80% آبادی کے ساتھ کئے گئے وعدے کی تکمیل کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ پانچ دریاؤں کی یہ سرزمین اور اس میں بسنے والے غیرت مند عوام اپنی اس باہمت قیادت پر فخر کرتے ہیں۔

پنجاب کی یہ 80% دیہی آبادی جس کا واحد ذریعہ معاش زراعت ہے موجودہ حکومت کی طرف سے شعبہ زراعت اور اس سے وابستہ افراد کے لئے اٹھائے گئے یہ اقدامات اور پالیسیاں قابل تعریف و تائید ہیں اور یہ ایوان اس قرارداد کے ذریعے وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویزالٰہی کی مکمل حمایت اور ان کی قیادت پر

بھرپور اعتماد کرتا ہے۔"

(قرداد منظور ہوئی)

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

MR DEPUTY SPEAKER: Now, I read the prorogation order

No PAP-Legis-1(39)/2003/460 dated 30th May 2003.

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I, Lt General (Retd) Khalid Maqbool, Governor of the Punjab, hereby prorogue the Assembly with effect from May 30, 2003 on the termination of the sitting on that day."

LT. GEN. (RETD) KHALID MAQBOOL
GOVERNOR OF THE PUNJAB.

	Issue Nr.	Page Nr.
Schemes of Bait-ul-Mal and procedure for getting aid under the schemes *(Question Nr 1206*)*	3	164
When the Urban Transport Faisalabad was registered as N.G.O *(Question Nr.3*)*	3	155
ZAHOOR AHMED KHAN DAHA, MR		
QUESTION regarding-		
Detail of amount donated by Bait-ul-Mal in Khanewal *(Question Nr.1855*)*	3	152
ZAIB-UN-NISA QURESHI, MISS		
QUESTION regarding-		
Detail of distribution of funds of Bait-ul-Mal and the deserved persons in Multan *(Question Nr 1871*)*	3	180

	Issue Nr.	Page Nr.
Problems created by the Vehicles running on local routes in Lahore *(Question Nr 1387*)*	2	108
Problems of ladies on local transport in Lahore *(Question Nr 1832*)*	2	115
Problems of the dead in the traffic accidents and damages awarded to them *(Question Nr.1981*)*	2	119
Problems of Transport on rout from Lahore to Jarranwala *(Question Nr 800*)*	2	98
Receiving of transport fare according to Notification *(Question Nr 230*)*	2	88
Restart of Transport Route from Bara Ghar to Jarranwala Sheikhupura *(Question Nr 801*)*	2	99
Rules and regulations regarding Motor-Cycle Rickshaws *(Question Nr 1651*)*	2	113
Staff of Traffic Police in Lahore and Sialkot Districts *(Question Nr 156*)*	2	83
Start of Bus service of Daewoo Company for Lahore to Sheikhupura *(Question Nr 844*)*	2	100
Start of Route from Lahore Railway Station to Bassi Mor and Jalo Mor *(Question Nr.170*)*	2	85
Start of transport on Thokar Niaz Baig to Railway station route via Wahdat road *(Question Nr 1801*)*	2	114
Traffic problems in Hujra Shah Muqeem/Depalpur *(Question Nr 1180*)*	2	101
Transport Stands in Tehsil Daska and Pasroor *(Question Nr 204*)*	2	86

Y

YAWAR ZAMAN, MIAN

QUESTIONS regarding-

Detail of attack of Pyrilla on the Crop of Sugarcane *(Question Nr 1067*)*	1	47
Detail of production of seeds of edible oil *(Question Nr 1066*)*	1	46

Z

ZAHEER UD DIN KHAN, CH (Minister for Communications & Works)

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

Administrative structure and goals of Social Welfare Department *(Question Nr 1202*)*	3	142
Detail of amount donated by Bait-ul-Mal in Khanewal *(Question Nr 1855*)*	3	152
Detail of distribution of funds of Bait-ul-Mal and the deserved persons in Multan *(Question Nr.1871*)*	3	180
Detail of funds of Bait-ul-Mal in Lahore *(Question Nr 1362*)*	3	171
Detail of grant of Bait-ul-Mal in Khanewal *(Question Nr 1458*)*	3	176
Detail of Income and Expenditures of Transport functioning under administration of N G.O in Faisalabad *(Question Nr 1330*)*	3	169
Detail of registered Welfare Societies in the Province *(Question Nr 34*)*	3	135
Detail of Rules, Secretary and Ministry of Community Development Department *(Question Nr.1432*)*	3	176
Distribution of aid by Social Welfare and Bait-ul-Mal Department in Pakpattan Sharif *(Question Nr 1342*)*	3	145
Establishment of Welfare Institutions in Pakpattan Sharif *(Question Nr.677*)*	3	136
Grant by UNICEF for Social Welfare Department Punjab *(Question Nr 1560)*	3	147
Help to the un-owned addicted children *(Question Nr 531*)*	3	158
Information regarding Dar-ul-Aman in Gujranwala *(Question Nr 1606*)*	3	150
Residential facilities for helpless old citizens in the Province *(Question Nr 70*)*	3	157

	Issue Nr.	Page Nr.
SUSPENSION OF RULES		
MOTION regarding-		
Suspension of rules 32 and 115 under rule 234 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997	3	131
The Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill 2003 *(Bill No 12 of 2003)*	3	183
T		
TAHIR ALI JAVED, DR (Minister for Health)		
BILL		
The Punjab Medical and Health Institutions Bill 2003 *(Bill Nr 13 of 2003)*	5	311
TAHIRA MUNIR, MRS		
QUESTION regarding-		
Problems of ladies on Local Transport in Lahore *(Question Nr 1832*)*	2	115
TAJAMMAL HUSSAIN, RANA		
QUESTION regarding-		
Up-gradation of Primary Schools of Moza Kharak, Tehsil Noshehra *(Question Nr.836*)*	5	297
TANVEER AHMAD, SHEIKH		
QUESTIONS regarding-		
Detail of staff and admissions in Girls Degree College Jhelum and establishment of more Girls Colleges *(Question Nr 41)*	5	304
Problems of Jhelum Vegetable Market and its shifting *(Question Nr 1680*)*	1	62
TANVEER ASHRAF KAIRA, MR		
Oath of office	1	10
TRANSPORT DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
Detail and number of Pensioners and Employees of P.R.T.C who have availed Golden Shake Hand *(Question Nr 1308*)*	2	103
Detail of Franchised Transport System in Lahore *(Question Nr 533*)*	2	92
Detail of route of Toyota Wagons running from Lahore to Sialkot and Gujranwala *(Question Nr 2188*)*	2	120
Detail of special transport and routes for Ladies in Lahore *(Question Nr 1650*)*	2	111
Detail of transport stands and routes sanctioned by Transport Department *(Question Nr 1371*)*	2	105
Facility of Transport for Employees coming from the neighbour cities of Lahore *(Question Nr 1407*)*	2	110
Fares and Buses of Daewoo Company for the local routes of Lahore *(Question Nr 1388*)*	2	109
Fixation of transport fare according to notification *(Question Nr 229*)*	2	87
Issuance of Route Permits *(Question Nr 85*)*	2	82
Lawlessness by the transporters of General Bus Stand, Rawalpindi *(Question Nr.1918*)*	2	117
Provision of Transport for the Route from Haveli Lakha to Lahore *(Question Nr 298*)*	2	91
Problem of fare meters in Taxies and Rickshaws in Lahore *(Question Nr 573*)*	2	94
Problems and details of Public Transport in Lahore *(Question Nr 659*)*	2	95
Problems and details of Wagons running on route from Lahore to Manga *(Question Nr.667*)*	2	96

	Issue Nr.	Page Nr.
Transport Stands in Tehsil Daska and Pasroor *(Question Nr 204*)*	2	86
SHAUKAT ALI BHATTI, CH (Minister for Culture & Youth Affairs)		
ANSWER TO THE QUESTION regarding-		
Start of activities and establishment of offices of Culture Department in Hujrah Shah Muqeem *(Question Nr 1181*)*	3	141
SHELA RATHOR, MRS		
QUESTIONS regarding-		
Chalans and fines Prevention of Cruelty on Animals Society *(Question Nr 205*)*	4	205
Detail of Markets in Tehsil Daska and Pasroor *(Question Nr 195*)*	1	27
Girls and Boys Higher Secondary Schools in Kalar Wala Town, Tehsil Pasroor *(Question Nr 147*)*	5	258
Number of Bricks and Steel Industries in the Punjab *(Question Nr.402*)*	4	207
Number of Primary to Higher Secondary Schools in Sialkot *(Question Nr 148*)*	5	259
Transport Stands in Tehsil Daska and Pasroor *(Question Nr 204*)*	2	86
Use of home-made Balances for weighing commodities *(Question Nr 196*)*	1	34
SOCIAL WELFARE WOMEN DEVELOPMENT AND BAIT-UL-MAL DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
Administrative structure and goals of Social Welfare Department *(Question Nr 1202*)*	3	142
Detail of amount donated by Bait-ul-Mal in Khanewal *(Question Nr 1855*)*	3	152
Detail of distribution of funds of Bait-ul-Mal and the deserved persons in Multan *(Question Nr 1871*)*	3	180
Detail of funds of Bait-ul-Mal in Lahore *(Question Nr 1362*)*	3	171
Detail of grant of Bait-ul-Mal in Khanewal *(Question Nr 1458*)*	3	176
Detail of Income and Expenditures of Transport functioning under administration of N.G.O in Faisalabad *(Question Nr.1330*)*	3	169
Detail of registered Welfare Societies in the Province *(Question Nr 34*)*	3	135
Detail of Rules, Secretary and Ministry of Community Development Department *(Question Nr 1432*)*	3	175
Distribution of aid by Social Welfare and Bait-ul-Mal Department in Pakpattan Sharif *(Question Nr 1342*)*	3	145
Establishment of Welfare Institutions in Pakpattan Sharif *(Question Nr 677*)*	3	136
Grant by UNICEF for Social Welfare Department Punjab *(Question Nr.1560)*	3	147
Help to the un-owned addicted children *(Question Nr 531*)*	3	157
Information regarding Dar-ul-Aman in Gujranwala *(Question Nr.1606*)*	3	150
Residential facilities for helpless old citizens in the Province *(Question Nr. 70*)*	3	156
Schemes of Bait-ul-Mal and procedure for getting aid under the schemes *(Question Nr.1206*)*	3	164
When the Urban Transport Faisalabad was registered as N.G.O *(Question Nr.3*)*	3	155
SPEAKER, MR		
see under Muhammad Afzal Sahi, Chaudhry		
SUMMONING		
Notification regarding summoning of session dated 26-5-2003	1	1

	Issue Nr.	Page Nr.
SHAGUFTA ANWAR, MS		
QUESTIONS regarding-		
Detail of Offices of Agriculture Department in Gujranwala *(Question Nr 1675*)*	1	60
Information regarding Dar-ul-Aman in Gujranwala *(Question Nr 1606*)*	3	150
SHAMSHAD AHMED KHAN, RANA (Minister for Transport)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
Detail and number of Pensioners and Employees of P R T.C who have availed Golden Shake Hand *(Question Nr 1308*)*	2	104
Detail of Franchised Transport System in Lahore *(Question Nr.533*)*	2	93
Detail of route of Toyota Wagons running from Lahore to Sialkot and Gujranwala *(Question Nr.2188*)*	2	121
Detail of Special Transport and routes for Ladies in Lahore *(Question Nr 1650*)*	2	112
Detail of transport stands and routes sanctioned by Transport Department *(Question Nr 1371*)*	2	105
Facility of Transport for Employees coming from the neighbour cities of Lahore *(Question Nr 1407*)*	2	111
Fares and Buses of Daewoo Company for the local routes of Lahore *(Question Nr 1388*)*	2	109
Fixation of transport fare according to notification *(Question Nr 229*)*	2	88
Issuance of Route Permits *(Question Nr 85*)*	2	82
Lawlessness by the transporters of General Bus Stand, Rawalpindi *(Question Nr.1918*)*	2	118
Problem of fare meters in Taxies and Rickshaws in Lahore *(Question Nr 573*)*	2	94
Problems and details of Public Transport in Lahore *(Question Nr 659*)*	2	95
Problems and details of Wagons running on route from Lahore to Manga *(Question Nr 667*)*	2	97
Problems created by the Vehicles running on local routes in Lahore *(Question Nr 1387*)*	2	108
Problems of ladies on local transport in Lahore *(Question Nr 1832*)*	2	116
Problems of the dead in the traffic accidents and damages awarded to them *(Question Nr 1981*)*	2	120
Problems of Transport on rout from Lahore to Jarranwala *(Question Nr 800*)*	2	98
Provision of Transport for the Route from Haveli Lakha to Lahore *(Question Nr.298*)*	2	91
Receiving of transport fare according to Notification *(Question Nr 230*)*	2	89
Restart of Transport Route from Bara Ghar to Jarranwala Sheikhupura *(Question Nr 801*)*	2	99
Rules and regulations regarding Motor-Cycle Rickshaws *(Question Nr 1651*)*	2	113
Staff of Traffic Police in Lahore and Sialkot Districts *(Question Nr 156*)*	2	83
Start of Bus service of Daewoo Company for Lahore to Sheikhupura *(Question Nr.844*)*	2	100
Start of Route from Lahore Railway Station to Bassi Mor and Jalo Mor *(Question Nr.170*)*	2	85
Start of transport on Thokar Niaz Baig to Railway station route via Wahdat road *(Question Nr 1801*)*	2	114
Traffic problems in Hujra Shah Muqeem/Depalpur *(Question Nr.1180*)*	2	101

	Issue Nr.	Page Nr.
Committee Nr 2 regarding the Punjab Medical and Health Institution Bill 2003 *(Bill Nr 13 of 2003)*	4	236
Motion for presentation of report of Special Committee Nr 1 regarding Privilege Motion Nr.12 moved by Dr.Asad Muazzam	4	237
Motion for presentation of report of Special Committee Nr 1 regarding Privilege Motion Nr.14 moved by Sheikh Amjad Aziz	4	238
Of Special Committee Nr.2 regarding the Punjab Medical and Health Institutions Bill 2003 (Bill Nr.13 of 2003)	5	311
Special Committee Nr 2 regarding Agricultural Income Tax (Amendment) Bill 2003	3	134
The Punjab Public Service Commission for the year 2001 and 2002	3	191
RESOLUTIONS regarding-		
Condemnation of Riot on the basis of L.F.O and uniform of the President	3	132
Show of confidence on the leadership of Chief Minister, Ch Parvez Elahi	5	321

S

SAGHIRA ISLAM, MS		
QUESTIONS regarding-		
Remodeling of Water-Course Sheikhupura Ghora Khal *(Question Nr 873*)*	1	65
Start of Bus service of Daewoo Company for Lahore to Sheikhupura *(Question Nr 844*)*	2	100
Start of classes in High School situated in Hanjran wala District Sheikhupura *(Question Nr 845*)*	5	299
SALARIES, ALLOWANCES AND PRIVILEGES OF M.P.As		
BILL regarding-		
The Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill 2003 (Bill No 14 of 2003)	1	75
SAMI ULLAH KHAN, MR		
QUESTIONS regarding-		
Detail of special transport and routes for Ladies in Lahore *(Question Nr 1650*)*	2	111
Rules and regulations regarding Motor-Cycle Rickshaws *(Question Nr 1651*)*	2	113
Schemes of Bait-ul-Mal and procedure for getting aid under the schemes *(Question Nr.1206*)*	3	164
SAMIA AMJAD, DR		
QUESTION regarding-		
Facility of transfer for English Teachers employed on contract *(Question Nr 808*)*	5	292
SANA ULLAH KHAN, RANA		
QUESTIONS regarding-		
Acquisition of new Technology and Research for Agriculture *(Question Nr 174*)*	1	26
Proprietary rights for the tenants of State Land in Faisalabad *(Question Nr 647*)*	1	37
SARFRAZ AHMED KHAN, HAJI RANA		
QUESTIONS regarding-		
Detail of Offices, Staff and Facilities provided in district Kasur in Agriculture Department *(Question Nr 1437*)*	1	56
Facility of Transport for Employees coming from the neighbour cities of Lahore *(Question Nr 1407*)*	2	110
Problems created by poisonous water of Mills in Phool Nagar District Kasur *(Question Nr 1322*)*	4	218
SESSION		
Notification regarding summoning of 8th session on 26-5-2003	1	1

	Issue Nr.	Page Nr.
Problems created by the Vehicles running on local routes in Lahore *(Question Nr 1387*)*	2	108
Problems of ladies on local transport in Lahore *(Question Nr 1832*)*	2	115
Problems of the dead in the traffic accidents and damages awarded to them *(Question Nr.1981*)*	2	119
Problems of Transport on rout from Lahore to Jarranwala *(Question Nr 800*)*	2	98
Provision of Transport for the Route from Haveli Lakha to Lahore *(Question Nr 298*)*	2	91
Receiving of transport fare according to Notification *(Question Nr.230*)*	2	88
Restart of Transport Route from Bara Ghar to Jarranwala Sheikhupura *(Question Nr 801*)*	2	99
Rules and regulations regarding Motor-Cycle Rickshaws *(Question Nr 1651*)*	2	113
Staff of Traffic Police in Lahore and Sialkot Districts *(Question Nr 156*)*	2	83
Start of Bus service of Daewoo Company for Lahore to Sheikhupura *(Question Nr 844*)*	2	100
Start of Route from Lahore Railway Station to Bassi Mor and Jalo Mor *(Question Nr 170*)*	2	85
Start of transport on Thokar Niaz Baig to Railway station route via Wahdat road *(Question Nr 1801*)*	2	114
Traffic problems in Hujra Shah Muqeem/Depalpur *(Question Nr 1180*)*	2	101
Transport Stands in Tehsil Daska and Pasroor *(Question Nr 204*)*	2	86

R

RAB-NAWAZ, RAI

REPORTS (Presented in the House)

House Committee regarding Preparation and Issuance of the Plates (M P A) to be displayed on the Vehicles of the M P As	3	190
House Committee regarding Revision of the Provincial Assembly of the Punjab Hostel Rules 2002	3	190

RECITATION

From the Holy Quran for the session held on 26-5-2003	1	9
From the Holy Quran for the session held on 27-5-2003	2	79
From the Holy Quran for the session held on 28-5-2003	3	129
From the Holy Quran for the session held on 29-5-2003	4	195
From the Holy Quran for the session held on 30-5-2003	5	243

REHANA JAMEEL, BEGUM

QUESTIONS regarding-

Action on misappropriation of State Funds *(Question Nr 1634*)*	4	221
Detail and number of Pensioners and Employees of P R.T C who have availed Golden Shake Hand *(Question Nr.1308*)*	2	103
Issuance of Route Permits *(Question Nr 85*)*	2	82
Personal Particulars of Headmistress *(Question Nr 125*)*	5	264
Provision and use of funds in Schools *(Question Nr 124*)*	5	263

REPORTS OF, (Presented in the House)

House Committee regarding Preparation and Issuance of the Plates (M P A) to be displayed on the Vehicles of the M P As	3	190
House Committee regarding Revision of the Provincial Assembly of the Punjab Hostel Rules 2002	3	190
Motion for presentation of report of Special Committee Nr 1 regarding Privilege Motion Nr.3 moved by Dr. Muzafar Ali Shaikh	4	237
Motion regarding extension of period for presentation of report of Special		

	Issue Nr.	Page Nr.
SOCIAL WELFARE WOMEN DEVELOPMENT AND BAIT-UL-MAL DEPARTMENT		
Administrative structure and goals of Social Welfare Department *(Question Nr.1202*)*	3	142
Detail of amount donated by Bait-ul-Mal in Khanewal *(Question Nr.1855*)*	3	152
Detail of distribution of funds of Bait-ul-Mal and the deserved persons in Multan *(Question Nr.1871*)*	3	180
Detail of funds of Bait-ul-Mal in Lahore *(Question Nr.1362*)*	3	171
Detail of grant of Bait-ul-Mal in Khanewal *(Question Nr 1458*)*	3	176
Detail of Income and Expenditures of Transport functioning under administration of N.G.O in Faisalabad *(Question Nr 1330*)*	3	169
Detail of registered Welfare Societies in the Province *(Question Nr 34*)*	3	135
Detail of Rules, Secretary and Ministry of Community Development Department *(Question Nr 1432*)*	3	175
Distribution of aid by Social Welfare and Bait-ul-Mal Department in Pakpattan Sharif *(Question Nr 1342*)*	3	145
Establishment of Welfare Institutions in Pakpattan Sharif *(Question Nr 677*)*	3	136
Grant by UNICEF for Social Welfare Department Punjab *(Question Nr 1560)*	3	147
Help to the un-owned addicted children *(Question Nr 531*)*	3	157
Information regarding Dar-ul-Aman in Gujranwala *(Question Nr 1606*)*	3	150
Residential facilities for helpless old citizens in the Province *(Question Nr 70*)*	3	156
Schemes of Bait-ul-Mal and procedure for getting aid under the schemes *(Question Nr 1206*)*	3	164
When the Urban Transport Faisalabad was registered as N.G.O *(Question Nr 3*)*	3	155
TRANSPORT DEPARTMENT		
Detail and number of Pensioners and Employees of P.R.T.C who have availed Golden Shake Hand *(Question Nr.1308*)*	2	103
Detail of Franchised Transport System in Lahore *(Question Nr 533*)*	2	92
Detail of route of Toyota Wagons running from Lahore to Sialkot and Gujranwala *(Question Nr 2188*)*	2	120
Detail of special transport and routes for Ladies in Lahore *(Question Nr 1650*)*	2	111
Detail of transport stands and routes sanctioned by Transport Department *(Question Nr 1371*)*	2	105
Facility of Transport for Employees coming from the neighbour cities of Lahore *(Question Nr 1407*)*	2	110
Fares and Buses of Daewoo Company for the local routes of Lahore *(Question Nr 1388*)*	2	109
Fixation of transport fare according to notification *(Question Nr 229*)*	2	87
Issuance of Route Permits *(Question Nr 85*)*	2	82
Lawlessness by the transporters of General Bus Stand, Rawalpindi *(Question Nr 1918*)*	2	117
Problem of fare meters in Taxies and Rickshaws in Lahore *(Question Nr 573*)*	2	94
Problems and details of Public Transport in Lahore *(Question Nr 659*)*	2	95
Problems and details of Wagons running on route from Lahore to Manga *(Question Nr 667*)*	2	96

	Issue Nr.	Page Nr.
Position of Land and Building of Government Degree College for Women Chiniot *(Question Nr.833*)*	5	296
Posting of A.E.Os in Home Centers *(Question Nr 463*)*	5	267
Present position of Intermediate College for Women Kateria Jamandan Multan and construction of its building *(Question Nr 857*)*	5	301
Present position of Nationalized Christian Educational Institutions *(Question Nr 841*)*	5	298
Problems of English School Teachers due to non existence of Service Rules *(Question Nr.43)*	5	308
Provision and use of funds in Schools *(Question Nr 124*)*	5	263
Re-instatement of Institution for making syllabus up to Inter in Punjab *(Question Nr 29)*	5	303
Start of classes in High School situated in Hanjran wala District Sheikhupura *(Question Nr 845*)*	5	299
Up-gradation of Government Islamia High School Dhoria Tehsil Kharian *(Question Nr 846*)*	5	300
Up-gradation of Primary Schools of Moza Kharak, Tehsil Noshehra *(Question Nr 836*)*	5	297
Up-gradation of Schools of Lahore *(Question Nr 41*)*	5	262
ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT		
Number of Bricks and Steel Industries in the Punjab *(Question Nr 402*)*	4	207
Problems created by poisonous material of Factories in P P 160 Lahore *(Question Nr 2135*)*	4	227
Problems created by poisonous water of Factories on Sheikhupura Road *(Question Nr 1772*)*	4	223
Problems created by poisonous water of Mills in Phool Nagar District Kasur *(Question Nr 1322*)*	4	218
LIVESTOCK AND DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT		
Action on misappropriation of State Funds *(Question Nr 1634*)*	4	221
Chalans and fines Prevention of Cruelty on Animals Society *(Question Nr 205*)*	4	205
Detail and efficiency of the Punjab Livestock, Poultry and Dairy Development Department *(Question Nr 699*)*	4	213
Detail of facilities available in Muzaffar Garh Veterinary Hospital in PP 261 *(Question Nr 1534*)*	4	219
Details about Veterinary Colleges *(Question Nr 694*)*	4	211
Posting at the same post for more than three years *(Question Nr 1173*)*	4	214
PLANNING AND DEVELOPMENT DEPARTMENT		
Construction of link road between the villages of Bahawalpur *(Question Nr 714*)*	3	161
Construction of road in Union Council Nr.178 Bahawalpur *(Question Nr 715*)*	3	161
Departmental status of Planning and Development Department *(Question Nr 1499*)*	3	177
Detail of Development Programmes of Cholistan Development Authority Service 1999 *(Question Nr 1945*)*	3	181
Detail of Punjab Economic Research Institute *(Question Nr 695*)*	3	159
Discriminatory treatment with M P.As in distribution of development funds *(Question Nr 1144*)*	3	162
POPULATION WELFARE DEPARTMENT		
Aims and steps of Population Welfare Department in District Okara *(Question Nr 1189*)*	4	216
Steps and Budget of the Government to control increase in population *(Question Nr.1825*)*	4	225

	Issue Nr.	Page Nr.
CULTURE & YOUTH AFFAIRS DEPARTMENT		
Start of activities and establishment of offices of Culture Department in Hujrah Shah Muqeem *(Question Nr 1181*)*	3	141
EDUCATION DEPARTMENT		
Buildings of Schools without classes in P P.189 Okara *(Question Nr.711*)*	5	284
Construction of Government Degree College for Women in Mian Channoo *(Question Nr 142*)*	5	264
Detail of Boys and Girls Schools in P.P.146, Lahore *(Question Nr 614*)*	5	278
Detail of Boys and Girls School in P.P.189 Okara *(Question Nr 712*)*	5	286
Detail of Boys and Girls Schools in P P.193 Haveli Lakha, Okara *(Question Nr.595*)*	5	270
Detail of changes occurring in syllabus for Primary to Matric *(Question Nr.60)*	5	309
Detail of grants to Government Central Model School *(Question Nr.599*)*	5	276
Detail of posts in Government Degree College (Boys & Girls) Khanpur *(Question Nr 707*)*	5	282
Detail of Primary Schools of PP.156 *(Question Nr 344*)*	5	266
Detail of Private Schools in District Rahim Yar Khan *(Question Nr 718*)*	5	286
Detail of Private Schools in P P 146 Lahore *(Question Nr 615*)*	5	279
Detail of Schools and Colleges in Pakpattan Sharif *(Question Nr 689*)*	5	281
Detail of Schools and Colleges in P.P.42 Khushab *(Question Nr 537*)*	5	268
Detail of staff and admissions in Girls Degree College Jhelum and establishment of more Girls Colleges *(Question Nr 41)*	5	304
Detail of staff of Government Girls Degree College Chiniot *(Question Nr 832*)*	5	295
Establishment of Boys Degree College in Dinga Gujrat *(Question Nr.596*)*	5	273
Establishment of Degree College in Green Town/Township *(Question Nr 35*)*	5	257
Establishment of Girls College in Jhanda Chichi, Rawalpindi *(Question Nr 802*)*	5	289
Establishment of Girls Degree College in Bhera District Sargodha *(Question Nr.804*)*	5	290
Establishment of Girls High School in Mauza Barra Ghari, Sheikhupura *(Question Nr 468*)*	5	268
Establishment of Girls Inter College in Miani Tehsil Bhalwal *(Question Nr 805*)*	5	291
Facility of transfer for English Teachers employed on contract *(Question Nr 808*)*	5	292
Girls and Boys Higher Secondary Schools in Kalar Wala Town, Tehsil Pasroor *(Question Nr.147*)*	5	258
Number of Primary to Higher Secondary Schools in Sialkot *(Question Nr.148*)*	5	259
Payment of Salary to the Teachers employed on contract *(Question Nr 813*)*	5	293
Personal Particulars of Headmistress *(Question Nr 125*)*	5	264
Position of Girls Middle School Depalpur Okara *(Question Nr.742*)*	5	288
Position of Government Islamia High School Mohni Road, Lahore *(Question Nr.598*)*	5	275

	Issue Nr.	Page Nr.
QUDSIA LODI, MISS		
QUESTION regarding		
Lawlessness by the transporters of General Bus Stand, Rawalpindi *(Question Nr 1918*)*	2	117
QUESTIONS regarding-		
AGRICULTURE DEPARTMENT		
Acquisition of new Technology and Research for Agriculture *(Question Nr 174*)*	1	26
Administrative Structure of subsidiary branches of Agriculture Department *(Question Nr 1187*)*	1	52
Ban on holding processions (Melas) in Jinnah Garden and detail of income and expenditures of previously held processions *(Question Nr 1920*)*	1	67
Delay in establishment of Market Committee Tameywah Tehsil Kherpur, recovery of tax and other details *(Question Nr 1821*)*	1	63
Detail of attack of Pyrilla on the Crop of Sugarcane *(Question Nr 1067*)*	1	47
Detail of duties of Market Committees in the Province *(Question Nr 6*)*	1	22
Detail of Fruit and Vegetable Markets situated in Lahore *(Question Nr 1922*)*	1	69
Detail of Markets in Tehsil Daska and Pasroor *(Question Nr 195*)*	1	27
Detail of Offices of Agriculture Department in Gujranwala *(Question Nr 1675*)*	1	60
Detail of Offices, Staff and Facilities provided in district Kasur in Agriculture Department *(Question Nr 1437*)*	1	56
Detail of production of seeds of edible oil *(Question Nr 1066*)*	1	46
Detail of Research Institutions in Agriculture Department *(Question Nr 4*)*	1	20
Issuance of grades under Four Tier System for the employees of Ayoob Agriculture Research Institute *(Question Nr 1152*)*	1	51
Issuance of service structure for Extension Wing of Agriculture Department and position of other posts *(Question Nr.679*)*	1	38
Matters of Market Committee Sheikhupura *(Question Nr 981*)*	1	43
Problems of Ad hoc employees of Ayoob Agriculture Research Institute Faisalabad	1	49
Problems of Employees of Extension Wing of Agriculture Department *(Question Nr 680*)*	1	40
Problems of Jhelum Vegetable Market and its shifting *(Question Nr 1680*)*	1	62
Production of Oil Producing Crops *(Question Nr.290*)*	1	35
Proprietary rights for the tenants of State Land in Faisalabad *(Question Nr 647*)*	1	37
Remodeling of Water-Course Sheikhupura Ghora Khal *(Question Nr 873*)*	1	65
Rules and Regulations for Firms of Pesticides *(Question Nr 101*)*	1	24
Sale of counterfeit agricultural medicines in Sheikhupura *(Question Nr 1034*)*	1	45
Shifting of Fruit and Vegetable Market outside Sheikhupura city *(Question Nr 980*)*	1	41
Use of home-made Balances for weighing commodities *(Question Nr 196*)*	1	34
Welfare programmes and districts of Arid Area Development Agency *(Question Nr.693*)*	3	138

	Issue Nr.	Page Nr.

P

PANEL OF CHAIRMEN
Announcement regarding Panel of Chairmen — 1 — 10
PARVEZ ELAHI, CH
RESOLUTION regarding-
Show of Confidence on the Leadership of Chief Minister, Ch Parvez Elahi — 5 — 321
PERVAIZ RAFIQUE, MR
QUESTION regarding-
Present position of Nationalized Christian Educational Institutions *(Question Nr 841*)* — 5 — 298
PLANNING AND DEVELOPMENT DEPARTMENT
QUESTIONS regarding-
Construction of link road between the villages of Bahawalpur *(Question Nr 714*)* — 3 — 161
Construction of road in Union Council Nr 178 Bahawalpur *(Question Nr 715*)* — 3 — 161
Departmental status of Planning and Development Department *(Question Nr 1499*)* — 3 — 177
Detail of Development Programmes of Cholistan Development Authority Service 1999 *(Question Nr 1945*)* — 3 — 181
Detail of Punjab Economic Research Institute *(Question Nr 695*)* — 3 — 159
Discriminatory treatment with M.P.As in distribution of development funds *(Question Nr 1144*)* — 3 — 162
POPULATION WELFARE DEPARTMENT
QUESTIONS regarding-
Aims and steps of Population Welfare Department in District Okara *(Question Nr.1189*)* — 4 — 216
Steps and Budget of the Government to control increase in population *(Question Nr 1825*)* — 4 — 225
POINT OF ORDER regarding-
Ban imposed by Mr. Speaker on entrance of 27 Honourable Members in the House — 5 — 244
Continuation of session in absence of Leaders and Members of Opposition — 4 — 196
PRIVILEGE MOTIONS regarding-
Blame of bad character on M.P.A by SHO Police Station Missan, Tehsil Jhang — 4 — 229
Ridicule of Public Representative by Vice Chancellor Allama Iqbal Open University — 4 — 230
PROROGATION
Notification regarding prorogation of eighth session — 5 — 323
PUNJAB PUBLIC SERVICE COMMISSION
REPORTS OF, (Presented in the House)
The Punjab Public Service Commission for the year 2001 and 2002 — 3 — 191

Q

QASIM ZIA, MR (Leader of Opposition)
QUESTIONS regarding
Fixation of transport fare according to notification *(Question Nr 229*)* — 2 — 87
Receiving of transport fare according to Notification *(Question Nr 230*)* — 2 — 88

	Issue Nr.	Page Nr.
Payment of Salary to the Teachers employed on contract *(Question Nr 813*)*	5	293
Shifting of Fruit and Vegetable Market outside Sheikhupura city *(Question Nr 980*)*	1	41
Up-gradation of Government Islamia High School Dhoria Tehsil Kharian *(Question Nr.846*)*	5	300
MUHAMMAD WARIS KALLU, MR		
QUESTION regarding-		
Detail of Schools and Colleges in PP.42 Khushab *(Question Nr 537*)*	5	268
RESOLUTION regarding-		
Show of confidence on the leadership of Chief Minister, Ch Parvez Elahi	5	321
MUHAMMAD YAR MUMMUNKA, MR		
QUESTION regarding-		
Discriminatory treatment with M.P.As in distribution of development funds *(Question Nr 1144*)*	3	162
MUKHTAR AHMAD BHERTH, DR MALIK		
QUESTIONS regarding-		
Establishment of Girls Degree College in Bhera District Sargodha *(Question Nr 804*)*	5	290
Establishment of Girls Inter College in Miani Tehsil Bhalwal *(Question Nr 805*)*	5	291
MUMTAZ ALI, CH		
QUESTION regarding-		
Detail of route of Toyota Wagons running from Lahore to Sialkot and Gujranwala *(Question Nr 2188*)*	2	120
MUSHTAQ AHMED KIANI, GP CAPT (RETD)		
MOTION regarding-		
Extension of Period for Presentation of report of Special Committee Nr.2 regarding the Punjab Medical and Health Institutions Bill 2003 (Bill Nr.13 of 2003)	4	236
REPORTS (Presented in the House)		
Of Special Committee Nr.2 regarding the Punjab Medical and Health Institutions Bill 2003 (Bill Nr.13 of 2003)	5	311
Special Committee Nr.2 regarding Agricultural Income Tax (Amendment) Bill 2003	3	134

N

NAZIM HUSSAIN SHAH, SYED		
CONDOLENCE-		
On the death of brother of Mr Deputy Speaker	5	244
POINT OF ORDER		
Comments on point of order regarding Ban imposed by Mr. Speaker on entrance of 27 Honourable Members in the House	5	250
NOTIFICATION regarding-		
Summoning of Session dated 26-5-2003	1	1

O

OATH OF OFFICE		
By Tanveer Ashraf Kaira M.P A	1	10
ORDINANCE (Laid in the House)		
The Institute of South Asia, Lahore, Ordinance 2003 *(Punjab Ord No IV of 2003)*	1	75

	Issue Nr.	Page Nr.
Provision of transport for the route from Haveli Lakha to Lahore *(Question Nr 298*)*	2	91
Start of Route from Lahore Railway Station to Bassi Mor and Jalo Mor *(Question Nr 170*)*	2	85
MUHAMMAD EJAZ SHAFI, MR		
QUESTION regarding-		
Detail of posts in Government Degree College (Boys & Girls) Khanpur *(Question Nr 707*)*	5	282
MUHAMMAD HASHIM GHALIJA, JAM (Minister for Population Welfare)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
Aims and steps of Population Welfare Department in District Okara *(Question Nr 1189*)*	4	217
Steps and Budget of the Government to control increase in population *(Question Nr 1825*)*	4	225
MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK		
QUESTION regarding-		
Detail of Development Programmes of Cholistan Development Authority Service 1999 *(Question Nr 1945*)*	3	181
MUHAMMAD IQBAL CHAUDHRY (Minister for Food)		
DISCUSSION ON		
Food with reference to Purchase of Wheat by Government	4	238
MUHAMMAD JAVED SIDDIQUI, DR		
QUESTION regarding-		
Present position of Intermediate College for Women Katcia Jamandan Multan and construction of its building *(Question Nr 857*)*	5	301
MUHAMMAD LATIF PANWAR RAJPUT, MIAN		
QUESTION regarding-		
Delay in establishment of Market Committee Tameywali Tehsil Kherpur, recovery of tax and other details *(Question Nr 1821*)*	1	63
MUHAMMAD MUKHTAR HUSSAIN, MAKHDOOM SYED		
QUESTION regarding-		
Detail of grant of Bait-ul-Mal in Khanewal *(Question Nr 1458*)*	3	176
MUHAMMAD QAIM ALI SHAH, SYED		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
Ridicule of Public Representative by Vice Chancellor Allama Iqbal Open University	4	230
QUESTION regarding-		
Detail of facilities available in Muzaffar Garh Veterinary Hospital in PP 261 *(Question Nr 1534*)*	4	219
MUHAMMAD QAMAR HAYAT KATHIA, MR		
QUESTION regarding-		
Departmental status of Planning and Development Department *(Question Nr 1499*)*	3	177
MUHAMMAD QASIM NOON, RANA		
MOTION regarding		
Suspension of rules 32 and 115 under rule 234 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997	3	131
RESOLUTION regarding-		
Condemnation of Riot on the basis of L.F.O and uniform of the President	3	132
MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI, RAJA, ADVOCATE		
QUESTIONS regarding-		
Matters of Market Committee Sheikhupura *(Question Nr 981*)*	1	43

	Issue Nr.	Page Nr.
Rules and regulations for firms of pesticides *(Question Nr 101*)*	1	25
Sale of counterfeit agricultural medicines in Sheikhupura *(Question Nr 1034*)*	1	45
Shifting of fruit and vegetable market outside Sheikhupura city *(Question Nr 980*)*	1	42
Use of home-made balances for weighing commodities *7Question Nr 196*)*	1	34
Welfare programmes and districts of And Area Development Agency *(Question Nr.693*)*	3	139
BILL regarding-		
The Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill 2003 (Bill No 12 of 2003)	1	73
MUHAMMAD ASGHAR, MIAN		
QUESTIONS regarding-		
Buildings of schools without classes in P P.189 Okara *(Question Nr 711*)*	5	284
Detail of boys and girls School in P.P 189 Okara *(Question Nr 712*)*	5	286
MUHAMMAD ASHRAF KHAN, MR		
QUESTION regarding-		
Position of Girls Middle School Depalpur Okara *(Question Nr 742*)*	5	288
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR (Minister for Law & PA)		
BILLS regarding-		
The Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill 2003 (Bill No.12 of 2003)	1, 3	73,184
The Punjab Medical and Health Institutions Bill 2003 (Bill No.13 of 2003)	1	74
The Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill 2003 (Bill No.14 of 2003)	1	75
COMMENTS ON POINT OF ORDER regarding-		
Continuation of session in absence of Leaders and Members of Opposition	4	199
MOTIONS regarding-		
Amendment in sub-rule (1) of rule 148 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997	4	235
Leave to amend the Rules of Procedure Provincial Assembly of the Punjab 1997 under rule 244-A of the said rules	4	233
Suspension of relevant rules for taking up the Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill 2003 *(Bill No.12 of 2003)*, under rule 234 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab-1997	3	183
ORDINANCE		
The Institute of South Asia, Lahore, Ordinance 2003 (Punjab Ord No.IV of 2003)	1	75
POINT OF ORDER		
Comments on point of order regarding ban imposed by Mr. Speaker on entrance of 27 Honourable Members in the House	5	246
REPORTS (Presented in the House)		
The Punjab Public Service Commission for the year 2001 and 2002	3	191
MUHAMMAD EJAZ, HAJI		
QUESTIONS regarding-		
Detail of boys and girls schools in P.P 146, Lahore *(Question Nr 614*)*	5	278
Detail of fruit and vegetable markets situated in Lahore *(Question Nr 1922*)*	1	69
Detail of private schools in P.P.146 Lahore *(Question Nr 615*)*	5	279

	Issue Nr.	Page Nr.
MUHAMMAD ARIF GONDAL CHIMOANA, MR		
QUESTION regarding-		
Posting of A.E Os in Home Centers *(Question Nr 463*)*	5	267
MUHAMMAD ARSHAD KHAN LODHI, MR (Minister for Agriculture)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
Acquisition of new technology and research for Agriculture *(Question Nr 174*)*	1	27
Administrative structure of subsidiary branches of Agriculture Department *(Question Nr 1187*)*	1	53
Ban on holding processions (Melas) in Jinnah Garden and detail of income and expenditures of previously held processions *(Question Nr 1920*)*	1	67
Construction of link road between the villages of Bahawalpur *(Question Nr 714*)*	3	161
Construction of road in Union Council Nr.178 Bahawalpur *(Question Nr 715*)*	3	162
Delay in establishment of Market Committee Tameywah Tehsil Kherpur, recovery of tax and other details *(Question Nr 1821*)*	1	64
Departmental status of Planning and Development Department *(Question Nr 1499*)*	3	178
Detail of attack of Pyrilla on the crop of sugarcane *(Question Nr.1067*)*	1	48
Detail of Development Programmes of Cholistan Development Authority Service 1999 *(Question Nr 1945*)*	3	182
Detail of duties of Market Committees in the Province *(Question Nr 6*)*	1	22
Detail of fruit and vegetable markets situated in Lahore *(Question Nr 1922*)*	1	69
Detail of markets in Tehsil Daska and Pasroor *(Question Nr 195*)*	1	28
Detail of offices of Agriculture Department in Gujranwala *(Question Nr 1675*)*	1	60
Detail of offices, staff and facilities provided in District Kasur in Agriculture Department *(Question Nr 1437*)*	1	57
Detail of production of seeds of edible oil *(Question Nr 1066*)*	1	46
Detail of Punjab Economic Research Institute *(Question Nr 695*)*	3	160
Detail of Research Institutions in Agriculture Department *(Question Nr 4*)*	1	20
Discriminatory treatment with M.P.As in distribution of development funds *(Question Nr.1144*)*	3	163
Issuance of grades under Four Tier System for the employees of Ayoob Agriculture Research Institute *(Question Nr 1152*)*	1	52
Issuance of service structure for extension wing of Agriculture Department and position of other posts *(Question Nr 679*)*	1	39
Matters of Market Committee Sheikhupura *(Question Nr 981*)*	1	44
Problems of ad hoc employees of Ayoob Agriculture Research Institute Faisalabad	1	49
Problems of employees of extension wing of Agriculture Department *(Question Nr 680*)*	1	41
Problems of Jhelum Vegetable Market and its shifting *(Question Nr.1680*)*	1	62
Production of oil producing crops *(Question Nr 290*)*	1	36
Proprietary rights for the tenants of state land in Faisalabad *(Question Nr 647*)*	1	37
Remodeling of water-course Sheikhupura Ghora Khal *(Question Nr 873*)*	1	65

	Issue Nr.	Page Nr.
Construction of road in Union Council Nr 178 Bahawalpur *(Question Nr 715*)*	3	161
Detail of private schools in District Rahim Yar Khan *(Question Nr 718*)*	5	286
MINISTER FOR AGRICULTURE		
See under *Muhammad Arshad Khan Lodhi, Mr*		
MINISTER FOR COMMUNICATIONS & WORKS		
See under *Zaheer Ud Din Khan, Ch*		
MINISTER FOR CULTURE & YOUTH AFFAIRS		
See under *Shaukat Ali Bhatti, Ch*		
MINISTER FOR EDUCATION		
See under *Imran Masood, Mian*		
MINISTER FOR ENVIRONMENT PROTECTION		
See under *Ashfaq Ahmad, Makhdoom*		
MINISTER FOR FOOD		
See under *Muhammad Iqbal Chaudhry*		
MINISTER FOR HEALTH		
See under *Tahir Ali Javed, Dr*		
MINISTER FOR IRRIGATION & POWER		
See under *Aamir Sultan Cheema, Chaudhry*		
MINISTER FOR LAW & PA		
See under *Muhammad Basharat Raja, Mr*		
MINISTER FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT		
See under *Haroon Ahmad Sultan Bukhari, Syed*		
MINISTER FOR POPULATION WELFARE		
See under *Muhammad Hashim Ghalya, Jam*		
MINISTER FOR TRANSPORT		
See under *Shamshad Ahmed Khan, Rana*		
MOTIONS regarding-		
Amendment in sub-rule (1) of Rule 148 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997	4	235
Leave to amend the Rules of Procedure Provincial Assembly of the Punjab 1997 under rule 244-A of the said rules	4	233
Suspension of relevant rules for taking up the Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill 2003 *(Bill No 12 of 2003)*, under Rule 234 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab-1997	3	183
Suspension of rules 32 and 115 under rule 234 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997	3	131
EXTENSION OF PERIOD FOR		
Presentation of report of Special Committee Nr 2 regarding the Punjab Medical and Health Institutions Bill 2003 *(Bill Nr 13 of 2003)*	4	236
MUHAMMAD AFZAL, MR		
QUESTION regarding-		
Problems created by poisonous material of factories in PP.160 Lahore *(Question Nr 2135*)*	4	227
MUHAMMAD AFZAL SAHI, CH (Speaker)		
RULING ON POINT OF ORDER regarding-		
Continuation of session in absence of Leaders and Members of Opposition	4	197
MUHAMMAD AJASAM SHARIF, MR		
QUESTION regarding-		
Ban on holding processions (Melas) in Jinnah Garden and detail of income and expenditures of previously held processions *(Question Nr 1920*)*	1	67

	Issue Nr.	Page Nr.
JAVAID AHMED, CH		
QUESTIONS regarding-		
Detail of schools and colleges in Pakpattan Sharif *(question Nr 689*)*	5	281
Distribution of aid by Social Welfare and Bait-ul-Mal Department in Pakpattan Sharif *(Question Nr.1342*)*	3	145
Establishment of welfare institutions in Pakpattan Sharif *(Question Nr 677*)*	3	136
Start of transport on Thokar Niaz Baig to Railway Station route via Wahdat Road *(Question Nr 1801*)*	2	114
K		
KHALID MEHMOOD SARGANA, MEHR		
QUESTIONS regarding-		
Fares and buses of Daewoo Company for the local routes of Lahore *(Question Nr 1388*)*	2	109
Problems created by the vehicles running on local routes in Lahore *(Question Nr. 1387*)*	2	108
KHALIDA MANSOOR, MRS		
QUESTIONS regarding-		
Detail of income and expenditures of transport functioning under administration of N.G.O in Faisalabad *(Question Nr 1330*)*	3	169
Problems of the dead in the traffic accidents and damages awarded to them *(Question Nr 1981*)*	2	119
L		
L.F.O.		
RESOLUTION regarding-		
Condemnation of riot on the basis of L.F.O. and uniform of the President	3	132
LIVESTOCK AND DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
Action on misappropriation of state funds *(Question Nr 1634*)*	4	221
Chalans and fines prevention of cruelty on Animals Society *(Question Nr 205*)*	4	205
Detail and efficiency of the Punjab Livestock, Poultry and Dairy Development Department *(Question Nr.699*)*	4	213
Detail of facilities available in Muzaffar Garh Veterinary Hospital in PP 261 *(Question Nr 1534*)*	4	219
Details about Veterinary Colleges *(Question Nr 694*)*	4	211
Posting at the same post for more than three years *(Question Nr 1173*)*	4	214
M		
MARIA TARIQ, MS		
QUESTION regarding-		
Establishment of Boys Degree College in Dinga Gujrat *(Question Nr 596*)*	5	273
MEDICAL AND HEALTH INSTITUTIONS		
BILL regarding-		
The Punjab Medical and Health Institutions Bill 2003 (Bill No 13 of 2003)	1	74
REPORT		
Of Special Committee Nr 2 regarding the Punjab Medical and Health Institutions Bill 2003 (Bill Nr 13 of 2003)	5	311
MEHMOOD AHMAD, CH		
QUESTIONS regarding-		
Construction of link road between the villages of Bahawalpur *(Question Nr 714*)*	3	161

	Issue Nr.	Page Nr.
Establishment of Girls High School in Mauza Barra Gharr, Sheikhupura *(Question Nr.468*)*	5	268
Establishment of Girls Inter College in Miani Tehsil Bhalwal *(Question Nr 805*)*	5	292
Facility of transfer for English teachers employed on contract *(Question Nr.808*)*	5	293
Girls and boys Higher Secondary Schools in Kalar Wala Town, Tehsil Pasroor *(Question Nr.147*)*	5	258
Number of Primary to Higher Secondary Schools in Sialkot *(Question Nr 148*)*	5	260
Payment of salary to the teachers employed on contract *(Question Nr 813*)*	5	294
Personal particulars of Headmistress *(Question Nr 125*)*	5	264
Position of Girls Middle School Depalpur Okara *(Question Nr.742*)*	5	289
Position of Government Islamia High School Mohni Road, Lahore *(Question Nr 598*)*	5	276
Position of land and building of Government Degree College for Women Chiniot *(Question Nr 833*)*	5	296
Posting of A.E Os in home centers *(Question Nr.463*)*	5	267
Present position of Intermediate College for Women Kateria Jamandan Multan and construction of its building *(Question Nr 857*)*	5	301
Present position of Nationalized Christian Educational Institutions *(Question Nr 841*)*	5	299
Problems of English school teachers due to non existence of Service Rules *(Question Nr 43)*	5	309
Provision and use of funds in schools *(Question Nr 124*)*	5	263
Re-instatement of institution for making syllabus up to Inter in Punjab *(Question Nr 29)*	5	303
Start of classes in high school situated in Hanjran Wala District Sheikhupura *(Question Nr 845*)*	5	299
Up-gradation of Government Islamia High School Dhoria Tehsil Kharian *(Question Nr 846*)*	5	300
Up-gradation of Primary Schools of Moza Kharak, Tehsil Noshehra *(Question Nr 836*)*	5	297
Up-gradation of schools of Lahore *(Question Nr 41*)*	5	262
POINT OF ORDER		
Comments on point of order regarding ban imposed by Mr Speaker on entrance of 27 Honourable Members in the House	5	255
INSTITUTE OF SOUTH ASIA		
ORDINANCE		
The Institute of South Asia, Lahore, Ordinance 2003 *(Punjab Ord No IV of 2003)*	1	75
ISHTIAQ AHMED MIRZA, MR		
QUESTION regarding-		
Establishment of Girls College in Jhanda Chichi, Rawalpindi *(Question Nr 802*)*	5	289
J		
JALAL DIN DHAKOO, MALIK		
REPORTS		
Motion for presentation of report of Special Committee Nr I regarding Privilege Motion Nr 3 moved by Dr Muzaffar Ali Sheikh	4	237
Motion for presentation of report of Special Committee Nr I regarding Privilege Motion Nr.12 moved by Dr Asad Muazzam	4	237
Motion for presentation of report of Special Committee Nr I regarding Privilege Motion Nr.14 moved by Sheikh Amjad Aziz	4	238

	Issue Nr.	Page Nr.
I		
IHSAN ULLAH WAQAS, SYED		
QUESTIONS regarding-		
Detail of changes occurring in syllabus for Primary to Matric *(Question Nr 60)*	5	309
Detail of registered welfare societies in the Province *(Question Nr 34*)*	3	135
Establishment of Degree College in Green Town/Township *(Question Nr 35*)*	5	257
Problem of fare meters in taxies and rickshaws in Lahore *(Question Nr 573*)*	2	94
Problems created by poisonous water of factories on Sheikhupura Road *(Question Nr 1772*)*	4	223
Production of oil producing crops *(Question Nr 290*)*	1	35
Re-instatement of institution for making syllabus up to Inter in Punjab *(Question Nr 29)*	5	303
Residential facilities for helpless old citizens in the Province *(Question Nr. 70*)*	3	156
Rules and regulations for firms of Pesticides *(Question Nr 101*)*	1	24
Up-gradation of schools of Lahore *(Question Nr 41*)*	5	262
IMRAN MASOOD, MIAN (Minister for Education)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
Buildings of schools without classes in P.P 189 Okara *(Question Nr 711*)*	5	285
Construction of Government Degree College for Women in Mian Channoo *(Question Nr 142*)*	5	265
Detail of boys and girls schools in P.P.146, Lahore *(Question Nr 614*)*	5	278
Detail of boys and girls school in P P 189 Okara *(Question Nr 712*)*	5	286
Detail of boys and girls schools in P.P.193 Haveli Lakha, Okara *(Question Nr 595*)*	5	271
Detail of changes occurring in syllabus for Primary to Matric *(Question Nr 60)*	5	310
Detail of grants to Government Central Model School *(Question Nr 599*)*	5	277
Detail of posts in Government Degree College (Boys & Girls) Khanpur *(Question Nr 707*)*	5	283
Detail of primary schools of PP.156 *(Question Nr 344*)*	5	266
Detail of private schools in District Rahim Yar Khan *(Question Nr 718*)*	5	287
Detail of private schools in PP 146 Lahore *(Question Nr 615*)*	5	280
Detail of schools and colleges in Pakpattan Sharif *(Question Nr 689*)*	5	281
Detail of schools and colleges in PP 42 Khushab *(Question Nr 537*)*	5	269
Detail of staff and admissions in Girls Degree College Jhelum and establishment of more Girls Colleges *(Question Nr 41)*	5	305
Detail of staff of Government Girls Degree College Chiniot *(Question Nr 832*)*	5	295
Establishment of Boys Degree College in Dinga Gujrat *(Question Nr 596*)*	5	273
Establishment of Degree College in Green Town/Township *(Question Nr 35*)*	5	257
Establishment of Girls College in Jhanda Chichi, Rawalpindi *(Question Nr 802*)*	5	290
Establishment of Girls Degree College in Bhera District Sargodha *(Question Nr 804*)*	5	291

	Issue Nr.	Page Nr.
ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
Number of bricks and steel Industries in the Punjab *(Question Nr 402*)*	4	207
Problems created by poisonous material of factories in P P.160 Lahore *(Question Nr 2135*)*	4	227
Problems created by poisonous water of factories on Sheikhupura Road *(Question Nr 1772*)*	4	223
Problems created by poisonous water of mills in Phool Nagar District Kasur *(Question Nr 1322*)*	4	218
F		
FAIZ ULLAH KAMOKA, MR		
QUESTIONS regarding-		
Issuance of grades under Four Tier System for the employees of Ayoob Agriculture Research Institute *(Question Nr 1152*)*	1	51
Problems of ad hoc employees of Ayoob Agriculture Research Institute Faisalabad	1	49
FAYAZ UL HASAN CHOHAN, MR		
QUESTION regarding-		
Problems of English school teachers due to non existence of Service Rules *(Question Nr 43)*	5	308
FOOD WITH REFERENCE TO PURCHASE OF WHEAT BY GOVERNMENT		
Discussion on	4	238
G		
GHULAM AHMED KHAN GADI, SARDAR		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
Blame of bad character on M.P.A by S.H.O. Police Station Missan, Tehsil Jhang	4	229
GOVERNMENT BUSINESS		
BILL		
The Punjab Medical and Health Institutions Bill 2003 *(Bill Nr 13 of 2003)*	5	311
H		
HAROON AHMAD SULTAN BUKHARI, SYED (Minister for Livestock & Dairy Development)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
Action on misappropriation of state funds *(Question Nr 1634*)*	4	222
Chalans and fines prevention of cruelty on Animals Society *(Question Nr.205*)*	4	206
Detail and efficiency of the Punjab Livestock, Poultry and Dairy Development Department *(Question Nr 699*)*	4	214
Detail of facilities available in Muzaffar Garh Veterinary Hospital in PP 261 *(Question Nr 1534*)*	4	220
Details about Veterinary Colleges *(Question Nr 694*)*	4	211
Posting at the same post for more than three years *(Question Nr 1173*)*	4	215
HOSTEL RULES		
REPORT OF, (Presented in the House)		
House Committee regarding Revision of the Provincial Assembly of the Punjab Hostel Rules 2007	3	190
HUMAIRA AWAIS SHAHID, MRS		
QUESTION regarding-		
Grant by UNICEF for Social Welfare Department Punjab *(Question Nr 1560)*	3	147

	Issue Nr.	Page Nr.
Detail of schools and colleges in Pakpattan Sharif *(Question Nr 689*)*	5	281
Detail of schools and colleges in P.P 42 Khushab *(Question Nr 537*)*	5	268
Detail of staff and admissions in Girls Degree College Jhelum and establishment of more Girls Colleges *(Question Nr 41)*	5	304
Detail of staff of Government Girls Degree College Chiniot *(Question Nr 832*)*	5	295
Establishment of Boys Degree College in Dinga Gujrat *(Question Nr 596*)*	5	273
Establishment of Degree College in Green Town/Township *(Question Nr 35*)*	5	257
Establishment of Girls College in Jhanda Chichi, Rawalpindi *(Question Nr 802*)*	5	289
Establishment of Girls Degree College in Bhera District Sargodha *(Question Nr 804*)*	5	290
Establishment of Girls High School in Mauza Barra Ghart, Sheikhupura *(Question Nr 468*)*	5	268
Establishment of Girls Inter College in Miani Tehsil Bhalwal *(Question Nr 805*)*	5	291
Facility of transfer for English teachers employed on contract *(Question Nr 808*)*	5	292
Girls and Boys Higher Secondary Schools in Kalar Wala Town, Tehsil Pasroor *(Question Nr 147*)*	5	258
Number of Primary to Higher Secondary Schools in Sialkot *(Question Nr 148*)*	5	259
Payment of salary to the teachers employed on contract *(Question Nr 813*)*	5	293
Personal particulars of Headmistress *(Question Nr 125*)*	5	264
Position of Girls Middle School Depalpur Okara *(Question Nr 742*)*	5	288
Position of Government Islamia High School Mohm Road, Lahore *(Question Nr 598*)*	5	275
Position of land and building of Government Degree College for Women Chiniot *(Question Nr.833*)*	5	296
Posting of A E Os in home centers *(Question Nr 463*)*	5	267
Present position of Intermediate College for Women Kateria Jamandan Multan and construction of its building *(Question Nr 857*)*	5	301
Present position of Nationalized Christian Educational Institutions *(Question Nr 841*)*	5	298
Problems of English school teachers due to non existence of Service Rules *(Question Nr 43)*	5	308
Provision and use of funds in schools *(Question Nr 124*)*	5	263
Re-instatement of institution for making syllabus up to Inter in Punjab *(Question Nr 29)*	5	303
Start of classes in High School situated in Hanjran Wala District Sheikhupura *(Question Nr 845*)*	5	299
Up-gradation of Government Islamia High School Dhona Tehsil Kharian *(Question Nr 846*)*	5	300
Up-gradation of Primary Schools of Moza Kharak, Tehsil Noshehra *(Question Nr 836*)*	5	297
Up-gradation of Schools of Lahore *(Question Nr 41*)*	5	262

	Issue Nr.	Page Nr.
Development Department *(Question Nr 699*)*	4	213
Detail of grants to Government Central Model School *(Question Nr 599*)*	5	276
Detail of Punjab Economic Research Institute *(Question Nr 695*)*	3	159
Details about Veterinary Colleges *(Quesnon Nr 694*)*	4	211
Position of Government Islamia High School Mohni Road, Lahore *(Question Nr.598*)*	5	275
Welfare programmes and districts of Arid Area Development Agency *(Question Nr 693*)*	3	138
BILLS		
The Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill 2003 (Bill No 12 of 2003)	1, 3	73,184
The Punjab Medical and Health Institutions Bill 2003 (Bill No 13 of 2003)	1	74
The Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill 2003 (Bill No 14 of 2003)	1	75
C		
CHAIRMEN		
Panel of Chairmen for 8th session	1	10
CHIEF MINISTER		
See under *Parvez Elahi, Ch*		
CONDOLENCE		
On the death of brother of Mr. Deputy Speaker	5	244
On the death of Chaudhry Fakhar Iqbal Sandhu M.P A and brother of Mr. Deputy Speaker	1	14
CULTURE & YOUTH AFFAIRS DEPARTMENT		
QUESTION regarding-		
Start of activities and establishment of offices of Culture Department in Hujrah Shah Muqeem *(Question Nr.1181*)*	3	141
D		
DISCUSSION ON		
Food with reference to purchase of wheat by Government	4	238
E		
EDUCATION DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
Buildings of schools without classes in P.P.189 Okara *(Question Nr 711*)*	5	284
Construction of Government Degree College for Women in Mian Chunnoo *(Question Nr.142*)*	5	264
Detail of boys and girls schools in P.P.146, Lahore *(Question Nr.614*)*	5	278
Detail of boys and girls school in P.P.189 Okara *(Question Nr 712*)*	5	286
Detail of boys and girls schools in P.P.193 Haveli Lakha, Okara *(Question Nr 595*)*	5	270
Detail of changes occurring in syllabus for Primary to Matric *(Question Nr 60)*	5	309
Detail of grants to Government Central Model School *(Question Nr 599*)*	5	276
Detail of posts in Government Degree College (boys & girls) Khanpur *(Question Nr.707*)*	5	282
Detail of Primary Schools of PP.156 *(Question Nr 344*)*	5	266
Detail of private schools in District Rahim Yar Khan *(Question Nr.718*)*	5	286
Detail of private schools in P.P.146 Lahore *(Question Nr 615*)*	5	279

	Issue Nr.	Page Nr.
Chunnoo *(Question Nr 142*)*	5	264
Detail of Franchised Transport System in Lahore *(Question Nr 533*)*	2	92
Detail of funds of Bait-ul-Mal in Lahore *(Question Nr 1362*)*	3	171
Detail of Primary Schools of PP.156 *(Question Nr 344*)*	5	266
Problems and details of wagons running on route from Lahore to Manga *(Question Nr 667*)*	2	96
REPORT		
Motion for presentation of report of Special Committee Nr 1 regarding Privilege Motion Nr 14 moved by Sheikh Amjad Aziz	4	238
ANJUM SULTANA, MRS		
QUESTIONS regarding-		
Administrative structure and goals of Social Welfare Department *(Question Nr 1202*)*	3	142
Administrative structure of subsidiary branches of Agriculture Department *(Question Nr 1187*)*	1	52
Aims and steps of Population Welfare Department in District Okara *(Question Nr 1189*)*	4	216
Start of activities and establishment of offices of Culture Department in Hujra Shah Muqeem *(Question Nr 1181*)*	3	141
Posting at the same post for more than three years *(Question Nr 1173*)*	4	214
Traffic problems in Hujra Shah Muqeem/Depalpur *(Question Nr 1180*)*	2	101
ARSHAD MEHMOOD BAGGU, MR		
QUESTIONS regarding-		
Detail of boys and girls schools in P.P 193 Haveli Lakha, Okara *(Question Nr.595*)*	5	270
Issuance of service structure for Extension Wing of Agriculture Department and position of other posts *(Question Nr 679*)*	1	38
Problems of employees of Extension Wing of Agriculture Department *(Question Nr 680*)*	1	40
ASAD MUAZZAM, DR		
QUESTION regarding-		
Steps and budget of the Government to control increase in population *(Question Nr.1825*)*	4	225
ASGHAR ALI GUJJAR, CHAUDHRY		
POINT OF ORDER regarding-		
Ban imposed by Mr. Speaker on entrance of 27 Honourable Members in the House	5	244
Continuation of session in absence of Leaders and Members of Opposition	4	196
ASGHAR ALI QAISER, MALIK		
QUESTION regarding-		
Detail of Rules, Secretary and Ministry of Community Development Department *(Question Nr 1432*)*	3	175
ASHFAQ AHMAD, MAKHDOOM (Minister for Environment Protection)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
Number of bricks and steel Industries in the Punjab *(Question Nr 402*)*	4	208
Problems created by poisonous material of factories in P.P.160 Lahore *(Question Nr.2135*)*	4	227
Problems created by poisonous water of factories on Sheikhupura Road *(Question Nr.1772*)*	4	223
Problems created by poisonous water of mills in Phool Nagar District Kasur *(Question Nr 1327*)*	4	219

B

BILAL YASIN, MR

QUESTIONS regarding-

Detail and efficiency of the Punjab Livestock, Poultry and Dairy

	Issue Nr.	Page Nr.
Detail of duties of Market Committees in the Province *(Question Nr 6*)*	1	22
Detail of fruit and vegetable markets situated in Lahore *(Question Nr 1922*)*	1	69
Detail of markets in Tehsil Daska and Pasroor *(Question Nr 195*)*	1	27
Detail of offices of Agriculture Department in Gujranwala *(Question Nr 1675*)*	1	60
Detail of offices, staff and facilities provided in district Kasur in Agriculture Department *(Question Nr 1437*)*	1	56
Detail of production of seeds of edible oil *(Question Nr.1066*)*	1	46
Detail of research institutions in Agriculture Department *(Question Nr 4*)*	1	20
Issuance of grades under Four Tier System for the employees of Ayoob Agriculture Research Institute *(Question Nr 1152*)*	1	51
Issuance of service structure for Extension Wing of Agriculture Department and position of other posts *(Question Nr.679*)*	1	38
Matters of Market Committee Sheikhupura *(Question Nr.981*)*	1	43
Problems of ad hoc employees of Ayoob Agriculture Research Institute Faisalabad	1	49
Problems of employees of Extension Wing of Agriculture Department *(Question Nr 680*)*	1	40
Problems of Jhelum Vegetable Market and its shifting *(Question Nr 1680*)*	1	62
Production of oil producing crops *(Question Nr.290*)*	1	35
Proprietary rights for the tenants of State Land in Faisalabad *(Question Nr 647*)*	1	37
Remodeling of water-course Sheikhupura Ghora Khal *(Question Nr 873*)*	1	65
Rules and regulations for firms of pesticides *(Question Nr.101*)*	1	24
Sale of counterfeit agricultural medicines in Sheikhupura *(Question Nr 1034*)*	1	45
Shifting of fruit and vegetable market outside Sheikhupura City *(Question Nr 980*)*	1	41
Use of home-made balances for weighing commodities *(Question Nr 196*)*	1	34
Welfare programmes and districts of Arid Area Development Agency *(Question Nr.693*)*	3	138
ALI ABBAS, MR		
QUESTION regarding-		
Sale of counterfeit agricultural medicines in Sheikhupura *(Question Nr 1034*)*	1	45
ALI HAIDER, AGHA		
QUESTIONS regarding-		
Problems of transport on route from Lahore to Jarranwala *(Question Nr 800*)*	2	98
Restart of transport route from Bara Ghar to Jarranwala Sheikhupura *(Question Nr 801*)*	2	99
ALI HASSAN RAZA QAZI, MR		
QUESTIONS regarding-		
Detail of staff of Government Girls Degree College Chiniot *(Question Nr 832*)*	5	295
Position of land and building of Government Degree College for Women Chiniot *(Question Nr.833*)*	5	296
AMJAD AZIZ, SHEIKH		
QUESTIONS regarding-		
Construction of Government Degree College for Women in Mian		

INDEX

	Issue Nr.	Page Nr.
A		
AAMIR SULTAN CHEEMA, CHAUDHRY (Minister for Irrigation & Power)		
CONDOLENCE		
On the death of Chaudhry Fakhar Iqbal Sandhu, M.P.A and brother of Mr. Deputy Speaker	1	14
DISCUSSION ON		
Food with reference to purchase of wheat by Government	4	240
ABDUL GHAFOOR KHAN, CHAUDHRY		
POINT OF ORDER		
Comments on point of order regarding ban imposed by Mr Speaker on entrance of 27 Honourable Members in the House	5	255
QUESTIONS regarding-		
Establishment of Girls High School in Mauza Barra Ghari, Sheikhupura *(Question Nr 468*)*	5	268
Help to the un-owned addicted children *(Question Nr 531*)*	3	157
AFTAB AHMAD KHAN, RANA		
QUESTIONS regarding-		
Detail of duties of Market Committees in the Province *(Question Nr 6*)*	1	22
Detail of Research Institutions in Agriculture Department *(Question Nr 4*)*	1	20
Detail of transport stands and routes sanctioned by Transport Department *(Question Nr.1371*)*	2	105
When the Urban Transport Faisalabad was registered as N.G.O *(Question Nr 3*)*	3	155
AGENDA		
For the session held on 26-5-2003	1	3
For the session held on 27-5-2003	2	77
For the session held on 28-5-2003	3	127
For the session held on 29-5-2003	4	193
For the session held on 30-5-2003	5	241
AGRICULTURAL INCOME TAX		
BILL regarding-		
The Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill 2003 (Bill No.12 of 2003)	1, 3	73,184
MOTION regarding-		
The Punjab Agricultural Income Tax (Amendment) Bill 2003 (Bill No.12 of 2003)	3	183
REPORT OF		
Special Committee Nr.2 regarding Agricultural Income Tax (Amendment) Bill 2003	3	134
AGRICULTURE DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
Acquisition of new Technology and Research for Agriculture *(Question Nr 174*)*	1	26
Administrative structure of subsidiary branches of Agriculture Department *(Question Nr 1187*)*	1	52
Ban on holding processions (Melas) in Jinnah Garden and detail of income and expenditures of previously held processions *(Question Nr 1920*)*	1	67
Delay in establishment of Market Committee Tarneywah Tehsil Kherpur, recovery of tax and other details *(Question Nr.1821*)*	1	63
Detail of attack of Pyrilla on the crop of sugarcane *(Question Nr.1067*)*	1	47